# خزانۂ ادب

[illegible]

مرتبہ

جناب [illegible]

ادارۂ فروغ اردو [illegible]

[illegible] لکھنؤ [illegible]

قیمت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ

**فارسی کس ملک کی زبان ہے؟** فارسی ابتداً صرف فارس کی زبان تھی جو ملک ایران کا ایک صوبہ ہے جس طرح بنگالی یا پنجابی ہندوستان کے ایک صوبے بنگال یا پنجاب کی زبان ہے لیکن چونکہ صوبہ فارس ہی سے دو زبردست شاہی خاندان ہخامنشی[1] چھٹی صدی قبل مسیح میں اور دوسرا ساسانی تیسری صدی عیسوی میں پیدا ہوئے جنہوں نے تمام ایران پر حکومت کی۔ اس لئے اس صوبہ کی زبان دوسرے ایرانی صوبوں کی مقامی بولیوں پر غلبہ پاکر سارے ایران کی زبان بن گئی۔

**فارسی کا تعلق زبانوں کے کس خاندان سے ہے؟** ماہرین فن نے دنیا کی تمام زبانوں کو ان کی خصوصیات کا نہایت غور و خوض سے مطالعہ و مقابلہ کرکے چند خاندانوں میں تقسیم کیا ہے جن میں سے ہندیورپی۔ سامی اور منگولی یہ تین خاندان نہایت اہم ہیں۔ ہندیورپی خاندان میں سنسکرت فارسی اور یورپ کی زبانیں شامل ہیں۔ عبرانی سریانی اور عربی سامی خاندان کی شاخیں ہیں اور جاپانی اور چینی زبانوں کا تعلق منگولی خاندان سے ہے۔

اس تقسیم سے معلوم ہوگا کہ اگرچہ عربی کے بے شمار الفاظ فارسی میں مستعمل ہیں اور دونوں کا رسم الخط بھی ایک ہی ہے مگر خود فارسی زبان کو عربی زبان سے کچھ تعلق نہیں۔ یہ دونوں زبانیں بلحاظ اصلیت ایک دوسرے سے بیگانہ ہیں۔ برخلاف اسکے انگریزی سنسکرت اور فارسی زبانوں میں بنیادی اور اصولی یگانگت ہے کیونکہ ان کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے اور ان کی جڑ ایک ہی ہے۔

**فارسی کی قسمیں** عام طور سے فارسی کی سات قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ سغدی۔ سگزی۔ زاولی۔ ہروی۔ فارسی۔ دری۔ پہلوی۔ ان میں سے پہلی چار تو ایران کے بعض اطراف کی مقامی بولیاں ہیں۔ اور فارسی۔ دری اور پہلوی تینوں درحقیقت ایک ہی زبان ہیں۔ ایران والے شستہ فارسی کو دری یا پہلوی کہتے تھے۔ پس یہ تقسیم صحیح تقسیم نہیں ہے۔

جدید تحقیقات کی بنا پر فارسی صرف تین طرح کی ہے۔

---

[1] انگریزی میں اسکے معنی Achaemenians ہیں۔

(۱) قدیم فارسی۔ یہ ہخامنشی خاندان کے دوران حکومت کی زبان ہے جس نے ایران پر ۵۵۰ ق م سے ۳۳۰ ق م تک حکومت کی۔ یہ وہ زبان ہے جسے دارا اور اسکے باپ دادا بولتے تھے۔ یہ ایک خاص قسم کے خط میں لکھی جاتی تھی۔ جو پیکان یا میخ کی شکل سے مشابہ ہونے کی وجہ سے خط مسمار یا خط میخی کے نام سے مشہور ہے۔ اس قدیم فارسی کی کوئی کتاب ہم تک نہیں پہونچی۔ البتہ چند عبارتیں کوہ بے ستون و نقش رستم کی چٹانوں پر میخی خط میں کندہ ہیں۔ ان کتبات میں کوئی چار سو لغات کا ذخیرہ ہے۔

قدیم فارسی سے ملتی جلتی ہوئی اوستا کی زبان ہے جو آتش پرستوں کی مذہبی کتاب ہے اور جس کی ژند زبان پہلوی شرح ہے۔ قدیمی معلومات کی بنا پر ژند اصل کتاب ہے۔ اور اوستا اسکی شرح مگر تحقیقات جدیدہ نے اس کا برعکس ثابت کیا ہے۔ اوستا ایک خاص قسم کے خط میں لکھی ہوئی ہے جسے اوستی رسم الخط کہتے ہیں۔ قدیم فارسی اور اوستا کی زبان موجودہ فارسی سے بہت مختلف اور سنسکرت سے بہت ملتی جلتی ہے۔

(۲) پہلوی۔ یہ زبان ایران میں بعد خاندان ساسانی ۲۲۶ء سے ۶۵۱ء تک رائج تھی۔ اس زبان کو نوشیرواں بادشاہ اور اُس کے باپ دادا اور بیٹے پوتے بولتے تھے۔ یہ بھی ایک خاص خط میں لکھی جاتی تھی جو پہلوی رسم الخط کے نام سے مشہور ہے۔ اس فارسی کا اچھا خاصا ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے جس کا کچھ حصہ تو اپنے اصلی رسم الخط میں محفوظ ہے اور کچھ حصہ اسلامی عہد کے آغاز میں بخط مروجہ حال منتقل ہو گیا۔

(۳) اسلامی یا موجودہ فارسی۔ یہ تقریباً ۹۰۰ء سے اب تک ایران میں رائج ہے۔ اس فارسی کو نام قدیم اور پہلوی کے مقابلے میں تو اسلامی یا موجودہ فارسی کہتے ہیں ورنہ محض فارسی کہتے ہیں۔ ہمیں اسی فارسی سے تعلق ہے کہ یہ زندہ زبان ہے۔ قدیم فارسی اور پہلوی سے کچھ سروکار نہیں کہ وہ دونوں مُردہ ہو چکیں۔ مگر واضح رہے کہ پہلوی زبان اسلامی فارسی سے چنداں مختلف نہیں۔ ایک تعلیم یافتہ ایرانی اب بھی پہلوی زبان بڑی حد تک سمجھ سکتا ہے۔ پہلوی اور فارسی کے درمیان دو خاص فرق ہیں۔ ایک تو یہ کہ موجودہ فارسی میں عربی الفاظ کی بہت آمیزش ہے اور پہلوی میں نہیں تھی۔ دوسرے یہ کہ پہلوی زبان ایک خاص قسم کے خط میں لکھی جاتی تھی۔ جسے پہلوی خط کہتے ہیں اور موجودہ فارسی عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ خط پہلوی کا [illegible] کو اسلام

جب آتش پرست ایرانی مسلمان ہوئے تو جہاں انھوں نے اپنے قدیم مذہب کے جملہ رسوم و آئین کو چھوڑا۔ وہاں انھوں نے خط پہلوی کو بھی ترک کر کے اس کی جگہ خط عربی کو اختیار کیا۔ اس وقت سے ایران میں خط عربی ہی رائج ہے۔

# ایران کی سیاسی اور ادبی تاریخ

ہمارا اصلی مقصد تو یہ ہے کہ طلبہ فارسی ادبیات کی تاریخ سے کچھ واقف ہو جائیں۔ مگر اس غرض کے لئے ایران کی سیاسی تاریخ سے بھی ان کو سرسری طور پر روشناس کرنے کی ضرورت ہے اس لئے ہم ذیل میں دونوں کا دھندلا سا خاکہ ساتھ ساتھ پیش کرتے ہیں۔

ایران ایک زرخیز، شاداب، وسیع ملک ہے اور ہمیشہ سے علم و فضل تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہا ہے۔ اسلام سے پہلے یہاں ساسانیہ خاندان کی حکومت تھی اور مذہب آتش پرستی رائج تھا۔ ۶۵۱ء میں مسلمان عربوں نے اس خاندان کے آخری بادشاہ کو شکست دیکر ایران کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ اس وقت سے ایران میں مذہب اسلام اور عربی رسم الخط کا عام رواج ہو گیا۔ ایران کی عہد اسلامی کی تاریخ روز فتح ایران سے لیکر اب تک مکمل اور مفصل طور پر موجود ہے لیکن اسلام سے پہلے کی تاریخ ایران نہایت ناقص حالت میں ہے۔ فارسی کا تعلق تو ایرانی اسلامی عہد سے ہی ہے لیکن چونکہ شاہنامہ اور دیگر فارسی کی کتابوں میں اسلام سے پہلے کے حالات ایران بھی درج ہیں لہذا اس کی بابت بھی کچھ لکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔

**شاہنامہ کی رو سے ایران کے تاریخی دور قبل از اسلام** فردوسی کے شاہنامہ اور فارسی و عربی کی دیگر کتب تاریخ میں ایران میں اسلام سے پہلے چار خاندان قائم کئے گئے ہیں۔

(۱) پیشدادی خاندان۔ کیومرث، ہوشنگ، طہمورث، جمشید، ضحاک، و افریدوں اس خاندان کے بادشاہ بیان کئے جاتے ہیں۔ (۲) کیانی خاندان۔ کیقباد، کیکاؤس، کیخسرو، گشتاسپ، اسفندیار، و دارا اس خاندان کے مشہور بادشاہ بتائے جاتے ہیں۔ (۳) خاندان اشکانی۔ (۴) خاندان ساسانیہ جس کے مشہور بادشاہ اردشیر، شاپور، بہرام، نوشیرواں، خسرو [illegible]

**ازروئے تحقیقات جدیدہ - ایران کے تاریخی دور قبل اسلام** جدیدہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ پہلے دو خاندان اور ان کے بادشاہ سب کے سب بجز دارا کے محض قصے کہانیاں ہیں اور بے حقیقت۔ اشکانی خاندان کی کچھ حقیقت ہے۔ البتہ ساسانیہ خاندان کے بادشاہوں کے نام بالکل صحیح ہیں مگر ان کے کارناموں میں بہت کچھ افسانہ کا رنگ آگیا ہے۔

تحقیقات جدیدہ سے پیشدادیوں اور کیانیوں کی جگہ ہخامنشی خاندان کا وجود ثابت ہوتا ہے جس نے ۵۵۰ ق م سے ۳۳۰ ق م تک حکومت کی اور جس کا آخری بادشاہ دارا تھا۔ اسی عہد کی زبان فارسی قدیم کہلاتی ہے۔ ہخامنشی خاندان سے پہلے میدی قوم کی حکومت تھی جنے ۷۰۰ ق م سے ۵۵۰ ق م تک حکومت کی اور ان سے پہلے ایران پر ایک غیر ملکی قوم آشوری کا تسلط تھا جنے ایران کو ۱۱۰۰ ق م سے ۷۰۰ ق م تک اپنے زیر حکومت رکھا۔ اور اس سے آگے تاریخی معلومات نہیں جاتے۔

ہخامنشی کے آخری بادشاہ دارا کو سکندر نے ۳۳۰ ق م میں قتل کر کے اس خاندان کا خاتمہ کر دیا۔ اسکے بعد ۲۲۶ء تک ایران میں کچھ یونانی اثر رہا اور کچھ طوائف الملوکی۔ یہ وہ زمانہ ہے جسے شاہنامہ وغیرہ میں عہد اشکانی جانا گیا ہے۔ اس دور میں فارسی گمنام ہو گئی تھی ۲۲۶ء میں اردشیر نے ساسانی خاندان کی بنیاد ڈالی تو پھر فارسی نے پہلوی کی شکل میں جنم لیا۔ یہ خاندان ۶۵۱ء میں مسلمان عربوں کے ہاتھوں سے تباہ ہوا۔

**ایران کی ملکی و ادبی تاریخ بعد از اسلام** ۶۴۰ء میں ایران مسلمان عربوں کے قبضے میں آیا۔ اس وقت سے لیکر نویں صدی کے آغاز تک اس ملک پر خلفائے عرب گورنروں کے ذریعے سے حکومت کرتے رہے۔ اس دور میں عربوں کے ساتھ ان کی زبان عربی بھی ایران پر غالب رہی اور فارسی کو دب جانا پڑا۔ جب نویں صدی میں ایران نے رفتہ رفتہ خود مختاری حاصل کرنی شروع کی تو فارسی بھی پھلنے پھولنے لگی۔ اور ایرانی اپنی مادری زبان کی ترقی و احیا کیطرف توجہ کرنے لگے پہلی نیم خود مختار حکومت جو ایران میں قائم ہوئی وہ طاہریہ خاندان کی تھی جس نے ۸۲۰ء سے ۸۷۳ء تک حکومت کی۔ فارسی کا پہلا باقاعدہ شاعر حنظلہ بادغیسی ہے جو طاہریہ خاندان کے عہد حکومت میں تھا۔ دوسرا شاعر محمود
[illegible]

طاہریہ خاندان کے بعد صفاریہ خاندان قائم ہوا۔ یعقوب بن لیث اس خاندان کا مشہور بادشاہ ہے
اسی بادشاہ کے زمانہ میں فارسی رباعی ایجاد ہوئی۔ ابوسلیک گورگانی اس دور کا مشہور شاعر ہے۔
صفاریوں نے ۹۰۰ء تک حکومت کی پھر سامانیہ خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس خاندان کے
مشہور بادشاہ نصیر الدین احمد۔ نوح بن نصر اور منصور وغیرہ ہیں۔ ان کے عہد حکومت میں فارسی شاعری
نے نمایاں حیثیت پیدا کر لی۔ اس دور کا مشہور شاعر رودکی ہے۔ جو عام طور پر فارسی کا مقدم الشعرا یا
آدم الشعرا مانا جاتا ہے۔ دقیقی جسنے شاہنامہ ایسی اہم مثنوی کا خاکہ قائم کیا تھا۔ اسی خاندان کا شاعر تھا۔
اسی عہد میں سب سے پہلی کتاب فارسی میں لکھی گئی۔ یہ عربی تاریخ طبری کا ترجمہ ہے جو منصور سامانی کے حکم
سے اسکے وزیر بلعمی نے کیا تھا۔ فارسی میں اس سے کسی قدیم تر کتاب کا پتہ نہیں چلتا۔

سامانیہ حکومت کے بعد ایران پر غزنویوں کی پھر سلجوقوں کی اور پھر خوارزم شاہیوں کی شاندار حکومتیں
قائم ہوئیں۔ ان سب خاندانوں کے زیر حکومت ادبیات فارسی کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔
محمود غزنوی کا دربار شاعروں سے بھرا رہتا تھا۔ جن میں سے عنصری۔ فرخی۔ فردوسی و اسدی خاص
طور پر قابل ذکر ہیں۔ فردوسی کا شاہنامہ فارسی کی چار بہترین تصانیف میں شمار ہوتا ہے۔ منوچہری
جس کے قصائد مشہور ہیں غزنوی دربار ہی سے تعلق رکھتا تھا۔

سلجوقیہ خاندان نے ۱۱۵۵ء تک حکومت کی۔ طغرل۔ الپ ارسلان۔ ملک شاہ اور سنجر اس خاندان
کے باعث فخر و ناز بادشاہ تھے۔ نظام الملک اسی خاندان کا شہرۂ آفاق وزیر تھا۔ جسنے بغداد میں
مدرسہ نظامیہ قائم کیا جس میں سعدی ایسے صاحب فضل و کمال نے تعلیم حاصل کی۔ سلجوقیہ عہد میں قصیدہ
گوئی نے بڑی ترقی کی۔ انوری۔ خاقانی۔ ظہیر فاریابی اسی زمانہ کے مشہور قصیدہ گو شاعر ہیں۔ اسی عہد میں
نظامی گنجوی نے پانچ مثنویاں جو خمسہ نظامی کے نام سے مشہور ہیں تصنیف کرکے شاعری کی دنیا میں دھوم
مچادی تھی۔ نظامی عروضی جس کا چہار مقالہ مشہور ہے اور عمر خیام دونوں اسی عہد میں تھے۔

خوارزم شاہوں نے ۱۲۳۱ء تک حکومت کی یہ بھی بہت ہی علم پرور تھے۔ مگر ان کے عہد میں تاتار
طوفان اس شدومد کے ساتھ ظاہر ہوا کہ وسط ایشیا کے اسلامی بلاد کا شیرازہ درہم برہم ہوگیا۔ چنگیز
اور ہلاکو خاں کی حملہ آوریوں اور غارت گریوں سے خراسان سے لیکر شام تک تمام ممالک

ہو گئے۔ لاکھوں آدمیوں کا خون بہا۔ سینکڑوں شہر برباد ہو گئے۔ بے شمار مدرسوں، مسجدوں اور کتب خانوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ ۱۲۵۸ء میں بغداد کی خلافتِ عباسیہ کا ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہو کر تاریخی کا آغاز ہوا۔ یہ تاتاری فاتحین غیر مسلم تھے لیکن دوسری تیسری پشت میں سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ ہلاکو کی اولاد ایل خاں کہلاتی ہے جنھوں نے ۱۳۳۵ء تک حکومت کی۔ محمود غازان اور ابوسعید اس خاندان کے مشہور بادشاہ ہیں۔ پھر ۱۳۸۰ء تک ایران میں طوائف الملوکی رہی جس کا خاتمہ تیمور لنگ کے ہاتھوں ہوا۔ اس نے بھی تمام ایران کو تہہ و بالا کر ڈالا تھا۔ اس نے اور اسکی اولاد نے ۱۵۰۰ء تک حکومت کی۔ اسکی اولاد میں سے شاہرخ مرزا، الغ بیگ اور ابوسعید قابلِ ذکر بادشاہ گذرے۔

اس تاتاری عہد میں صوفیانہ شاعری نے ترقی کی۔ فریدالدین عطار، مولانا جلال الدین رومی اسی عہد کے ممتاز شاعر ہیں۔ یہ عہد غزل کیلئے بھی مشہور ہے۔ سعدی اور حافظ ایران میں اور امیر خسرو ہندوستان میں بہترین غزل گو تھے۔ سعدی کی گلستاں اور بوستاں کے نام کس نے نہ سنے ہوں گے۔ اس دور کی علمی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ فارسی کی چار بہترین کتابوں میں سے تین کتابیں اسی عہد میں تصنیف ہوئیں یعنی مثنوی رومی، گلستاں اور دیوانِ حافظ (چوتھی کتاب فردوسی کا شاہنامہ ہے)۔

حضرت جامی اس دور کے آخری حصے کی یادگار ہیں۔ انھوں نے بھی امیر خسرو کی طرح نظامی گنجوی کی پانچوں مثنویوں کا جواب لکھا۔

اس زمانے کی نثر کی کتابوں میں گلستاں کے علاوہ اخلاقِ ناصری، اخلاقِ جلالی، اخلاقِ محسنی، انوارِ سہیلی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ اس عہد میں تاریخیں بہت لکھی گئیں۔

اس تاتاری دور کے بعد ایران میں صفویہ خاندان برسرِ اقتدار آیا جس نے ۱۷۳۶ء تک حکومت کی۔ ہندوستان میں ان کے ہمعصر سلاطینِ مغلیہ تھے۔ ایران میں صفویہ خاندان کے بعد نادر شاہ کی حکومت رہی پھر کچھ عرصے کی طوائف الملوکی کے بعد ۱۷۹۵ء میں قاچاری خاندان قائم ہوا۔ اس خاندان کے بادشاہوں میں ناصرالدین خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جسنے یورپ کا سفر کر کے اپنا سفرنامہ فارسی جدید میں لکھا۔ ۱۹۲۵ء میں رضا خاں پہلوی نے تختِ ایران پر قبضہ کر کے قاچاریہ خاندان کا خاتمہ کر دیا اور پہلوی خاندان کی بنیاد ڈالی۔

ان صفویہ اور قاچاریہ عہدوں میں بابا فغانی محتشم کاشی۔ قاآنی۔ عندلیب وغیرہ نے ایران میں اور فیضی عرفی۔ نظیری۔ صائب۔ علی حزیں۔ عبدالقادر بیدل۔ غالب وغیرہ نے ہندوستان میں داد شاعری دی۔ اشرف رشتی۔ پور داؤد۔ عارف قزوینی وغیرہ کا شمار ایران کے موجودہ شعراء میں ہوتا ہے۔ اور ہندوستان میں ڈاکٹر اقبال فارسی کے بہترین شاعر اس زمانہ میں تھے۔

ان دونوں عہدوں کی نثری تصانیف میں ایران میں مذہبی کتابوں کے علاوہ منشی سکندر کی عالم آرائے عباسی۔ مرزا مہدی کی جہاں کشائے نادری اور درۂ نادرہ۔ لطف علی بیگ کا آتشکدہ اور رضا علی ہدایت کی مجمع الفصحا۔ اور ہندوستان میں تاریخ فرشتہ۔ ابوالفضل کا اکبرنامہ اور آئین اکبری ظہوری کی سہ نثر ظہوری۔ تزک جہانگیری۔ وقائع نعمت خان عالی۔ رقعات عالمگیری۔ مکاتبات بیدل اور غالب کی تصانیف قابل ذکر ہیں۔

# تنقید

ہمنے ادبیات فارسی کی بابت جو کچھ اوپر بیان کیا وہ تاریخی نقطۂ نگاہ سے بیان کیا تھا۔ اب ہم ناقدانہ نقطۂ نظر سے فارسی نثر و نظم پر کچھ بحث کرتے ہیں۔

**فارسی نثر** پہلے نثر کو لیتے ہیں۔ آغاز فارسی سے لیکر اب تک ہم کو نثر میں تین طرح کے طرز کا وجود ملتا ہے۔ پہلا طرز تو وہ جسے قدما کا طرز کہہ سکتے ہیں یعنی ایسا طرز جس میں سادگی اور بیساختگی۔ متانت اور استواری پائی جائے۔ اور جملے چھوٹے چھوٹے ہوں۔ تاتاریہ عہد کے وسط تک عموماً یہی طرز رائج تھا چنانچہ ترجمہ تاریخ طبری۔ سیاست نامہ چہار مقالہ۔ اور ناصر خسرو کی تصانیف کا طرز کم و بیش یہی ہے۔ عہد تاتاریہ کی بعض کتابیں بھی اسی طرز میں ہیں مثلاً اخلاق ناصری کا یہی حال ہے۔ ہندوستان میں ابوالفضل کی آئین اکبری تاریخ فرشتہ اور رقعات عالمگیری کا کم و بیش یہی طرز ہے۔

دوسرا طرز وہ ہے جسے متوسطین نے شروع کیا اور متاخرین نے کمال و انتہا کو پہونچایا۔

یہ وہ طرز ہے جس کی وجہ سے فارسی ادب یورپ والوں کی نظر میں بدنام ہے۔ اس طرز کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں آورد ہوتی ہے۔ سیدھی سادی بات کو پیچ در پیچ تشبیہوں اور استعاروں میں ادا کیا جاتا ہے اور پھر الفاظ بھی مشکل لائے جاتے ہیں قافیہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ صنائع و بدائع کا خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا ہے۔ صفحے کے صفحے پڑھ جایئے ایک ایک فقرے بلکہ ایک ایک لفظ کی خوبی پر سر دھنیئے مگر مفہوم اور مطلب ہیچ۔ صرف لفاظی ہے اور ضلع جگت۔ عہد سلجوقیہ میں مقامات حمیدی اس طرز میں لکھی گئی اور تاتار یہ دور میں تاریخ وصاف کا یہی طرز تھا۔ ہندوستان میں سہ نثر ظہوری و مینا بازار کا بھی یہی رنگ تھا۔

بلحاظ طرز عبارت نثر کی بہترین کتاب سعدی کی گلستاں ہے۔ اس میں قدما کی متانت و سلاست و استواری کے ساتھ رنگینی کی ایسی آمیزش ہے کہ کسی اور کتاب میں نہیں گلستاں کی طرز کا کسی سے تتبع نہیں ہو سکا کیونکہ وہ نادر الکلام مصنفین نے گلستاں کا جواب لکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ عام طور سے وہ طرز رائج ہوا اور مقبول ہوا جو انوار سہیلی کا ہے یعنی عام طور پر سلاست اور سادگی ہے لیکن جہاں موقع آجاتا ہے تو پھر رنگینی بھی آجاتی ہے۔

تیسرا طرز موجودہ فارسی لکھنے والوں کا ہے آجکل کی فارسی جدید کہلاتی ہے جس پر مغربی تعلیم کا بڑا اثر پڑا ہے۔ نئے نئے الفاظ وضع کئے جارہے ہیں۔ یورپین زبانوں سے بے شمار الفاظ مستعار لئے جارہے ہیں تکلف اور صنائع و بدائع کی پابندی یک قلم جاتی رہی۔ سلاست اور صحت ادا کا خیال رکھا جاتا ہے سب سے پہلے اس طرز کو ناصر الدین شاہ نے اپنے سفرنامہ میں اختیار کیا۔ پھر یہ مقبول عام ہو گیا۔

**فارسی شاعری** ہم نے ایران کی سیاسی و ادبی تاریخ کے ضمن میں جو شعرا گنوائے ہیں ان کو سہولت و ترتیب کے لحاظ سے پانچ دوروں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

پہلا دور سامانیہ اور غزنوی عہدوں کے شعرا کا۔ نویں صدی سے گیارہویں صدی تک۔ رودکی۔ دقیقی۔ عنصری۔ فرخی۔ فردوسی۔ منوچہری۔

دوسرا دور سلجوقی عہد کے شعرا کا۔ تیرہویں صدی کے آغاز تک۔ خاقانی۔ انوری

نظامی گنجوی - ظہیر فاریابی - عمر خیام -
تیسرا دور خوارزم شاہی و تاتاری عہدوں کے شعرا کا سنہ ۱۵۰۰ء تک - فرید الدین عطار
مولانا رومی - سعدی - حافظ - جامی -
چوتھا دور صفویہ مغلیہ اور قاچاریہ عہدوں کے شعرا کا - انیسویں صدی تک بابا فغانی
محتشم کاشی - عرفی - فیضی - نظیری - صائب - بیدل - قاآنی - غالب -
پانچواں دور - عہد موجودہ کے شعرا کا - اشرف رشتی - پورداؤد - عارف قزوینی - ڈاکٹر اقبال
پہلے اور دوسرے دور کے شعرا کو متقدمین یا قدما کہتے ہیں - تیسرا دور متوسطین شعرا کا ہے -
چوتھا متاخرین کا - اور پانچواں معاصرین کا -
پہلے دور میں چونکہ تمدن کی ابتدا ہے اسلئے زبان سادہ ہے اور تکلف اور آورد سے خالی
فطری تشبیہیں ہیں اور قریب قریب کے استعارے - یہ دور زیادہ تر مثنوی کیلئے مشہور ہے
اگرچہ منوچہری کے قصائد بھی شہرت رکھتے ہیں -
دوسرے دور میں ایک طرف تو تمدن اور تنعم میں ترقی ہوئی اور دوسری طرف فارسی نے
عربی علوم سے فیض اٹھایا ان دونوں باتوں کا مجموعی طور پر نتیجہ یہ ہوا کہ استعارات اور
تشبیہات کی بھرمار ہو گئی اور مضمون آفرینی کا رواج ہو گیا - پہلے دور کی مشہور تصنیف شاہنامہ
ہے اور دوسرے دور کی مایۂ ناز تاریخی نظم سکندرنامہ ہے - دونوں کے طرز میں کافی فرق
پاؤگے - یہ دور زیادہ تر قصائد کیلئے مشہور ہے - اگرچہ نظامی کی مثنویاں بھی جواب نہیں رکھتیں -
تیسرے دور میں جب طبیعتیں مصنوعی طرز شاعری سے جو دور ثانی میں رائج تھا اکتا گئیں
اور ردعمل ہوا - اب پھر سلاست زبان - لطافت الفاظ - اور معاملات جذبات کیطرف
توجہ کی گئی - سعدی و حافظ اس انقلاب کے پیدا کرنیوالے ہیں - یہ دور خصوصیت کے
ساتھ صوفیانہ شاعری اور غزل کیلئے ممتاز ہے -
چوتھے دور میں جب شاعروں نے دیکھا کہ میدان تنگ ہو گیا ہے اور استعارات اور
تشبیہات کا سرمایہ پہلے ہی ختم ہو چکا ہے تو انھوں نے اپنا کمال اسی میں دیکھا کہ

استعارے کو استعارہ اور مجاز کو مجاز در مجاز بنا کر داد سخنوری دیں۔ اسی کے ساتھ لطافت، زبان بھی کمال کو پہنچ گئی۔ اور تخییل اور مضمون آفرینی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ یہاں تک کہ بیدل وغیرہ شاعروں کے ہاتھوں شاعری چیستاں ہو کر رہ گئی۔ اس دور کی خاص چیزیں قصیدہ اور غزل ہیں۔

پانچویں دور میں پھر ردِ عمل ہو کر سلاست زبان اور سادگی ترکیب کا دور دورہ قائم ہوا وطنی اور قومی شاعری اس دور کی نمایاں خصوصیت ہے۔

---

# اصناف شعر

شعر کے لغوی معنے جاننے کے ہیں۔ مگر شعرا کی اصطلاح میں اس کلام موزوں کو کہتے ہیں۔ جو جو اوزان مقررہ میں سے کسی وزن پر ہو اور مقفےٰ ہو اور بالقصد کہا گیا ہو۔

قدیم فارسی اور پہلوی کی بابت تو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ان زبانوں میں شاعری تھی بھی یا نہیں۔ لیکن اسلامی فارسی کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس زبان میں سب سے پہلے حکیم ابوحفص سغدی نے جس کا ساتویں صدی عیسوی کے آخر یا آٹھویں صدی کے شروع میں انتقال ہوا شعر کہا۔ مگر فارسی کا پہلا باقاعدہ شاعر حنظلہ بادغیسی المتوفی ۸۳۲ء ہے۔ اس کے بعد پہلا مشہور صاحب دیوان شاعر رودکی المتوفی ۹۴۱ء ہے جو عام طور سے فارسی کا آدم الشعرا کہلاتا ہے۔

شعر کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں سے مثنوی۔ قصیدہ۔ غزل۔ اور رباعی اہم ہیں۔ اس لئے اس کورس میں ان ہی چار صنفوں کو شامل کیا گیا ہے اور ان ہی کی یہاں تعریف بیان کی جاتی ہے۔

**مثنوی** مثنوی لغت میں منسوب ہے مثنیٰ کی طرف جس کے معنی دو دو کے ہیں۔ اصطلاح میں ایسے ہم وزن اشعار کے مجموعہ کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کا قافیہ جدا ہو اور مضمون مربوط اور مسلسل ہو۔ شاعری میں یہ صنف تمام اصناف شاعری کے بہ نسبت زیادہ مفید، وسیع اور زیادہ

ہمہ گیر ہے۔ شاعری کے جس قدر مضامین ہیں وہ سب اس میں نہایت خوبی سے ادا ہو سکتے ہیں جذبات انسانی۔ مناظر قدرت۔ واقعہ نگاری تخئیل ان تمام چیزوں کے لئے مثنوی سے بہتر کوئی میدان نہیں۔ اس آسانی اور وسعت کی وجہ یہ ہے کہ مثنوی کا ہر شعر علٰحدہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ پابندی نہیں ہوتی کہ پوری نظم ایک ہی قافیہ میں ادا ہو۔

مثنوی کے سب سے پہلے موجد کا پتہ نہیں چلتا لیکن اگر رودکی کو فارسی شعر کا بادا آدم مانا جائے تو مثنوی کا موجد بھی اسی کو کہنا چاہیئے۔

مثنوی باعتبار مضامین مختلف قسم کی ہے۔ مثلاً اگر اس میں کسی قوم یا بادشاہ کی تاریخ ہو تو وہ رزمیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً شاہنامہ وسکندر نامہ اگر اس میں اخلاق کا ذکر ہے تو وہ اخلاقیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً بوستاں۔ اور اگر اس میں کوئی قصہ یا افسانہ ہو تو وہ مثنوی افسانہ ہے۔ اور اگر اس میں تصوف و فلسفہ ہو تو وہ صوفیانہ و فلسفیانہ ہے۔ مثلاً مثنوی رومی۔

اس کورس میں جن دو مثنویوں سے انتخاب کیا گیا ہے ان میں ایک شاہنامہ ہے جس کا شمار فارسی کی بہترین کتابوں میں ہوتا ہے اور جسے کسی نے قرآن العجم کہدیا ہے۔ دوسری مثنوی بوستاں ہے جو سعدی، ایسے صاحب کمال شاعر کی تصنیف ہے۔

**غزل** غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنے کے ہیں۔ مگر اصطلاح میں ایسے ہموزن اشعار کے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں پہلے شعر کے دونوں مصرعے اور بقیہ اشعار کے مصرعہ ثانی سب ہم قافیہ ہوں۔ پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں مطلع کہتے ہیں اور آخری شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص لاتا ہے مقطع کہتے ہیں۔ غزل کے ہر شعر کا مضمون جداگانہ ہوتا ہے۔ غزل میں زیادہ عشق و محبت کے جذبات ہی بیان ہوتے ہیں۔ مگر ان کے علاوہ ہر قسم کے فلسفیانہ۔ اخلاقی اور تخئیلی مضامین بھی ادا کئے جاتے ہیں۔

فارسی میں شاعری کی ابتدا قصیدہ سے ہوئی۔ قصیدہ کی ابتدا میں عشقیہ اشعار کہنے کا دستور تھا۔ اس حصے کو الگ کر لیا گیا تو غزل بن گئی۔ فارسی شاعری کے بادا آدم رودکی کے زمانے ہی میں غزل کی صنف مستقلاً قائم ہو چکی تھی۔

عہد قدما میں غزل نے کچھ ترقی نہیں کی۔ غزل کی ترقی کا سہرا متوسطین کے سر ہے۔ اور متوسطین میں سے بھی شیخ سعدی کے سر ہے جنھوں نے اس میں عجیب روح پھونک دی۔ ان کے بعد ہندستان میں امیر خسرو نے اور ایران میں خواجہ حافظ نے اس جوش سے یہ نغمہ چھیڑا کہ زمین سے آسمان تک گونج اٹھا۔ متاخرین میں عرفی اور نظیری ایسے شعرا نے اس میں فلسفیانہ مضامین داخل کر دیئے۔

**قصیدہ** قصیدہ ایسے موزون و ہم قافیہ اشعار کے غزل جیسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں کسی کی مدح یا ہجو کی جائے۔ یا وعظ و پند یا فلسفیانہ اور شکایت روزگار وغیرہ مضامین بیان کئے جائیں۔ اس کا بھی پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ ابتدا کے اشعار کو جو تمہید کے طور پر لکھے جاتے ہیں تمہید یا تشبیب کہتے ہیں۔ جس شعر میں تمہید سے اصل مطلب کی طرف رجوع ہو وہ گریز یا مخلص کہلاتا ہے۔

جس زمانے میں فارسی میں شاعری شروع ہوئی عرب کی شاعری مدحیہ قصائد پر محدود تھی۔ اس لئے فارسی شعرا نے بھی ان ہی کی تقلید کی یہی وجہ تھی کہ فارسی میں شاعری کی ابتدا قصیدہ گوئی سے ہوئی۔

قصیدہ گوئی میں متقدمین میں منوچہری، انوری۔ خاقانی۔ ظہیر فاریابی۔ اور متوسطین میں سے سلمان ساوجی اور متاخرین میں سے عرفی۔ نظیری وغیرہ شہرت رکھتے ہیں۔ اگرچہ سعدی نے قصیدہ میں کوئی خاص شہرت حاصل نہیں کی۔ مگر چونکہ انھوں نے مدح و ستائش کے فرسودہ و پامال میدان کو چھوڑ کر دلچسپ مضامین پر قصیدے لکھے ہیں، اور پھر شیرینی بیان اور سلاست زبان ان کا خاص حصہ ہے۔ اس لئے ہم نے ان کے چند قصائد کو اس کورس میں شامل کیا ہے۔

**رباعی** اس کو دوبیتی اور ترانہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں چار موزون مصرعے ہوتے ہیں۔ جن میں سے پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔ تیسرے مصرعے کے لیے ہم قافیہ ہونا لازمی نہیں۔ رباعی کی ایجاد صفاریہ عہد میں ہوئی۔ ایک دفعہ یعقوب بن لیث صفاری بادشاہ ایران کے بیٹے کی زبان سے کھیل میں بے ساختہ یہ موزوں مصرع نکلا "غلطاں غلطاں ہمی رود تا لب گو" بادشاہ کو یہ کلام پسند آیا۔ اس نے اپنے دربار کے شعرا کو بلا کر سنایا تو انھوں نے تین مصرعوں کا اضافہ کرکے رباعی بنا دی۔

رباعی کے چاروں مصرعوں میں ایک مسلسل مضمون ہوتا ہے اور چوتھا مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے۔

رباعی میں ہر قسم کے مضامین ادا کیے جاسکتے ہیں۔ رباعی گوئی میں سب سے پہلے ابوسعید بن ابوالخیر المتوفی ۴۴۰ھ نے شہرت حاصل کی اور اس کے بعد عمر خیام نیشاپوری اپنے اسلوب بیان کی دلآویزی کی وجہ سے اس صنف شاعری کے آسمان کا آفتاب ہو کر چمکا۔

# ۱۔ فردوسی طوسی المتوفی ۱۰۲۰ء

## (غزنوی عہد۔ متقدمین)

فردوسی۔ ابوالقاسم حسن بن اسحٰق بن شرف شاہ طوس کا باشندہ تھا۔ ۳۲۹ھ میں پیدا ہوا۔ آزاد ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے طبیعت میں خاصا زور پیدا ہو گیا تھا۔ دقیقی کے شاہنامہ کا تذکرہ سنا۔ زوال جمشید و عروج ضحاک کی داستان نظم کی جو عوام نے بہت پسند کی۔ طوس کے گورنر ابومنصور اور سید خاں نے ہمت افزائی کی۔ سلطان محمود نے جب اسکا شہرہ سنا غزنین میں طلب کیا۔ فردوسی پہلے ایک باغ میں مقیم ہوا۔ اور بعدہٗ دربار محمودی میں جگہ ملی محمود نے ایک باغ رہنے کو دیا۔ اور فی شعر ایک دینار انعام کا وعدہ کیا۔ حکم تو یہی تھا کہ جب ہزار شعر ہو جایا کریں تو ہزار اشرفیاں دے دی جایا کریں۔ اس کا ارادہ تھا کہ طوس میں اس گرانبہا رقم سے بند بندھوا دے گا۔ تاکہ عوام کو سیلابی کی وجہ سے تکالیف نہ برداشت کرنا پڑیں لیکن ہائے افسوس یہ واقعہ ہے کہ فردوسی کو اس کی اعجاز بیانی اور سحر نگاری کی خاطر خواہ داد نہ ملی سیاسی چالیں کامیاب ہو گئیں۔ اور سونا روپیہ سے بدل گیا۔ اس سے فردوسی افسردہ ہو گیا اس نے وہ روپیہ وہیں سب لٹا دیا اور دوسرے دن سلطان محمود سے معافی مانگے بغیر غزنین سے فرار ہو گیا اور چلتے وقت ایاز کو ایک سربمہر لفافہ دے گیا کہ بیس دن کے بعد بادشاہ کو دیا جائے۔ چنانچہ محمود نے جب وہ لفافہ کھولا تو اس میں محمود کی وہ ہجو تھی جو باوجود سطوت و طنطنہ کے محمود فنا نہ کر سکا۔ اور ہر شاہنامہ کے نسخے کے شروع میں آج تک موجود ہے۔ حاکم قہستان نے اس ہجو کے اشعار کو بحساب فی اشرفی خرید لیا اور فردوسی نے فروخت بھی کیا لیکن وہ ہجو اس قدر مشہور ہو چکی تھی کہ فنا نہ ہو سکی۔ اسی دوران میں اس نے دیالمہ کو خوش کرنے کیلئے یوسف زلیخا لکھی لیکن شاہنامہ کا نور کہاں۔ کچھ عرصہ کے بعد فردوسی کا خیال محمود کو پھر آیا۔ اس وقت ۶۰ ہزار اشرفیاں بھجوائیں

لیکن کہا جاتا ہے کہ ایک دروازہ سے طوس میں یہ گرانبہا انعام داخل ہوا اور دوسرے دروازہ سے فردوسی کا جنازہ نکلا۔ یہ رقم اسکی لڑکی کو دنیا چاہی۔ لیکن لڑکی بھی آخر فردوسی کی بیٹی تھی اس نے یہ رقم لینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ گورنر طوس نے طوس میں ایک عالیشان کارواں سرا بحکم سلطان محمود تعمیر کی۔

# ۲۔ عمر خیام المتوفی سنہ ۱۱۲۳ء

## عہد سلجوقیہ متقدمین

عمر خیام۔ اس کا نام عمر اور باپ کا نام ابراہیم تھا جو خیمہ دوزی کا کام کرتا تھا جس کی وجہ خیام لقب ملا۔ نیشاپور وطن ہے وہاں اُسکے پاس کچھ جاگیر بھی تھی۔

خیام فلسفہ و حکمت میں ابن سینا کا ہمسر اور فقہ و حدیث میں امام خراسان اور علامۂ زماں سمجھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ شب کو ابن سینا کی کتاب الشفا میں وحدت و کثرت کی بحث دیکھتے دیکھتے اٹھا اور عشاء کی نماز پڑھی اور سجدہ میں یہ دعا کی کہ خدا وندا جسقدر ممکن تھا تجھے پہچانا۔ اب میری مغفرت کر۔ کہا جاتا ہے کہ یہی الفاظ زبان پر جاری تھے کہ قفس عنصری سے طائر روح پرواز کر گیا۔ اس کا سنہ وفات ۵۱۷ھ ہے۔ خیام اگرچہ فلسفہ، نجوم، فقہ، ادب میں کمال رکھتا تھا مگر یہ عجیب بات ہے کہ اسکی دائمی شہرت فارسی رباعیات کی وجہ سے ہے جن کی قدر سطانوں سے کہیں زیادہ یورپ نے کی۔ یورپ میں فٹز جیرلڈ کے انگریزی ترجمۂ رباعیات کی وجہ سے عمر خیام کو بڑی شہرت حاصل ہوئی

مولانا شبلی کی مندرجہ ذیل رائے عمر خیام کی رباعیوں کی بابت یاد رکھنے کے لائق ہے۔

"خیام کی رباعیاں اگرچہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہیں لیکن سب کا قدر مشترک صرف چند مضامین ہیں۔ دنیا کی بے ثباتی، خوشدلی کی ترغیب، شراب کی تعریف، مسئلہ جبر توبہ و استغفار ان میں سے ایک ایک مضمون کو وہ سو سو دفعہ لکھتا ہے لیکن ہر دفعہ اسطرح بدل کر لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی نئی چیز ہے۔"

# ۳۔ سعدی المتوفی ۶۹۱ھ ۱۲۹۲ء (عہد تاتاریۂ متوسطین)

شیخ شرف الدین بن مصلح الدین عبد اللہ ان کے والد اتابک سعد بن زنگی والی شیراز ۱۱۹۵-۱۲۲۶ء کے دربار سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے سعدی تخلص اختیار کیا۔ ان کا سال ولادت غالباً ۵۸۶ھ ہے اور مولد شیراز۔ ان کی تعلیم نظامیہ دار العلوم بغداد میں ہوئی اور ابن جوزی سے حدیث کا درس لیا۔ ۳۰ برس طلب علم میں صرف کئے تیس برس سیاحت اور تیس برس عبادات و ریاضات میں صرف کئے کہا جاتا ہے کہ پانچ بار حرمین شریفین کی زیارات سے بھی بہرہ اندوز ہوئے۔ حضرت شہاب الدین سہروردی کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ سیاحت کے دوران میں مولانا روم سے ملاقات کی۔ تاتاریہ حکومت کے دور گورنر خواجہ شمس الدین جوینی اور علاء الدین جوینی (جو دونوں بھائی تھے) شیخ کے بڑے قدر دان تھے۔ آخر عمر میں شیخ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ ۶۹۱ھ میں انتقال کیا۔ شیخ سعدی کا شمار عہد تاتاری کے مشہور ترین شعراء مصنفین میں سے ہے۔ شیخ کی تصانیف میں گلستاں بوستاں بہت مشہور ہیں گلستاں کا مجمع الفصحاء کے نزدیک فارسی ادبیات کی نایاب کتابوں میں شمار ہے۔ بوستاں ایک اخلاقی مثنوی ہے جس کی سادگی توصیف سے بالاتر ہے بلکہ سہل ممتنع کی نظم میں اگر مثال ہے تو یہ ہے۔ فلسفہ و اخلاق کے کل مسائل اس قدر خوش اسلوبی سے نظم کئے ہیں کہ زبانوں پر ضرب المثل ہو گئے ہیں۔

قصائد و غزلیات کا بھی یہ رنگ ہے کہ مواعظ و نصائح کا سرچشمہ بنے ہوئے ہیں اور لطف زور در فصاحت خداداد کا سچا نمونہ ہیں۔ امرائے وقت کی مدح سرائی بھی کبھی کبھی کی ہے مگر حق یہ ہے کہ بیجا خوشامد سے ان کا دامن آلودہ نہیں ہے۔ غزل گوئی کو ترقی دینے والے بھی شیخ سعدی ہی تھے۔ شیخ نے عربی قصائد بھی لکھے ہیں اور ایک مختصر سا نامہ بھی فارسی میں بچوں کے لئے نظم کیا ہے۔

# ۴۔ محمد قاسم ہندو شاہ المتوفی ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۳ء (عہد مغلیہ)

محمد قاسم نام ہندو شاہ لقب ۹۷۵ھ ۱۵۶۷ء میں بمقام استرآباد (ایران) پیدا ہوا۔ اس کے باپ کا نام

نظام شاہیوں کی وجہ سے احمد نگر (دکن) ترقی پر تھا۔ ایران و عرب سے لوگ تلاش معاش میں وہاں جایا کرتے تھے۔ محمد قاسم ہنوز بچہ ہی تھا کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسین نظام شاہ اول کے عہد میں احمد نگر پہنچ گیا۔ وہیں اُس نے تعلیم حاصل کی۔ جوان ہونے پر اُسے مرتضےٰ نظام شاہ کی ملازمت مل گئی لیکن سنہ ۱۵۸۹ء میں جبکہ کسی معاملہ میں ایرانی لوگ وہاں سے شہر بدر کئے گئے تو اُسے بھی احمد نگر چھوڑ کر بیجا پور جانا پڑا۔ وہاں پہنچتے ہی وہ ابراہیم عادل شاہ کی ملازمت میں داخل ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد اُس نے علم طب پر اختیارات قاسمی کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ بادشاہ نے اس کے طرز تحریر کو پسند کر کے نیز اس کا شوق مطالعہ تواریخ دیکھ کر ہندوستان کے عہد اسلامی کی تاریخ لکھنے کیلئے مامور کیا۔ چنانچہ اُس نے یہ تصنیف جو تاریخ فرشتہ کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۶۰۶ء میں شروع کر کے ۱۶۱۱ء میں ختم کی۔ اس میں محمود غزنوی سے لیکر سترھویں صدی تک کے حالات درج ہیں اور ہندوستان کے علماء و فقراء کا بھی تذکرہ ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں بہت سی تاریخی غلطیاں ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ محمد قاسم میں تاریخی تنقید کا ملکہ نہیں تھا تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان میں اس سے پہلے ایسی جامع تاریخ نہیں لکھی گئی۔ اس میں ۳۲ کتب تاریخ سے مدد لی گئی۔ اس کا طرز سادہ، سلیس، متین اور دلآویز ہے۔ مصنف نے سنہ ۱۶۲۶ء میں انتقال کیا۔

## ۵۔ اورنگ زیب عالمگیر المتوفی سنہ ۱۷۰۷ء

### (مغلیہ عہد متاخرین)

اورنگ زیب عالمگیر۔ سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کا نام ہر تاریخ ہند کے طالب علم کو معلوم ہے۔ وہ ایک جید عالم اور منشی بے بدل تھا۔ رقعات عالمگیری اُس کے خطوط کا ایک مختصر مجموعہ ہے اُس کے رقعوں میں قدما کے طرز کی سی سادگی، متانت، سلاست، استواری اور اختصار پایا جاتا ہے۔ روانی اور بے ساختگی کا یہ عالم ہے کہ اکثر موقعوں پر مکالمہ کا دھوکا ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انتخاب از گلستان سعدی

## دیباچہ

منت خدای را عزّ و جلّ کہ طاعتش موجب قربت است و بہ شکر اندرش مزید نعمت۔ ہر نفسی کہ فرو میرود ممدّ حیات است و چون بر می آید مفرّح ذات پس در ہر نفسی دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتی شکری واجب۔ بیت

از دست و زبان کہ برآید — کز عہدۂ شکرش بدر آید

### قطعہ

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد

باران رحمت بی حسابش ہمہ را رسیدہ و خوان نعمت بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموس بندگان بگناہ فاحش ندرد و وظیفۂ روزی بخطای منکر نبرد۔ قطعہ

ای کریمی کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری

---

لہ شکر و احسان [illegible]

[illegible]

دوستان را کجا کنی محروم　　تو که با دشمنان نظر داری

فراش باد صبا را گفته تا فرش زمردین[1] بگسترد۔ و دایۂ ابر بہاری را فرمودہ تا بنات نبات در مہد[2] زمین بپرورد۔ و درختان را بخلعت نوروزی قبائے استبرق[3] در بر گرفته۔ و اطفال شاخ را بقدوم موسم ربیع کلاہ شکوفہ بر سر نہادہ۔ عصارۂ[4] نحلی[5] بقدرت او شہد فائق شدہ۔ و تخم خرمائی[6] بتربیتش نخل باسق[7] گشتہ قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند　　تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار　　شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

در خبر[8] است از سرور کائنات۔ مفخر موجودات۔ رحمت عالمیان صفوت آدمیان تتمہ دور زمان بیت

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان　　چہ باک از موج بحر آن را کہ باشد نوح کشتیبان

ہر گاہ کہ یکے از بندگان گنہگار　　پریشان روزگار دست انابت[9]

بامید اجابت بدرگاہ خداوند جل و علا بردارد۔ ایزد تعالے در وی نظر نکند بازش بخواند۔ باز دیگر اعراض[10] فرماید۔ بازش بتضرع و زاری بخواند۔ حق سبحانہ تعالی گوید "اے فرشتگان من تحقیق حیا میدارم از بندۂ خود و نیست او را سوائے من" دعوتش را اجابت کردم۔ و امیدش بر آوردم۔ کہ از بسیاری دعا و گریۂ بندہ ہمی شرم دارم" بیت

کرم بین و لطف خداوندگار　　گنہ بندہ کردست و او شرمسار

---

۱ مراد سبزہ ۲ گہوارہ ۳ سیلا ہوا کپڑا ۴ شیرہ ۵ شہد کی مکھی ۶ درخت خرما
۷ دراز ۸ حدیث ۹ رجوع ۱۰ روگردانی۔

عاکفان[1] کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند۔ کہ عبادت نکردیم ترا حق عبادت تو و واصفان حلیہ[2] جمالش بتحیر منسوب کہ نہ دریافتیم ترا در یافتنی تو۔

**قطعہ**

گر کسے وصف او ز من پرسد    بیدل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقاں کشتگان معشوقند    بر نیاید ز کشتگاں آواز

یکے از صاحبدلاں۔ سر بجیب مراقبہ[3] فرو بردہ بود۔ و در بحر مکاشفہ[4] مستغرق شدہ۔ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت ازیں بوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرخت گل رسم دامنے پر کنم ہدیہ اصحاب را۔ چوں برسیدم بوئے گل چنانم مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

**قطعہ**

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز    کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدعیاں در طلبش بیخبرانند    کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

**قطعہ**

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم    وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر    ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

## در سبب تالیف کتاب

یکشب تامل[5] ایام گذشتہ میکردم و بر عمر تلف کردہ تاسف

---

[1] گوشہ نشیناں [2] صورت و شکل [3] اپنے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرنا [4] اسرار الہی کا دل پر ظاہر ہونا [5] اندیشہ و فکر۔

می‌خوردم و سنگلاخۂ[۱] دل را با الماس آب دیده می‌سفتم۔ و این بیتہا مناسب حال خود می‌گفتم۔

مثنوی

هر دم از عمر می‌رود نفسی — چون نگه می‌کنم نماند بسی
ای که پنجاه رفت و در خوابی — مگر این پنج روز دریابی
خجل آنکس که رفت و کار نساخت[۲] — کوس رحلت زدند و بار نساخت
خواب نوشین بامداد رحیل[۳] — باز دارد پیاده را ز سبیل
هر که آمد عمارتی نو ساخت — رفت و منزل به دیگری پرداخت
وان دگر پخت همچنین هوسی — وین عمارت به سر نبرد کسی
یار ناپایدار دوست مدار — دوستی را نشاید این غدار[۴]
مادۂ عیش آدمی شکر است — تا بشد هیچ می‌رود چه غم است
گر به بند و چنانکه بگشاید — گر دل از عمر برکند شاید
در گشاید چنانکه نتوان بست — گر بشوید از حیات دنیا دست
چار طبع مخالف سرکش — چند روزی بوند با هم خوش
گر یکی زین چهار شد غالب — جان شیرین برآید از قالب
لاجرم مرد عارف کامل — ننهد بر حیات دنیا دل
نیک و بد چون همی بباید مرد — خنک آنکس که گوی نیکی برد
برگ عیشی به گور خویش فرست — کس نیارد ز پس تو پیش فرست

۱ سنگلاخ پتھریلا ۲ یعنی عبادت نہ کی ۳ مراد از زاد راہ [illegible] کچھ جمع ہونا [illegible] [illegible]

عمر برفست و آفتاب تموز — اندکے ماند و خواجہ غرّہ ہنوز
اے تہی دست رفتہ در بازار — ترسمت پُر نیاوری دستار
ہر کہ مزروع خود بخورد بخوید[1] — وقت خرمنش خوشہ باید چید
پند سعدی بگوشِ دل بشنو — رہ چنین ست مرد باش و برو

بعد از تامل این معنی مصلحت آں دیدم کہ در نشیمن عزلت[2] نشینم و دامن از صحبت فراہم چینم۔ و دفتر از گفتار ہائے پریشاں بشویم۔ و من بعد پریشاں نگویم۔

## بیت

زباں بریدہ بکنجے نشستہ صمٌ بکمٌ[3] — بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ[4] انیس من بودے۔ و در حجرہ جلیس، برسم قدیم از در درآمد۔ چنداں کہ نشاط ملاعبت[5] کرد۔ و بساط مداعبت[6] گسترد۔ جوابش نگفتم و سر از زانوے تعبد برنگرفتم رنجیدہ نگہ کرد و گفت

## قطعہ

کنونت کہ امکانِ گفتار ہست — بگو اے برادر بلطف و خوشی
کہ فردا چو پیک اجل در رسد — بحکم ضرورت زباں درکشی

کسے از متعلقانِ منش برحسب واقعہ مطلع گردانید۔ کہ فلاں عزم کردہ است۔ و نیت جزم کہ بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند۔

---

[1] خوید یعنی گیہوں یا جو کی سبز بالی [2] گوشہ [3] بہرا اور گونگا [4] محمل جو اونٹ پر ہوتی ہے [5] بازی کردن [6] مزاح یعنی ہنسی۔

تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت پیش۔ گفتا بعزتِ عظیم و صحبت قدیم که دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنگہ که سخن گفته شود بعادت مالوف و طریق معروف۔ که آزردنِ دلِ دوستاں جہل است و کفارتِ یمین سہل۔ خلافِ راهِ صواب است و عکس رائے اولی الالباب ذوالفقارِ علیؓ در نیام و زبانِ سعدی در کام۔

**قطعہ**

زباں در دہانِ خردمند چیست ‌‌ کلید درِ گنجِ صاحب ہنر
چو دربستہ باشد چہ داند کسے ‌‌ کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور

**قطعہ**

اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است ‌‌ بوقت مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرۂ عقل است دم فروبستن ‌‌ بوقتِ گفتن و گفتن بوقتِ خاموشی

فی الجملہ زباں از مکالمتِ او در کشیدن قوت نداشتم۔ و روئے از محادثتِ او بگردانیدن مروت ندانستم۔ که یارِ موافق بود و محب صادق

**بیت**

چو جنگ آوری با کسے برستیز ‌‌ که از وے گزیرت بود یا گریز

بحکمِ ضرورت سخن گفتم۔ و تفرج کناں بیروں رفتیم۔ در فصلِ ربیعے که صولتِ برد آرمیده بود۔ و آوانِ دولتِ ورد رسیده۔

---

لہ نیک۔ اچھی ۲ہ جو شخص دوا، عطاری کا سامان سوئی اور ابریشم وغیرہ فروخت کرتا ہو ۳ہ سبکی خفت ۴ہ باہم کلام کرنا۔ ۵ہ بات چیت کرنا ۶ہ دبدبہ ۷ہ گلاب

## قطعہ

اول اردی بہشت ماہ جلالی — بلبل گوینده بر منابر قضبان[1]
بر گل سرخ از نم او فتاده لآلی — ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان

شب را بہ بوستان با یکے از دوستان اتفاق مبیت[2] افتاد۔ موضعے خوش و خرم و درختان دلکش درہم۔ گفتی کہ خردۂ[3] مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ۔ قطعہ

آں پُر از لالہ ہائے رنگا رنگ — ویں پُر از میوہ ہائے گوناگوں
باد در سایۂ درختانش — گسترانیدہ فرش بوقلموں

بامداداں کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل و ریحان و سنبل و ضیمراں[4] فراہم آوردہ و آہنگ رجوع کردہ گفتم گل بوستاں را چنانکہ دانی بقائے و عہد گلستاں را وفائے نباشد و حکیماں گفتہ اند ہرچہ نپاید دلبستگی را نشاید۔ گفتا طریق چیست۔ گفتم برائے نزہت[5] ناظراں و فسحت[6] حاضران کتاب گلستاں توانم تصنیف کردن کہ باد خزاں را بر ورق او دست تطاول[7] نباشد و گردش زماں عیش ربیعش را بطیش[8] خریف مبدل نکند۔ قطعہ

بچہ کار آیدت ز گل طبقے — از گلستان من ببر ورقے
گل ہمیں پنج روز و شش باشد — ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

---

[1] جمع قضیب بمعنی شاخ [2] کسی جگہ رات گذارنا [3] ریزہ [4] نام ایک پھول کا [5] پاکیزگی [6] کشادگی [7] ظلم [8] تندی و تیزی۔

حالے کہ من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت کہ "صاحب کرم وقتیکہ وعدہ کند وفا نماید"۔ فصلے در ہماں روز اتفاق بیاض افتاد۔ در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسے کہ متکلمان[1] را بکار آید و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستان بقیتے ماندہ بود کہ کتاب گلستاں تمام شد۔

# باب اوّل در سیرت بادشاہاں

حکایت۔ پادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد۔ بیچارہ در آں حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت۔ و سقط[2] گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید۔ بیت۔

وقت ضرورت چو نماند گریز ۔۔۔ دست بگیرد سر شمشیر تیز

ملک پرسید کہ چہ می گوید۔ یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوند ہمی گوید۔ "الکاظمین الخ" و آنانکہ فرو خورندگانند خشم را و بخشندگانند تقصیر است را از مردم خدا دوست میدارد نکوئی کنندگاں را"۔ ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت۔ وزیر دیگر کہ ضد او بود گفت۔ ابنائے جنس ما را نشاید در حضرت پادشاہاں جز براستی سخن

---

[1] علما [2] بیہودہ

گفتن - ایں ملک را دشنام داد و ناسزا گفت۔ ملک روے ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روے آں در مصلحتے بود و بناے ایں بر خبث و خیانتے و خردمنداں گفتہ اند۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

**شعر**

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید    حیف باشد کہ جز نکو گوید

لطیفہ بر طاقِ ایوانِ فریدوں نوشتہ بود **مثنوی**

جہاں اے برادر نماند بکس    دل اندر جہاں آفریں بند و بس
مکن تکیہ بر مُلکِ دنیا و پُشت    کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت
چو آہنگ رفتن کند جانِ پاک    چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

۲- حکایت - یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجود او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمی گردید و نظر میکرد۔ سائر حکما از تاویل آں خواب فرو ماندند مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت ہنوز نگراں است کہ ملکش با دگراں است۔

**قطعہ**

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند    کز ہستیش بروے زمیں یک نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر گل    خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل    گرچہ بسے نماند کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر    زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

۳۔ حکایت۔ ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروے۔ بارے پدر بکراہیت[1] و استحقار در روے نظر ہمی کرد۔ پسر بفراست و استبصار بجاے آورد و گفت اے پدر کوتاہ خردمند کہ نادان بلند۔ نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر نقرہ[2] گوسپند پاک ست یعنی حلال و پیل ناپاک ست یعنی مردار و حرام۔

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا گفت بارے بابلہے فربہ
اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلۂ خر بہ

پدر بخندید۔ و ارکانِ دولت بپسندیدند۔ و برادران بجاں برنجیدند۔

رباعی

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ[3] باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملک را دراں قرب دشمنے صعب[4] روے نمود۔ چوں لشکر از ہر دو طرف روے درہم آوردند۔ و قصدِ مبارزت[5] کردند اول کسے کہ بمیداں در آمد آں پسر بود و گفت۔

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے
کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند روزِ میداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے

ایں بگفت و بر سپاہِ دشمن زد۔ دستے چند مردانِ کاری را بکشت۔

---

[1] ناپسندیدگی [2] ذلیل، کمتر جاننا [3] پوشیدہ [4] سخت [5] میدانِ جنگ میں ظاہر ہونا۔

چون پیش پدر آمد، زمین خدمت ببوسید و گفت۔ **قطعه**

ای که شخص منت حقیر نمود تا درشتی هنر نپنداری

اسپ لاغرمیان[1] بکار آید روزِ میدان نه گاوِ پرواری[2]

آورده اند که سپاهِ دشمن بسیار بود و اینان اندک۔ و جماعتے آهنگِ گریز کردند۔ پسر نعره بزد و گفت۔ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید۔ سواران را بگفتن او تهور زیادت گشت و بیکبار حمله کردند۔ شنیدم که هم دران روز بر دشمن ظفر یافتند۔ پدر سر و چشم را ببوسید و در کنار گرفت۔ و هر روز نظر بیش کرد۔ تا ولیعهد خویش کرد۔ برادران حسد بردند۔ و زهر در طعامش کردند خواهرش از غرفه[3] بدید دریچه برهم زد۔ پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بے هنران جاے ایشان گیرند۔ **شعر**

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ور همٰا از جهان شود معدوم

پدر را ازین حال آگهی دادند۔ برادرانش را بخواند و گوشمالی[4] بواجب داد۔ پس هر یکے را از اطرافِ بلاد حصۂ معین کرد۔ تا فتنه و بنشست و نزاع برخاست۔ که ده درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشاه در اقلیمے نگنجند۔ **قطعه**

نیم نانے گر خورد مردِ خداے بذلِ درویشان کند نیمے دگر

---

[1] دبلا [2] پرواڑہ اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں بیل اور گھوڑے سردی اور گرمی سے حفاظت کیلئے رکھے جاتے ہیں اور وہاں کھانا بکثرت انہیں بھی رہتا ہے [3] بالاخانہ [4] ادب دینا اور تنبیہ کرنا۔

هفت اقلیم ار بگیرد پادشاہ — ہمچناں در بند اقلیمے دگر

۴۔ **حکایت**۔ طائفہ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بودند و منفذ کاروان بستہ۔ و رعیت بلدان از مکائد ایشاں مرعوب و لشکر سلطان مغلوب۔ بحکم آنکہ ملاذے منیع از قلۂ کوہے گرفتہ بودند و ملجا و ماوائے خود کردہ۔ مدبران ممالک آں طرف در دفع مضرت ایشاں مشاورت کردند۔ کہ اگر ایں طائفہ ہمبریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔ **مثنوی**

درختے کہ اکنوں گرفتست پائے — بہ نیروے شخصے برآید زجائے
وگر ہمچناں روزگارے ہلی — بگردونش از بیخ بر نگسلی
سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل — چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

سخن بریں مقرر شد۔ کہ یکے بہ تجسس ایشاں برگماشتند۔ و فرصت نگاہ میداشتند۔ تا وقتیکہ بر سر قومے راندہ بود۔ و مقام خالی ماندہ۔ تنے چند مردان واقعہ دیدہ جنگ آزمودہ را بفرستادند۔ تا در شعب جبل پنہاں شدند۔ شبانگاہے کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند۔ و رخت غنیمت بنہادند۔ نخستین دشمنے کہ بر سر ایشاں تاختن آورد۔ خواب بود چنداں کہ پاسے از شب بگذشت۔ **شعر**

قرص خورشید در سیاہی شد — یونس اندر دہان ماہی شد

---

۱؎ آنے جانے کا راستہ ۲؎ جائے پناہ ۳؎ طرح ۴؎ ملائی ۵؎ گھاٹی۔

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند۔ و دستِ یگان یگان بر کتف بستند۔ بامدادان بدرگاہِ ملک حاضر آوردند۔ ہمہ را بکشتن فرمود۔ اتفاقاً دران میان جوانے بود کہ میوہ عنفوانِ[1] شبابش نو رسیدہ۔ و سبزۂ گلستانِ عذارش[2] نو دمیدہ۔ یکے از وزیران پائے تختِ ملک را بوسہ داد۔ و روئے شفاعت بر زمین نہاد۔ و گفت این پسر ہنوز از باغِ زندگانی برنخوردہ است۔ و از ریعانِ جوانی تمتع[3] نیافتہ۔ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ بخشیدنِ خونِ او بر بندہ منت نہد۔ ملک روے ازین سخن درہم آورد۔ و موافقِ راے بلندش نیامد و گفت فرد

پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است　　تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است

نسل و بنیادِ ایشان منقطع کردن اولیٰ تر است کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن۔ و افعی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن کارِ خردمندان نیست۔

قطعہ

ابر اگر آب زندگی بارد　　ہرگز از شاخِ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر　　کز نئی بوریا شکر نخوری

وزیر این سخن بشنید۔ طوعاً و کرہاً بپسندید و بر حسنِ راے ملک آفرین خواند۔ و گفت۔ آنچہ خداوند دام ملکہ فرمود عینِ حقیقت است۔ و مسئلہ بے جواب کہ اگر در صحبتِ آن بدان تربیت یافتے طبیعت[4] ایشان گرفتے۔ و یکے از ایشان شدے۔ اما بندہ امیدوار است

---

۱ه آغاز ابتدا۔ ۲ه رخ و خط ۳ه خوشی۔ انوکھی ۴ه سرشت۔ عادت۔

بعشرتِ صالحاں تربیت پذیرد و خوے خردمنداں گیرد۔ کہ ہنوز طفل است و سیرتِ بغی و عنادِ آں قوم در نہادِ او متمکن نشدہ۔ در حدیث است "ہر زائیدہ زائیدہ می شود بر طریقۂ اسلام و پدر و مادرش یہودی می کنند او را یا نصرانی یا مجوسی" قطعہ

پسرِ نوح با بداں بنشست — خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند — پے نیکاں گرفت مردم شد

ایں بگفت و طائفہ از ندماے ملک با او بشفاعت یار شدند تا ملک از سرِ آزارِ او در گذشت۔ و گفت۔ بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

رُباعی

دانی کہ چہ گفت زال با رستمِ گرد — دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدیم بسے کہ آب سرچشمۂ خرد — چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت بر آوردند۔ و استادِ ادیب را بہ تربیتِ او نصب کردند۔ تا حُسنِ خطاب و ردِ جواب و آدابِ خدمتِ ملوکش در آموختند۔ و در نظرِ ہمگناں پسند آمد۔ بارے وزیر از شمائلِ او در حضرتِ سلطان شمۂ می گفت۔ کہ تربیتِ عاقلاں در او اثر کردہ است۔ و جہلِ قدیم از جبلتِ او بدر بردہ۔ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت۔ بیت

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود — گرچہ با آدمی بزرگ شود

---

لفہ ۱ زبانی دو زیدن کہ مقرر کیا۔

سالی دو برین برآمد۔ طایفۂ اوباش محلت درو پیوستند و عقد موافقت ببستند۔ تا بوقت فرصت وزیر را و هر دو پسرش را بکشت۔ و نعمت بے قیاس برداشت۔ و در مغارۂ دزدان بجاے پدر نشست۔ و عاصی شد۔ ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت۔

## قطعہ

شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے؟ ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

## قطعہ

زمین شورہ سنبل بر نیارد درو تخم عمل ضائع مگردان

نکوئی با بدان کردن چنانست کہ بد کردن بجاے نیک مردان

۵۔ **حکایت**۔ سرہنگ زادہ را بر در سراے اغلمش دیدم کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت۔ ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔ **بیت**

بالاے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند توانگری بدل است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال

---

۱ عاجزی و افسوس ۲ نالائق ۳ دانشمند ۴ خوبی ۵ سردار دبیش رو لشکر ۶ ...
... ایک پہلوان تھا نام بادشاہ۔

نه بسال . ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متهم کردند و در کشتن او سعی بیفائده نمودند **مصرع** دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست . ملک پرسید که موجب خصمی اینان در حق تو چیست گفت در سایهٔ دولت خداوندی دام ملکه همگنان را راضی کردم مگر حسود را که راضی نمی شود الا بزوال نعمت من و دولت اقبال خداوندی باقی باد .

**قطعه**

توانم آنکه نیازارم اندرون کسی
حسود را چه کنم کو ز خود برنج درست
بمیر تا برهی ای حسود کاین رنجیست
که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

**قطعه**

شوربختان بآرزو خواهند
مقبلان را زوال نعمت و جاه
گر نبیند بروز شپره چشم
چشمهٔ آفتاب را چه گناه؟
راست خواهی هزار چشم چنان
کور بهتر که آفتاب سیاه

**حکایت** - یکی را از ملوک عجم حکایت کنند که دست تطاول بمال رعیت دراز کرده بود و جور و اذیت آغاز نهاده تا بجائے که خلق از مکائد ظلمش بجهان برفتند و از کربت جورش راه غربت گرفتند . چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت و خزینه تهی ماند . و دشمنان طمع کردند و زور آوردند **قطعه**

هر که فریادرس روز مصیبت خواهد
گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش

---

۱ گناه ۲ صاحبان اقبال ۳ رنج و تنگی .

بندهٔ حلقه بگوش ار ننوازی برود    لطف کن لطف که بیگانه شود حلقه بگوش

باری در مجلس او کتاب شاهنامه می خواندند، در زوال مملکت ضحاک و عهد فریدون، وزیر ملک را پرسید که هیچ توان دانستن که فریدون که گنج و حشم نداشت چگونه ملکت برو مقرر شد؟ گفت چنانکه شنیدی خلقی برو بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند، پادشاهی یافت گفت ای ملک چون گرد آمدن خلقی موجب پادشاهیست تو خلق را برای چه پریشان میکنی مگر سر پادشاهی کردن نداری فرد

همان به که لشکر بجان پروری    که سلطان بلشکر کند سروری

ملک گفت، موجب گرد آمدن سپاه و رعیت چه باشد؟ گفت پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند، و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند و ترا این هر دو نیست مثنوی

نکند جور پیشه سلطانی    که نیاید ز گرگ چوپانی

پادشاهی که طرح ظلم افگند    پای دیوار ملک خویش بکند

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع نیامد، روی ازین سخن درهم کشید و بزندانش فرستاد بسی بر نیامد که بنی عم سلطان بمنازعت برخاستند، و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند، قومی که از دست تطاول او بجان رسیده بودند و پریشان شده بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف ایشان بدر

---

۲ نام پادشاه ... [illegible]

رفت و بر آنان مقرر شد۔ قطعہ

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست
دوستدارش روز سختی دشمن زور آور است

با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین
زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است

فرد

غم زیر دستان بخور زینہار
بترس از زبردستی روزگار

۵۔ حکایت۔ پادشاہے با غلام عجمی در کشتی نشست، و غلام دیگر دریا ندیدہ بود و محنت کشتی نیازمودہ، گریہ و زاری در نہاد، و لرزہ بر اندامش افتاد، ملک را عیش ازو منغص بود، چارہ ندانست، حکیمے درآں کشتی بود، ملک را گفت، اگر فرمان دہی من او را بطریقے خاموش گردانم، گفت غایت لطف و کرم باشد، بفرمود تا غلام را بدریا انداختند، چند نوبت غوطہ خورد، ازاں پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند، بدو دست در سکان کشتی آویخت چوں برآمد بگوشہ بنشست، و قرار یافت ملک را عجب آمد، پرسید کہ حکمت چہ بود؟ گفت از اول محنت غرق شدن ندیدہ بود و قدر سلامت کشتی نہ دانست، ہمچنیں قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ قطعہ

اے سیر ترا نان جویں خوش ننماید
معشوق من است آنکہ بنزدیک تو زشت است

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت است

۶۔ حکایت۔ یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت پیری و امید

---

۱؎ نثر ع کی ۲؎ وبال ۳؎ کشتی ۴؎ نام ایک مقام کا ہے جو دوزخ اور بہشت کے بیچ میں ہے ۱۲

زندگانی قطع کردہ کہ[1] سوارے از در درآمد، و بشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولت خداوند بگشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت آن طرف بجملگی مطیع زبان گشتند ملک نفسے سرد برآورد و گفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت۔ قطعہ

دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز — کہ آنچہ در دلم است از درم فراز آید
امید بستہ بر آمد ولے چہ فائدہ زانکہ — امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

قطعہ

کوس رحلت بکوفت دست اجل — اے دو چشمم وداع سر بکنید
اے کف دست و ساعد و بازو — ہمہ تودیع یکدگر بکنید
بر من اوفتادہ دشمن کام — آخر اے دوستاں گذر بکنید
روزگارم بشد بہ نادانی — من نکردم ۔ شما حذر بکنید

۹۔ حکایت ۔ ہرمز را گفتند از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نہ کردم ۔ ولیکن بہ یقین دانستم کہ مہابت من در دل ایشاں بیکران است و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسم کہ از بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند ، پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند۔ قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم — دگر با چنو صد بر آئی بہ جنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند — کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ

---

۱ ناگاہ ۲ رخصت ۔ پدرود کردن ۳ ختم ہوگئی ۴ خون ۵ قصد

نبینی که چون گربه عاجز شود — برآرد به چنگال چشم پلنگ

۱۰ حکایت - بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام معتکف بودم در جامع دمشق که یکی از ملوک عرب - که به بے انصافی منسوب بود - درآمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست -

بیت

درویش و غنی بندۂ این خاک درند — آنانکه غنی‌ترند محتاج‌ترند

آنگاه مرا گفت - از آنجا که همت درویشان است و صدق معاملۂ ایشان توجه خاطری همراه من کنید - که از دشمنی صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نه بینی -

قطعه

به بازوان توانا و قوت سر دست — خطاست پنجۂ مسکین ناتوان بشکست
نترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید — که گر ز پای درآید کسش نگیرد دست
هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت — دماغ بیهده پخت و خیال باطل بست
ز گوش پنبه برون آر و داد خلق بده
وگر تو می‌ندهی داد روز دادی هست

مثنوی

بنی آدم اعضای یکدیگرند — که در آفرینش ز یک جوهرند
چو عضوی به درد آورد روزگار — دگر عضوها را نماند قرار

له لغزش نگاہ را -

تو کز محنت دیگران بے غمی    نشاید کہ نامت نہند آدمی

۱۱۔ حکایت۔ درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج بن یوسف را خبر کردند۔ بخواندش و گفت، دعائے خیرے بر من کن!
گفت خدایا جانش بستان! گفت از بہر خدا این چہ دعاست؟
گفت این دعائے خیر است ترا و جملہ مسلمانان را۔ مثنوی

اے زبردست زیردست آزار    گرم تا کے بماند این بازار؟
بچہ کار آیدت جہانداری    مردنت بہ کہ مردم آزاری

۱۲۔ حکایت۔ یکے از ملوک بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضل تر است؟ گفت ترا خواب نیم روز تا دران یک نفس خلق را نیازاری۔ قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز    گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ
وانکہ خوابش بہتر از بیداری است    آن چنان بد زندگانی مردہ بہ

۱۳۔ حکایت۔ یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود و در پایان مستی می گفت۔ بیت۔

ما را بجہان خوشتر ازین یکدم نیست    کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

درویشے برہنہ بسرما خفتہ بود گفت۔

بیت

اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست    گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست

---

۱ جس کی دعا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں قبول ہوتی۔ حجاج بن یوسف ایک بڑا ظالم حاکم تھا ۱۲

ملک را خوش آمد، صرّه[۱] هزار دینار از روزن بیرون کرد، و گفت
دامن بدار اے درویش، گفت، دامن از کجا آرم؟
کہ جامہ ندارم۔ ملک را بر ضعف حال او رحمت زیادت شد۔
و خلعتے بر آں مزید کرد و پیش درویش فرستاد۔ درویش آں نقد و
جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد۔

بیت

قرار در کفِ آزادگاں نگیرد مال — نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال[۲]

در حالتے کہ ملک را پروائے او نبود۔ حال بگفتند۔ بہم بر آمد[۳]
و روئے ازو درہم کشید۔ و ازینجا گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت
کہ از حدت[۴] و صولت[۵] پادشاہاں بر حذر باید بودن۔ کہ غالب ہمت ایشاں
بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند۔

مثنوی

حرامش بود نعمت پادشاہ — کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ
مجالِ سخن تا نہ بینی ز پیش — بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش

گفت۔ ایں گدائے شوخ مبذر[۶] را کہ چندیں نعمت باندک مدت
برانداخت برانید کہ خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین است نہ طعمۂ
اخوان الشیاطین۔ بیت

ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد — زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

---

۱ ہمیانی جس میں روپیہ رکھا جاتا ہے ۲ چھلنی ۳ غصہ ہوا ۴ تیزی ۵ دبدبہ ۶ فضول خرچ۔

یکے از وزرائے ناصح گفت، اے خداوند مصلحت آں می بینم کہ چنیں
کساں را وجہ کفاف بتفاریق مجری دارند تا در نفقہ اسراف نہ کنند
اما آنچہ فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب ہمت نیست. یکے را بلطف
امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔ بیت

بروئے خود در طماع باز نتواں کرد چو باز شد۔ بدرشتی فراز نتواں کرد

**قطعہ**

کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز بر لب آب شور گرد آیند
ہر کجا چشمۂ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند

۱۴- **حکایت**۔ یکے از پادشاہان پیشیں در رعایت مملکت سستی
کردے و لشکر بسختی داشتے۔ لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت بدادند۔

**مثنوی**

چو دارند گنج از سپاہی دریغ دریغ آیدش دست بردن بتیغ
چہ مردی کند در صف کارزار کہ دستش تہی باشد و کار زار

یکے از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود، ملامت کردم و گفتم
دون ست و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال
از مخدوم قدیم برگردد۔ و حقوق نعمت سالیاں در نوردد۔ گفت اگر
بکرم معذور داری۔ شاید کہ اسپم بے جو بود، و نمد زینم بگرو و سلطان
کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

---

۱؎ توت ۲؎ بھاگ گئے ۳؎ زار ضعیف و خوار

بیت

زر بده مرد سپاہی را تا سر بنہد
وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

۱۵۔ حکایت۔ یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں در آمد و برکت صحبت ایشاں در وے سرایت[1] کرد و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دگر با وے دل خوش کرد و عمل فرمود۔ قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

آنانکہ بکنج عافیت بنشستند
دندان سگ و دہان مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند
وز دست و زبان حرف گیراں رستند

ملک گفت ہر آئینہ ما را خردمندی کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید۔ گفت نشان خردمند کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن در ندہد۔

بیت

ہمائے بر ہمہ مرغاں ازاں شرف دارد
کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

مثل۔ سیاہ گوش را گفتند۔ ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد؟ گفت تا فضلۂ صیدش میخورم و از شر دشمناں در پناہ صولتش زندگانی می کنم۔ گفتندش اکنوں کہ بظل حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی۔ چرا نزدیک تر نیائی تا بحلقۂ خاصانت در آرد و از بندگان مخلصت شمارد؟ گفت از بطش[2] ہمچناں ایمن نیستم۔

---

[1] اثر کرنا۔ [2] بطش پکڑنا۔ ۱۲

بیت

اگر صد سال گبر آتش فروزد	اگر یکدم درو افتد بسوزد

افتد که ندیم حضرت سلطان را زر بیاید و باشد که سر برود و حکما
گفته اند از تلوّن طبع پادشاهان بر حذر باید بودن که وقتی بسلامی
برنجند و دیگر وقت بدشنامی خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار
هنر ندیمان است و عیب حکیمان ۔ بیت

تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار	بازی و ظرافت بندیمان بگذار

(۱) حکایت یکی از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد
من آورد که کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقہ نمی
آرم و بارها در دلم آمد که باقلیمی دیگر نقل کنم تا در هر آن صورت که
زندگانی کرده شود کسی را بر نیک و بد من اطلاع نباشد ۔ بیت

بس گرسنه خفت و کس ندانست که کیست	بس جان بلب آمد که برو کس نگریست

باز از شماتت اعدا براندیشم که بطعنه در قفای من بخندند و سعی
مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند ۔ قطعہ

مبین آن بی حمیت را که هرگز	نخواهد دید روی نیکبختی
که آسانی گزیند خویشتن را	زن و فرزند بگذارد بسختی

و در علم محاسبت چنانکه معلوم است چیزی دانم اگر بجاه شما
جهتی معین شود که موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده

---

(۱) یعنی بگوئی عبارت گرسنه ماند گمان ۔

تحکم آن بیرون آمدن نتوانم. گفتم عمل پادشاه ای برادر دو طرف دارد، امید نان و بیم جان، و خلاف رای خردمندان باشد بدین امید در آن بیم افتادن - بیت

کس نیاید بخانهٔ درویش　　که خراج زمین و باغ بده!
یا به تشویش و غصه راضی شو　　یا جگربند پیش زاغ بنه

گفت این موافق حال من نگفتی، و جواب سوال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد - بیت

راستی موجب رضای خداست　　کس ندیدم که گم شد از ره راست

حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند - حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز و روسپی از محتسب، آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باکست؟

قطعه

مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی　　که وقت رفع تو باشد مجال دشمن تنگ
تو پاک باش و برادر مدار از کس باک　　زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ

گفتم حکایت روباه مناسب حال تست که دیدندش گریزان و بیخویشتن افتان و خیزان. کسی گفتش چه آفت است که موجب مخافت است؟ گفت شنیده ام که شتر را بسخره میگیرند. گفت ای سفیه! شتر را با تو چه مناسبت است؟ و ترا بدو چه مشابهت؟ گفت خاموش که اگر حسودان

---

۱ فراخ روی [illegible] ۲ [illegible] ۳ گازران [illegible] ۴ [illegible] ۵ [illegible] ۶ [illegible] نادان -

بغرض گویند که این هم بچه شیر است و گرفتار آیم کرا غم تخلیص من دارد
که تا تفتیش حال من کنند و تا تریاق از عراق آورده شود مارگزیده مرده
شود، ترا همچنین فضل ست و دیانت و تقوی و امانت، لیکن متعنتان در کمین
اند و مدعیان گوشه‌نشین اگر آنچه حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند
و در معرض خطاب پادشاه آئی در آن حالت کرا مجال مقالت باشد؟ پس
مصلحت آن می بینم که ملک قناعت را حراست کنی۔ و ترک ریاست گوئی۔

## بیت

بدریا در منافع بے شمار است  اگر خواہی سلامت بر کنار است

رفیق این سخن بشنید و بهم برآمد۔ و روے از حکایت من درہم کشید۔
سخن رنجش آمیز گفتن گرفت که این چه عقل و کفایت است و فهم و
درایت؟ قول حکما درست آمد که گفته اند۔ دوستان بزندان بکار آیند
که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند۔ قطعه

دوست مشمار آنکه در نعمت زند  لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آن دانم که گیرد دست دوست  در پریشان حالی و درماندگی

دیدم که متغیر می شود۔ و نصیحت من بغرض می شنود۔ نزدیک صاحب دیوان
رفتم بسابقهٔ معرفتی که در میان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و
استحقاقش بیان کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے برین برآمد
لطف طبعش را بدیدند۔ و حسن تدبیرش را بپسندیدند۔ کارش

۱ متعنتان عیب جو ۲ سفرہ دری۔ دسترخوان ۳ دنوا ۴ منھ بولا بھائی ۵ کچہری۔ دفتر ۶ مراد منا کر۔

ازان درگذشت و بمرتبهٔ والاتر ازان متمکن شد. همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت برسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت. بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم ــ بیت

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار  که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکیست

دیگر

منشین ترش از گردش ایام که صبر  تلخ است و لیکن بر شیرین دارد

اتفاقاً مرا با طایفهٔ یاران اتفاق سفر افتاد. چون از زیارت مکه بازآمدم دو منزلم استقبال کرد. ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان. گفتم چه حالت است؟ گفت آنچنانکه تو گفتی طایفهٔ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام ملکه در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمهٔ حق خاموش شدند و صحبت دیرین فراموش کردند. قطعه

نبینی که پیش خداوند جاه  ستایش کنان دست بر بر نهند[1]

اگر روزگارش درآرد ز پای  همه عالمش پای بر سر نهند

فی الجمله بانواع عقوبت گرفتار شدم تا درین هفته که مژدهٔ سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص. گفتم در آن نوبت اشارت من قبولت نیامد که گفتم عمل پادشاه چون سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔

---

[1] توقیر و توجہ کرنا۔ سینہ پر ہاتھ رکھنا بعض جگہ تعظیم کیلئے معمول ہے [illegible]

بیت

یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار　　یا موج روزی افگندش مردہ بر کنار

مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن و نمک بر جراحت پاشیدن بدین کلمہ اختصار کردم قطعہ

ندانستی کہ بینی بند بر پای　　چو در گوشت نیاید پند مردم
دگر رہ چون نداری طاقت نیش　　مکن انگشت در سوراخ کژدم

۱۵۔ حکایت۔ ملک زادہ گنج فراوان از پدر میراث یافت دست کرم برگشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاہ و رعیت بریخت۔

قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عود　　بر آتش نہ کہ چون عنبر ببوید
بزرگی بایدت بخشندگی کن　　کہ دانہ تا نیفشانی نروید

یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوختہ اند و برای مصلحتی نہادہ۔ دست ازین حرکت کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش است و دشمنان از پس نباید کہ وقت حاجت درمانی قطعہ

اگر گنجی کنی بر عامیان بخش　　رسد ہر کدخدای را برنجی
چرا نستانی از ہر یک جوی سیم　　کہ گرد آید ترا ہر روز گنجی

ملک زادہ روی ازین سخن درہم آورد و موافق طبعش نیامد و مر او را ز

---

[illegible]
[illegible]

زجر فرمود۔ و گفت۔ خداوند تعالے مرا مالک ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و ببخشم۔ نہ پاسبان کہ نگہدارم۔

### بیت

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت　　نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت

**۱۹۔ حکایت**۔ آوردہ اند کہ نوشیرواں عادل را در شکارگاہے صیدے کباب میکردند و نمک نبود غلامے را بروستا[۱] دوانیدند۔ تا نمک آرد۔ نوشیرواں گفت نمک بقیمت بستاں تا رسمے نگردد و دہ خراب نشود گفتند ازیں قدر چہ خلل زاید؟ گفت بنیاد ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد برآں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

### قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے　　برآورند غلاماں او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روادارد　　زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

# باب دوم در اخلاق درویشاں

**۱۔ حکایت**۔ یکے از بزرگاں گفت پارسائے را چہ گوئی در حق فلاں عابد کہ دیگراں در حق وے بطعنہ سخنہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

---

۱ روستا۔ گاؤں

## قطعه

هر کرا جامه پارسا بینی    پارسادان و نیک مرد انگار
ور ندانی که در نهانش چیست    محتسب را درون خانه چه کار

۴- حکایت - درویشی را دیدم که سر بر آستان کعبه همی مالید و می نالید و میگفت که یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول چه آید

## قطعه

عذر تقصیر خدمت آوردم    که ندارم بطاعت استظهار
عاصیان از گناه توبه کنند    عارفان از عبادت استغفار

عابدان جزای طاعت خواهند و بازرگانان بهای بضاعت من بنده امید آورده ام نه طاعت بدریوزه آمده ام نه بتجارت. فقره
بکن با من آنچه تو را سزاوار آن و آن کرم در خور ست. بیت
گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم    بنده را فرمان نباشد هر چه فرمائی بر آنم

## قطعه

بر در کعبه سائلی دیدم    که همی گفت و میگریست خوش
من نگویم که طاعتم بپذیر    قلم عفو بر گناهم کش

## قطعه

خلق در ملک خدا است از همه جنبشی باشد    صالحان خورده گیرند که باز ندانیم
گر کسی را اهلیت و امیدی دارد    ما گدائیم درین ملک نه بازرگانیم

---

۱- عبادت گذار ۲- عبادت ۳- نادان ۴- گدائی

۳۔ حکایت۔ دزدے بخانۂ پارسائے درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ بر آں خفتہ بود در راہِ دزد انداخت تا محروم نشود۔ قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ۔۔۔ دلِ دشمناں را نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام ۔۔۔ کہ با دوستانت خلافست و جنگ

مودتِ اہلِ صفا چہ در روے و چہ در قفا نہ چناں کز پست عیب گیرند و پیشت میرند۔ قطعہ

در برابر چو گوسپند سلیم ۔۔۔ در قفا ہمچو گرگ مردم خوار
ہر کہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمرد ۔۔۔ بے گماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد

۴۔ حکایت۔ تنے چند از روندگان متفق سیاحت بودند و شریک رنج و راحت۔ خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند۔ گفتم ایں از کرمِ اخلاقِ بزرگاں بدیع است روے از مصاحبتِ درویشاں تافتن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدرت و سرعت مے شناسم کہ در خدمتِ مرداں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر۔

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ دریں روزہا دزدے بصورتِ درویشاں برآمدہ بود خود را در سلکِ صحبتِ ما منتظم کردہ

---

[illegible]

شعر

چہ داند مردم کہ در جامہ کیست — نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

از آنجا کہ سلامتِ حالِ درویشان ست۔ گمانِ فضولش نبردند و بیاری تبولش کردند۔

مثنوی

صورتِ حالِ عارفاں دلق[1] ست — ایں قدر بس چو روے در خلق ست

در عمل کوش و ہر چہ خواہی پوش — تاج بر سر نہ و علم بر دوش

در قزاگند[2] مرد باید بود — بر مخنث سلاحِ جنگ چہ سود

روزے تا بشب رفتہ بودیم۔ و شبانگہ در پاے حصارے خفتہ کہ دزدِ بے توفیق ابریقِ رفیق برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت میرفت۔ فرد

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد — جامۂ کعبہ را جُل[3] خر کرد

چندانکہ از نظرِ درویشاں غائب شد۔ ببرجے بر رفت و درجے بدزدید۔ تا روز روشن شد۔ آں تاریک دل مبلغے راہ رفتہ بود۔ و رفیقانِ بے گناہ خفتہ۔ بامداداں ہمہ را بقلعہ در آوردند۔ و بزدند و بزنداں کردند۔ از آں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم و طریقِ عزلت گرفتیم کہ سلامتی در تنہائی ست۔ قطعہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد — نہ کہ[4] را منزلت ماند نہ مہ[5] را

---

[1] گدڑی [2] جبہ جو لڑائی میں پہنا جاتا ہے [3] چہرا [4] خورد۔ چھوٹا [5] بزرگ۔ بڑا

نبینی که گاوے در علف[1] زار　　بیالاید همه گاوان ده را

گفتم سپاس و منت خدائے عزوجل راکه از فوائد درویشان محروم نماندم. اگرچه بصورت از صحبت جدا افتادم بدیں حکایت که گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر ایں نصیحت بکار آید. مثنوی

بیک ناتراشیده[2] در مجلسے　　برنجد دل هوشمنداں بسے

اگر برکه[3] پر کنند از گلاب　　سگے در وے افتد شود منجلاب

۵ حکایت. در جامع بعلبک وقتے کلمه همی گفتم بطریق وعظ با جماعتے افسرده دل مرده راه از عالم صورت بعالم معنی نبرده. دیدم که نفسم در نمی گیرد. و آتشم در هیزم تر اثر نمی کند. دریغ آمدم تربیت ستوراں[5]. و آئینه در محلت کوراں. ولیکن در معنی باز بود. و سلسلهٔ سخن دراز در معنی ایں آیت که "ما نزدیک تریم بسوئے آدمی از رگ گردن" سخن بجائے رسانیده بودم که می گفتم. قطعه

دوست نزدیک تر از من بمن ست　　ویں عجب تر که من از وے دورم

چه کنم باکه توان گفت که او　　در کنار من و من مهجورم

من از شراب ایں سخن مست بودم. و فضاله[6] قدح در دست. که رونده بر کنار مجلس گذر کرد. و دور آخر در وے اثر. نعره بزد که دیگراں بموافقت وے در خروش آمدند و خامان مجلس در جوش. گفتم سبحان الله دوران باخبر در حضور. و نزدیکان بے بصر دور.

---

۱ چراگاه ۲ بے ادب۔ بے تمیز ۳ حوض ۴ مانند ۵ چارپایه مثلاً اونٹ، گاؤ، خر ۔
۶ پس مانده

قطعه

فهمِ سخن چوں نکند مستمع — قوّتِ طبع از متکلّم مجوے
فسحتِ(۱) میدانِ ارادت بیار — تا بزند مردِ سخن گوے گوے

## باب سوم در فضیلت قناعت

۱- حکایت- خواہندۂ مغربی در صفِ بزّازانِ حلب میگفت اے خداوندانِ نعمت اگر شما را انصاف بودے و ما را قناعت رسمِ سوال از جهان برخاستے- قطعه

اے قناعت توانگرم گرداں — کہ وراے تو ہیچ نعمت نیست
کنجِ صبر اختیارِ لقمان ست — ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

۲- حکایت- دو امیرزاده در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبت الامر آں علامہ گشت و آں دیگر عزیزِ مصر شد پس ایں توانگر بچشمِ حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمتِ باری عزّ اسمہ ہمچناں برمن افزوں تر است کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراثِ فرعون و ہامان رسیده یعنی ملکِ مصر

مثنوی

من آں مورم کہ در پایم بمالند — نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند

(۱) کشادگی ـ

کہ یا خود شکر این نعمت گزارم     کہ زور مردم آزاری ندارم

۳- حکایت- درویشی را شنیدم کہ در آتش فاقہ می‌سوخت و خرقہ بر خرقہ میدوخت و تسکین خاطر خود را میگفت **شعر**

بنان خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق     کہ رنج محنت خود بہ کہ بار منت خلق

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلان دریں شہر طبعے کریم دارد و کرمے عمیم میان بخدمت آزادگان بستہ و بر در دلہا نشستہ اگر بر صورت حالت چنانکہ ہست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن۔

**قطعہ**

ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر     کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نبشت

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست     رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت

۴- حکایت- رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد- گفت آنکہ دلم چیزے نخواہد **شعر**

معدہ چو پر گشت شکم درد خاست     سود ندارد ہمہ اسباب راست

۵- حکایت- بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار- شبے در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش برد ہمہ شب نیارامید از سخنہائے پریشان گفتن کہ فلان انبارم بترکستان است- و فلان بضاعت بہندوستان و این قبالۂ فلان زمین است- و

---

۱؎ کرم یعنی فقر و فاقہ ۲؎ اپنے اوپر لازم کر لینا ۳؎ شریک رہنا۔

فلاں چیز را فلاں کس ضمین[1] است۔ و گاہ گفتے کہ خاطر اسکندریہ دارم
کہ ہوائیش خوش است۔ باز گفتے نہ کہ دریاے مغرب مشوش است۔
سعدیا سفرے دیگر در پیش است۔ اگر آں کردہ شود بقیت عمر خویش
بگوشۂ بنشینم و قناعت کنم۔ گفتم آں کدام سفر است گفت گوگرد
پارسی خواہم بردن بچیں کہ شنیدم قیمتے عظیم دارد۔ و از آنجا کاسۂ
چینی بروم آرم۔ و دیبائے رومی بہند۔ و پولاد ہندی بحلب۔ و آبگینۂ
حلبی بہ یمن۔ و برد یمانی بپارس۔ و ازاں پس ترک سفر کنم۔ و بہ دکانے
بنشینم۔ انصاف ازیں ماخولیا۔ چنداں فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش
نماند۔ گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوے از انہا کہ دیدہ و شنیدہ۔ گفتم۔

## قطعہ

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور ‌ ‌ ‌ بار سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیادار را ‌ ‌ ‌ یا قناعت پر کند یا خاک گور

۵۔ حکایت۔ مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف
بود کہ حاتم طائی بکرم۔ ظاہر حالش بنعمت دنیا آراستہ۔ و خست نفس
جبلی ہمچناں در وے متمکن۔ تا بجائے رسید کہ نانے از دست
بجانے ندادے۔ و گربۂ ابوہریرہ را بلقمۂ ننواختے۔ و سگ اصحاب کہف را
استخوانے نینداختے۔ فی الجملہ خانۂ او را کس ندیدے در کشادہ و سفرہ
او را سر

---

[1] ضامن۔

بیت

درویش بجز بوے طعامش نشنید  مرغ از پس نان خوردنش ریزه نچید

شنیدم که بدریاے مغرب راهِ مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونی در سر باد مخالف کشتی برآمد چنانکه گویند۔ فرد

با طبع ملولت چه کند دل که نسازد  شرطه[۱] همه وقتی نبود لائق کشتی

دست دعا برآورد۔ و فریاد بیفائده[۲] خواندن گرفت۔ شعر

دستِ تضرع چه سود بندهٔ محتاج را  وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل

قطعه

از زر و سیم راحتی برسان  خویشتن هم تمتعی برگیر
وانکه این خانه از تو خواهد ماند  خشتی از سیم و خشتی از زر گیر

آورده اند که در مصر اقارب درویش داشت۔ بعد از ہلاک وے بقیت مال او توانگر شدند۔ جامہاے کہن بمرگ او بدریدند۔ و خز[۳] و دمیاطی[۴] بعوض آن ببریدند۔ ہمدران ہفتہ یکے را دیدم از ایشان برباد پاے سوار روان۔ و غلام پری پیکر در پئے او دوان۔ قطعه

وه که گر مرده باز گردیدے  بمیانِ قبیله و پیوند
ردِ میراث سخت تر بودے  وارثان را ز مرگِ خویشاوند

بسابقهٔ معرفتیکه درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم بیت

بخور اے نیک سیرت سره[۵] مرد  کان نگون[۶] بخت گرد کرد و نخورد

---

۱ موافق ہوا ۲ فائده ۳ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۴ ایک قسم کا عمدہ کپڑا جو دمیاط کا۔ مصر میں تیار کیا جاتا ہے ۵ نفیس ۶ اسکے دیے بے عیب و پاکیزه

# باب چہارم در فوائد خاموشی

۱۔ حکایت۔ یکے را از دوستان گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدۂ دشمنان جز بر بدی نمی آید۔ گفت اے برادر دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند۔ بیت۔

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے ست گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

بیت

نور گیتی فروز چشمۂ ہور[1] زشت باشد بچشم موشک[2] کور

۲۔ حکایت۔ بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے ایں سخن در میان نہی۔ گفت۔ اے پدر! فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدہ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست؟ گفت تا مصیبت دو نشود۔ یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ۔ بیت۔

مگو اندوہ خویش با دشمنان کہ "لاحول"[3] گویند شادی کنان

۳۔ حکایت۔ جوانے خردمند از فنون فضائل حظے وافر داشت وطبعے نافر چندانکہ در محافل دانشمنداں نشستے زبان سخن بہ بستے

---

[1] ہور: آفتاب [2] چچھوندر [3] مراد از کلمہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" جو امور قبیح کے وقت کہا جاتا ہے۔

بارے پدرش گفت۔ اے پسر تو نیز آنچہ دانی بگوئی؟ گفت ترسم کہ از آنچہ ندانم بپرسند و شرمساری برم۔ قطعہ

آں شنیدی کہ صوفیے میکوفت زیر نعلین خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے کہ بیا نعل بر ستورم بند

فرد

نگفتہ ندارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

۴۔ حکایت جالینوس ابلہے را دید دست در گریبان دانشمندے زدہ و بے حرمتی ہمی کرد گفت اگر ایں دانا بودے کار او بنادان بدینجا نرسیدے۔ مثنوی

دو عاقل را نباشد کین و پیکار نہ دانائے ستیزد با سبکسار
اگر نادان بوحشت سخت گوید خردمندش بنرمی دل بجوید
دو صاحبدل نگہدارند موئے ہمیدون سرکش و آزرم جوئے
وگر در ہر دو جانب جاہلانند اگر زنجیر باشد بگسلانند
یکے را زشت خوئے داد دشنام تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
بترزانم کہ خواہی گفت "آنی" کہ دانم عیب من چوں من ندانی

۵۔ حکایت۔ سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سر جمع سخن گفتے کہ لفظے مکرر نہ کردے و اگر ہماں اتفاق افتادے بعبارت دیگر بگفتے و از جملہ آداب ندمائے حضرت ملوک یکے این ست۔

## مثنوی

سخن گر چہ دلبند و شیرین بود    سزاوار تصدیق و تحسین بود
چو بارے بگفتی مگو باز پس    کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

**حکایت** ۔ یکے را از حکما شنیدم کہ میگفت ہرگز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آنکس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام ناگفتہ سخن آغاز کند **مثنوی**

سخن را سرست اے خردمند و بن    میاور سخن در میان سخن
خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش    نگوید سخن تا نبیند خموش

**حکایت** تنے چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید با مثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید **بیت**

نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت    بسر شاہ سر خویشتن نشاید باخت

**حکایت** ۔ در عقد بیع سرائے متردد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کدخدایان ایں محلتم وصف ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ منی **قطعہ**

خانۂ را کہ چوں تو ہمسایہ است    دہ درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امیدوار باید بود    کہ پس از مرگ تو ہزار ارزد

**حکایت** یکے از شعرا پیش امیر دزداں رفت و ثنا گفت ۔ فرمود تا جامۂ اش

برکنند و از ده بدر کنند مسکین برہنہ بسرما می رفت سگان در قفای وی افتادند خواست تا سنگی بردارد و سگان را دفع کند زمین یخ بسته بود عاجز شد گفت اینچه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید و بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود میخواهم اگر انعام فرمائی بیت

امیدوار بود آدمی بخیر کسان — مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان

سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامۂ او باز داد و قبای پوستینی بران مزید کرد و درمی چند

# باب ششم در ضعف پیری

**حکایت** - مهمان پیری بودم در دیار بکر که مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد که مرا در عمر خویش بجز این فرزند نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردمان بحاجت خواستن آنجا روند و شبهای دراز در پای آن درخت بحق نالیده ام تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم که پسر با رفیقان آهسته میگفت چه بودی اگر من آن درخت را بدانستمی که کجاست تا دعا کردمی که پدرم بمردی -

**حکمت** : خواجه شادی کنان که فرزندم عاقلست و پسر طعنه زنان که پدرم فرتوت[1] است -

---

[1] بڈھا آدمی جو کہ نا عقل ہو -

## قطعه

سالہا بر تو بگذرد کہ گذار
نکنی سوے تربت پدرت

تو بجاے پدر چہ کردی خیر
تا ہماں چشم داری از پسرت

**حکایت۔** روزے بغرور جوانی سخت راندہ بودم و شبانگہ بپاے گریوہ سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پس کاروان ہمی آمد گفت چہ نشینی کہ نہ جاے خفتن ست گفتم چوں روم کہ نہ پاے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن **قطعہ**

اے کہ مشتاق منزلے مشتاب
پند من کار بند و صبر آموز

اسپ تازی دو تگ رود بشتاب
اشتر آہستہ میرود شب و روز

# باب ہفتم در تاثیر تربیت

**حکایت ا۔** یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مرایں را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد مؤثر نبود پیش پدرش فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد **قطعہ**

ہیچ صیقل نکو نداند کرد
آہنے را کہ بد گہر باشد

چوں بود اصل جوہرے قابل
تربیت را درو اثر باشد

سگ بدریاے ہفتگانہ بشوے
کہ چو تر شد پلید تر باشد

---

لے پست پہاڑ یا بلند ٹیلہ لے کم فہم۔

خرِ عیسیٰ گرش بمکہ برند چوں بیاید ہنوز خر باشد

**حکایت ۲.** حکیمے پسراں را پند ہمی داد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در محلِ خطر است یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زایندہ است و دولتِ پایندہ اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفسِ خود دولت است ہر کجا کہ رود قدر بیند و بصدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند

**شعر**

سخت است پس از جاہ تحکم بردن خو کردہ بناز جورِ مردم بردن

**قطعہ**

وقتے افتاد فتنۂ در شام ہر کس از گوشۂ فرا رفتند
روستازادگانِ دانشمند بوزیریِ پادشا رفتند
پسرانِ وزیرِ ناقص عقل بگدائی بروستا رفتند

**حکایت ۳.** سالے نزاعے میانِ پیادگانِ حجاج افتادہ بود و داعی دراں سفر ہم پیادہ بود. انصاف در سر و روئے ہم افتادیم و دادِ فسوق و جدال بدادیم. کجاوہ نشینے را دیدم کہ با عدیلِ خویش میگفت. یا للعجب پیادۂ عاج عرصۂ شطرنج را بسر می برد فرزین می شود. یعنی بہ از اں می شود کہ بود و پیادگانِ حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند.

---

لہ محتاجی ٢ہ گنوار بچے ٣ہ لڑائی ٤ہ یعنی شیخ سعدیؒ ٥ہ ساتھی۔

قطعه

از من بگوے حاجی مردم گزاے را
کو پوستینِ خلق بآزار می درد

حاجی تو نیستی شتر است از برائے آنکه
بیچاره خار می خورد و بار می برد

## جدالِ سعدی با مدعی در بیانِ توانگری و درویشی

یکے بر صورتِ درویشان نہ بر صفتِ ایشان۔ در محفلے دیدم نشستہ و شنعتے در پیوستہ۔ و دفترِ شکایت باز کرده۔ و ذمِ توانگران آغاز نہاده۔ سخن بدیں جا رسانیده۔ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ است و توانگر را پائے ارادت شکستہ۔ بیت۔

کریماں را بدست اندر درم نیست
خداوندانِ نعمت را کرم نیست

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد۔ گفتم اے یار توانگران دخلِ مسکینانند۔ و ذخیرۂ گوشہ نشیناں۔ و مقصدِ زائران و کہفِ مسافران و متحملِ بارِ گراں از بہرِ راحتِ دگراں۔ دستِ تناول بطعام آنگہ برند کہ متعلقان و زیردستان بخورند۔ و فضلۂ مکارمِ ایشاں بارامل و پیران و اقارب و جیران رسد۔ قطعہ

توانگران را وقف است و نذر و مہمانی
زکات و فطره و اعتاق و ہدی و قربانی

تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی
جز ایں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

اگر قدرتِ جود است و اگر قوتِ سجود۔ توانگران را بہ میسر شود

---

[illegible]

که حال مزکّی دارند. و جامهٔ پاک و عرضِ مصون. و دلِ فارغ. و قوتِ
طاعت در لقمهٔ لطیف است. و صحتِ عبادت درکسوتِ نظیف. پیداست
که از معدهٔ خالی چه قوت آید. و از دستِ تهی چه مُروت. و از پائے
بسته چه سیر. و از دستِ گرسنه چه خیر خیزد. قطعه

شب پراگنده خُسپد آنکه پدید | نبود وجه بامدادانش
مور گرد آورد بتابستان | تا فراغت بود زمستانش

فراغت با فاقه نپیوندد. و جمعیت در تنگدستی صورت نبندد. یکے
تحریمهٔ عِشا بسته و دیگر منتظرِ عَشا[1] نشسته. هرگز این بدان کے ماند.

خداوند روزی بحق مشتغل | پراگنده روزی پراگنده دل

پس عبادت ایشان بقبول نزدیک تر است. که جمع اند و حاضر
نه پریشان و پراگنده خاطر. اسباب معیشت ساخته. و باورادِ عبادت
پرداخته. عرب گوید. پناه می خواهم بخدا از گدائی بروافتاده
و همسائگی آنکس که دوست ندارد. و در خبر است. گدائی روسیاهی ست
در هردو جهان. گفت این شنیدی و آن نشنیدی که فرموده اند.
درویشی و فقیری فخرِ من است. گفتم خاموش که اشارتِ سید
عالم علیه السّلام بفقر طائفه ایست که مردِ میدانِ رضا اند. و بر تیر
قضا. نه ایشان که خرقهٔ ابرار پوشند و لقمهٔ ادرار فروشند. رباعی

اے طبلِ بلند بانگ در باطن هیچ | بے توشه چه تدبیر کنی وقتِ بسیج

---

[1] پہلے عِشا سے رات کی نماز کہ عَشا رات کا کھانا مقصود و ارادہ

روی طمع از خلق بپیچ ار مردی تسبیح هزار دانه بر دست مپیچ

درویش بی‌معرفت نیارامد تا کارش بکفر انجامد "کاد الفقر ان یکون کفراً" ونشاید جز بوجود نعمت برهنهٔ را پوشیدن. یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن. و ابنای جنس ما را بمرتبهٔ ایشان که رساند. و ید علیا به ید سفلیٰ چه ماند. نه بینی که حق جل شانہ در محکم تنزیل از نعیم اهل بهشت خبر میدهد که "مر ایشان راست رزقی مقدر و معین" فرد۔

تشنگان را نماید اندر خواب همه عالم بچشم چشمهٔ آب

حالیکه من این سخن بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت. تیغ زبان برکشید. و اسپ فصاحت بمیدان وقاحت[1] جهانید. و گفت. چندان مبالغه در وصف ایشان بکردی و سخنهای پریشان بگفتی که وهم تصور کند که تریاق اند. یا کلید خانهٔ ارزاق. مشتی متکبر مغرور معجب نفور[2] مشتغل[3] مال و نعمت. مفتتن[4] جاه و ثروت که سخن نگویند الا بسفاهت و نظر نکنند الا بکراهت. علما را بگدائی منسوب کنند. و فقرا را به بی سروپائی طعنه زنند. بعلت مالی که دارند و عزت جاهیکه پندارند برتر از همه نشینند. و آن در سر دارند که سر بکسی بر ندارند. بیخبر از قول حکیمان که گفته‌اند. هرکه بطاعت از دیگران کم است و بنعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنی درویش۔

---

[1] وقاحت، بے شرمی۔ [2] نفور، نفرت کرنے والا۔ [3] مشتغل، مبتلا۔ [4] مفتتن، فریفتہ۔

گفتم مذمت اینان روا مدار کہ خداوند کرم اند۔ گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند۔ چہ فائدہ کہ ابر آذار اند و نمی بارند۔ و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند۔ و بر مرکب استطاعت سوار اند۔ و نمی رانند۔ قدمے بہر خدا ننہند و درمے بے منّ و اذیٰ ندہند۔ مالے بمشقت فراہم آرند۔ و بخست نگہدارند۔ و بحسرت بگذارند۔ چنانکہ بزرگاں گفتہ اند۔ سیم بخیل از خاک وقتے بر آید کہ او در خاک رود۔ شعر

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد  دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتہ الا بعلت گدائی ورنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکے نماید۔ محک داند کہ زر چیست۔ و گدا داند کہ ممسک کیست۔ گفتا بتجربت آں می گویم کہ متعلقان بر در بدارند۔ و غلیظان شدید را برگمارند۔ تا بار عزیزاں ندہند۔ و دست جفا بر سینۂ صالحان و اہل تمیزاں نہند۔ و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفتہ باشند۔ بیت

آنرا کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست  خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست

گفتم بعذر آنکہ از دست متوقعان بجاں آمدہ اند۔ و از رقعۂ گدایاں بفغاں۔ و محال عقلست کہ اگر ریگ بیاباں دُر شود چشم گدایاں پُر شود۔

دیدۂ اہل طمع بنعمت دنیا  پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بشبنم

---

[illegible] داشتہ [illegible] بخیلی -

ہر کجا سختی دیدہ تلخی کشیدہ را بینی۔ خود را بشرہ[1] در کارہائے مخوف اندازد۔ و از عقوبت آخرت نہ ہراسد و حلال از حرام نہ شناسد۔ قطعہ

سگے را گر کلوخے بر سر آید ز شادی بر جہد کاں استخوانیست
اگر نعشے دو کس بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست

گفتا ندانم کہ من بر حال ایشاں رحمت می برم۔ گفتم نہ کہ بر مال ایشاں حسرت می خوری۔ ما دریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار۔ ہر بیدقے کہ براندے بدفع آں کوشیدمے۔ و ہر شاہے کہ بخواندے بفرزیں بپوشیدمے۔ تا نقد کیسۂ ہمت در باخت۔ و تیر جعبۂ حجت ہمہ بینداخت۔ قطعہ

ہاں تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح کورا جز ایں مبالغۂ مستعار نیست
دیں ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوے بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

تا عاقبت الامر دلیلش نماند۔ ذلیلش کردم۔ دست تعدی دراز کرد۔ و بیہدہ گفتن آغاز۔ و سنت جاہلان است کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چوں آزر بت تراش کہ بحجت با پسر بر نیامد بجنگش برخاست۔ دشنامم داد۔ سقطش گفتم گریبانم درید۔ زنخدانش گرفتم۔ قطعہ

او در من و من در و فتادہ خلق از پے ما دواں و خنداں
انگشت تعجب جہانے از گفت و شنید ما بدنداں

القصہ مرافعۂ ایں سخن پیش قاضی بردیم۔ و بحکومت عدل راضی

---

[1] بحرص ۵۲ ، آس سے ترکش کے مقدمہ نالش۔

شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان توانگران و درویشان فرقی بگوید۔ قاضی چون حیلت ما بدید و منطق ما بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای که توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی۔ بدانکه هر جا که گل است خار است با خمر خمار است و بر سر گنج مار است و آنجا که در شاهوار است نهنگ مردم خوار است۔ لذت عیش دنیا را لدغۀ اجل در پس است و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش۔

جور دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست
گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهم‌اند

نظر نکنی در بستان که بید مشک است و چوب خشک و همچنین در زمرۂ توانگران شاکرانند و کفور و در حلقۂ درویشان صابرانند و ضجور۔ شعر

اگر ژاله هر قطره دُر شدی
چو خرمهره بازار از او پر شدی

مقربان حضرت حق جل و علا توانگرانند درویش سیرت و درویشانند توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش خورد و بهین درویشان آنکه کم توانگران گیرد۔ و من یتوکل علی الله فهو حسبه خدا کافیست مر او را۔ پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی توانگران مشتغل اند و ساهی و مست ملاهی۔ نعم طایفه هستند برین صفت که بیان کردی۔ قاصر همت۔ کافر نعمت۔ که ببرند۔

---

۱ شر ۲ زہر ۳ تنگ دل ۴ غمگین ۵ ذلیل ۶ حقیر ۷ بہتر ۸ آستین ۹ ممنوعات ۱۰ کھیل کود وغیرہ جو یاد خدا سے غافل کرے

ونهند. سخن بدرد نهند. اگر بمثل باران نبارد، و یا طوفان جهان را بر دارد. باعتماد مکنت خویش از محنت درویش نپرسند، و از خدای تعالیٰ نترسند و گویند. شعر

گر از نیستی دیگری شد هلاک مرا هست، بط را از طوفان چه باک

شعر

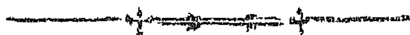
دونان چو گلیم خویش بیرون بردند گویند چه غم گر همه عالم مردند

قومی بدین نمط که شنیدی. و طایفه خوان نعمت نهاده، و دست کرم گشاده. طالب نام اند، و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت. چون بندگان حضرت پادشاه عالم عادل اتابک ابوبکر بن سعد زنگی همیشه دارد خدا از ماتم ادوار و فتح و نصر نیز یاسے ادرار

قاضی چون سخن بدین غایت رسانید. و از حد قیاس ما اسپ مبالغه درگذرانید. بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم. و بعد از مجارا طریق مدارا گرفتیم. و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نهادیم. و بوسه بر سر و روی هم دادیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم. قطعه

مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش که تیره بختی اگر هم برین نسق مردی

توانگرا چو دل و دست کامرانت هست بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی



له توانگری - تحریر -

# باب ہشتم در آدابِ صحبت

۱- حکمت - مال از بہرِ آسائشِ عمر است نہ عمر از بہرِ گرد کردنِ[1] مال - عاقلے را پرسیدند نیک بخت کیست و بدبخت چیست - گفت نیک بخت آنکہ خورد و کشت - بدبخت آنکہ مرد و ہشت -

مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد
کہ عمر در سرِ تحصیلِ مال کرد و نخورد

۲- حکمت - موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ نکوئی کن چنانکہ نیکی کرد خدا با تو - نشنید - عاقبتش شنیدی - قطعہ -

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت
سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد

خواہی کہ ممتّع[3] شوی از نعمتِ دنیا
با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

عرب گوید ببخش و منت منہ کہ نفعِ آن بتو باز میگردد - قطعہ

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد
گذشت از فلک شاخ و بالائے او

گر امیدواری کزو بر خوری
بمنت منہ ارہ بر پائے او

قطعہ

شکرِ خدائے کن کہ موفق شدی بخیر
ز انعام و فضلِ او نہ معطّل[4] گذاشتت

منت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

۳- پند - ملک از خردمندان جمال گیرد - و دین از پرہیزگاران کمال یابد - پادشاہاں بہ نصیحتِ خردمنداں ازاں محتاج تر اند کہ خردمنداں

[1] جمع کردن [2] مستفید [3] متمتع بہرہ [4] بیکار

بقربت پادشاهان. قطعه

پندی اگر بشنوی ای پادشاه / در همه دفتر به از این پند نیست
جز بخردمند مفرما عمل / گرچه عمل کار خردمند نیست

۴- حکمت - رحم آوردن بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن از ظالمان جور است بر درویشان. بیت

خبیث را چو تعهد[1] کنی و بنوازی / بدولت تو گنه می‌کند با نبازی

۵- پند - رازی که نهان خواهی باکس در میان منه وگرچه دوست مخلص باشد که مر آن دوست را نیز دوستان باشند. همچنین مسلسل. قطعه

خامشی به که ضمیر دل خویش / باکسی گفتن و گفتن که مگوی
ای سلیم آب ز سرچشمه ببند / که چو پر شد نتوان بستن جوی

سخنی در نهان نباید گفت / که بر ملا نشاید گفت

۶- حکمت - دشمن ضعیف که در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد. و گفته‌اند بر دوستی دوستان اعتماد نیست تا بتملق دشمنان چه رسد. هر که دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند که آتش اندک را مهمل گذارد. قطعه

امروز بکش چو می‌توان کشت / کآتش چو بلند شد جهان سوخت
مگذار که زه کند کمان را / دشمن که بتیر می‌توان دوخت

---

[1] تعهد کنی = نگاه داری.

۷۔ حکمت۔ سخن در میان دو دشمن چنان گوے کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی۔ ابیات

میانِ دو کس جنگ چون آتش ست — سخن چین بدبخت ہیزم کش ست

کنند این و آن خوش دگر بارہ دل — وے اندر میان کور بخت و خجل

میانِ دو کس آتش افروختن — نہ عقلست و خود در میان سوختن

قطعہ

در سخن با دوستان آہستہ باش — تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش

پیش دیوار آنچہ گوئی ہوش دار — تا نباشد در پسِ دیوار گوش

۸۔ حکمت۔ نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست۔ ولیکن شنیدن رواست۔ تا بخلاف آن کار کنی کہ آن عین صواب است۔ مثنوی

حذر کن زانچہ دشمن گوید آن کن — کہ بر زانو زنی دستِ تغابن

گرت راہے نماید راست چون تیر — از آن برگرد و راہ دستِ چپ گیر

۹۔ حکمت۔ چون بینی کہ در سپاہ دشمن تفرقہ افتاد۔ تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن۔ قطعہ

برو با دوستان آسودہ بنشین — چو بینی در میان دشمنان جنگ

وگر بینی کہ باہم یک زبانند — کمان را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

۱۰۔ حکمت۔ دہ آدمی بر سفرۂ بخورند و دو سگ بر مردارے بسر نبرند۔ حریص با جہانے گرسنہ است۔ و قانع بنانے سیر۔ حکما گفتہ اند

---

۱؎ ... شرمندہ ۲؎ افسوس ۳؎ قطعہ شدہ دسترخوان۔

درویشی بقناعت به از توانگری ببضاعت شعر

رودهٔ تنگ بیک نانِ تهی پر گردد — نعمت روی زمین پر نکند دیدهٔ تنگ

قطعه

پدر چون دورِ عمرش منقضی گشت — مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت

که شهوت آتش است از وی بپرهیز — بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز

در آن آتش نداری طاقتِ سوز — بصبر آبی برین آتش زن امروز

# انتخاب از تاریخ فرشته

## جلد اول

### ذکر شاهی شیرشاه افغان بن حسن سور

نام شیرشاه فرید و نام پدر او حسن که از طایفهٔ افغانان روه است وقتیکه سلطان بهلول لودی بحکومت رسید پدر حسن سور که ابراهیم نام داشت بهوای نوکری از روه بهند آمده و تعریف روه که مسکن افاغنه است چنین در بعضی تواریخ بنظر رسیده که روه عبارت از کوهستانی است که ابتدا طولش از سوات و باجور تا قصبه سیوی که از توابع بکر است و عرضش از حسن ابدال تا کابل. و افغانان آنجا چندین قبیله اند از آن

۱؎ [illegible] الاقصر

جملگی فرقهٔ سور است و ایشان خود را از سلاطین غوری دانند و گویند
که یکی از اولاد ایشان که محمد سوری نام داشت در زمانهٔ سابق جلای
وطن کرده میان افغانان روه آمده جای گرفت نسب از [illegible] از
رؤسای افغانان به سرحد یقین رسیده و با آنکه رسم ایشان نیست که
دختر به بیگانه دهند لیکن آنکس دختر خود به محمد سور داده داماد گردانید
سلسلهٔ اولاد بهم رسیده با افغانان سور مشهور گشتند و بایں اعتبار اینها البته
بزرگتری قبایل افاغنه خواهند بود. القصه در عهد سلطان بهلول پدر
حسن سور که ابراهیم نام داشت هوس چاکری کرده از میان قبیلهٔ خود
بیرون آمده نوکری یکی از امرای سلطان بهلول اختیار کرد و چندگاه
در حصار فیروزه و روزی چند در پرگنهٔ نارنول گذرانید و چون نوبت
پادشاهی پادشاه بهلول لودی در گذشت و دور پادشاهی به پسرش
سلطان سکندر رسید و جمال خان که از امرای پادشاه سکندر لودی
بود حاکم جونپور شد حسن بن ابراهیم سور را که ملازم قدیم او بود رعایت
کرده سرانجام بود و خواص پور ٹانڈه که از توابع رهتاس است به جاگیرش
داده صاحب پانصد سوار ساخته حسن را هشت پسر بودند اما فرید
و نظام هر دو از یک مادر بودند و مادر ایشان از نسل افغانان بود و دیگر
پسران از بطن کنیزان بودند آمده [illegible] نسبت ایشان حسن را بود و [illegible]
فرید چندان [illegible] القصه [illegible] فرید [illegible] خاطر شده
از خدمت پدر رنجیده [illegible] جمال خان رفته و [illegible]

[illegible] دادہ پیش من فرستید کہ می خواہم چیزے بخوانند [illegible]
اخلاق نماید ہر چند جمال [illegible]
[illegible] گشت چوں [illegible]
[illegible] تحقیقات [illegible]
[illegible] زبان اہل ہند [illegible] اخلاقی و دیگر
کتب علمی [illegible] نظم و نثر [illegible]
[illegible] آمد [illegible]
[illegible] حسن و ادب [illegible]
[illegible] و داع [illegible]
[illegible] عالم [illegible] اصلاح [illegible]
[illegible] خواہم کرد [illegible]
[illegible] خواہم کرد و از [illegible]
[illegible] کفایت [illegible]
درمیان [illegible] داشت و در مقام [illegible] از [illegible]
[illegible] شد [illegible]
[illegible] آمدن [illegible]
[illegible]
[illegible]

---

[illegible]

سکونت داشتند طلبیده بقدر خرچ و جامه امداد نموده و بوعده تسلی کرده
هر یکی را بر اسپان عاریت سوار و بر سر جماعتی که او را بنظر درست
آمدند رفت و قریب مواضع ایشان فرود آمده گرد خود قلعه ساخت و
هر روز جنگل می برید تا بقلعه که ملاذ و ملجای ایشان بود رسیده و سرکوبها
ساخته غالب آمد و خلق کثیر قتیل و اسیر گردانید و ازین تدبیر شوخی
[illegible] بیش در دلهای مردمان آن مرز و بوم جا کرد که جمله مطیع و منقاد شده
با لگذاری می نمودند پرگنات معمور و آبادان گشت و او صاحب ملک مشهور
شد و اعتماد بر شهرهٔ عالم گشت و بیرون از دست محمد حسن سجاگیر آمد و
معموریهای پرگنات بطریق سر انجام و سرداری فرید مشاهده نموده خوش
وقت شده تحسینها کرد گویند حسن را کنیزکی بود که از وی دو پسر داشت
سلیمان و احمد نام و دیگر سلیمان را احمد حسن گفت که شما وعده کرده بودید
که هنگام پسران بزرگ شوند داروغگی پرگنات بآنها داده خواهد شد
الحال که آنها بزرگ شده اند بوعده وفا باید نمود حسن رعایت خاطر فرید
که بزرگ تر و قابلیت پیدا نموده سر وقت میداشت و فرید این معنی
را فهمیده دست از حکومت پرگنات باز داشت حسن داروغگی پرگنات
سلیمان و احمد داد و عنان حیرانی فرید نموده گفت چنانچه تو کارهای صاحب
تجربه شده می خواهم که برادران تو نیز صاحب وقت شوند و در آخر
قائم مقام من گردد خواهی نخواهی [illegible] القصه حکومت پرگنات به سلیمان [illegible]

---

شه جهانپناه [illegible] سرپنجم [illegible]

احمد قرار گرفت فرید آزرده خاطر شده باتفاق برادر خرد نظام بآگره رفت و بخدمت دولت خان لودی که از امرای کبار بادشاه ابراهیم لودی بود قرار گرفت و بدستیاری خدمت کرده از خود راضی و خوشنود ساخت. روزی دولت خان گفت مطلب و مدعای که داشته باشی بگو تا سرانجام کرده آید. فرید گفت پدرم پیر شده است جاگیر پدرم خراب است و سپاهیان نیز خراب و پریشان می باشند اگر آن پرگنات بنام من و برادرم مرحمت شود یک برادر با پانصد سوار همه وقت در خدمت بادشاه بوده دیگری بسرانجام سپاهی و رعیت خواهد پرداخت و نیز بخدمتگزاری پدر بزرگوار قیام خواهد نمود. دولت خان روزی این سخن را بعرض بادشاه ابراهیم لودی رسانید بادشاه فرمود که آن کس بدمردی است که گله و شکوه از پدر دارد. دولت خان این حرف بفرید گفت و او را تسلی نمود که بار دیگر وقت نیک ملاحظه نموده عرض خواهم کرد و بیاری خدا کار تو خواهم ساخت و وظیفهٔ او را افزوده او را نگاه داشت و فرید را بجهت خوش خلقی و آشنائی و کرم و مروت بهر کس دوستی گردید. دولت خان نیز در همه باب رعایت او می نمود تا آنکه پدر او فوت شد. دولت خان خبر فوت حسن را بعرض سلطان رسانیده پرگنات جاگیر پدر را بفرید و برادرش مرحمت نموده با فرمان حکومت سهسرام و خواص پور و [illegible] بجاگیر رفت و بسرانجام سپاهی و رعیت مشغول گشت. [illegible] مقاومت نیاورده پیش محمد خان سور که

۱ مطلب و مراد.

حاکم جونپور بود و هزار و پانصد سوار داشت رفته و از برادر شکایت کرد
محمد خان سور گفت بابر بادشاه هندوستان آمده است و درین زودی
میان مغل بادشاه و ابراهیم جنگ خواهد شد اگر بادشاه ابراهیم ظفر
یافت ترا پیشش برده سفارش خواهم کرد سلیمان گفت این همه انتظار
نمی توانم کرد مادر و مردم من سرگردان اند محمد خان شخصی پیش فرید
فرستاده میان برادران صلح و التماس نمود فرید گفت که حصهٔ سلیمان
آنچه در حیات پدر بود حالا نیز قبول دارم اما حکومت شرکت که شما میخواهید
هرگز نخواهم کرد ... تمام وجوه ... شهر ... گیرد ...
شیر ... بود محمد خان سور سلیمان را ... نموده گفت حالا من داد
سپاه ... را ... از فرید گرفته خواهم داد و چون فرید برین سخن
اطلاع یافت ... خود شده منتظر معامله بابر بادشاه با سلطان ابراهیم
لودی بود و چون خبر کشته شدن سلطان ابراهیم و فتح بابر بادشاه شنید
اندیشه مند شده ... بهادر خان ولد دریا خان لوحانی که ولایت بهار
را فرو گرفته و لوای شاهی افراشته خود را سلطان محمد خطاب داده بود
رفته ... نوکر آنش ... گشت روزی سلطان محمد شکار رفته بود ناگاه
شیری ... شد و ... مقابل شد فرید آن را به زخم شمشیر ... ساخت سلطان
محمد ... او را ... شیر خان ... و ... شیر
خان را در خدمت سلطان محمد قرب و اختصاص تمام حاصل آمده

۱ ...

(۱) الیقی پسر خرد خود جلال خان را تفویض نمود و بعد از رخصت شیر خان بجاگیر رفته بسبب اتفاق زیاده از میعاد ماند روزے سلطان محمد در مجلس گله از شیر خان کرد که از وعده تخلف نموده نمی آید محمد خان حاکم چوند رخصت دیده بهیچ نمی آید که او بغایت حیله ساز و مکار است انتظار آمدن او نباید کشید بادشاه توهمیں ساخته بودنی دارند و باعث حرفت مزاج سلطان محمد را از او منحرف ساخته گفت طریق آوردن او آنست که سلیمان نام برادرش که پدر در حیات خود اورا بمقام خود داشته بدیں سبب که او دیگر حقدار تر می باشد اگر جاگیر شیر خان را بدہند ہر آئینه مضطر شده و دل خود را به آمد سلطان محمد بواسطۂ خفت سوابق شیر خان بے تقصیر ظاہری تغییر جاگیرش نداده به محمد خان حکم فرمود که بروش مناسب میان برادران جاگیر را قسمت کرده تسکین فتنه و فساد بدہد محمد خان سوار بجاگیر خود جانب چوند آمده شادی نام غلام خود را پیش شیر خان فرستاده پیغام داد که برادران تو سلیمان و احمد سالے که پیش من می باشند و از حصۂ پدر خود محروم اند لائق آنکه حصۂ ایشان بدہی شیر خان گفت ملک روه نیست که ملک کسے باشد ملک ہندوستان است ہر کرا بادشاه می دہد جاگیر باو تعلق می دارد و تا امروز در روش سلاطین چنان بوده که آنچه مال میت می بود از روے شرع میان فرزندانش قسمت می کردند و ہر کرا شایسته امارت می دانستند ملک و سپاه و سرداری باوی می دادند

---

لہ حیله کرنے والا ۔ لہ بقرار دسہ چہن - ۲۵۶۳

بیت

ملک بیرا ست شمشیر و نگین		تا نزد تیغ دو دستی بے

در حکم پادشاه ابراهیم لودی سپهسالار بود احمد بیگ ناظر را ستم
چون سادی غلام بر گشته آنچه شنیده بود به شیرخان تقریر گفت حسن خان
بر آشفته بسادی غلام گفت تا هم چیست مرا باتفاق سلیمان و احمد باخود ببرد
بعضی شیرخان را ابدر کرده بود بچه گشته را تسلیم سلیمان و احمد کرد
و جاگیر شیرخان سلیمان و احمد گذاشته بیا - اتفاقاً دران دستها از جانب
شیرخان ملک سکه نام غلام او که پدر خواص خان ست و او خود خواص پور
ناظر بود و شیرخان نیز در پی سادی و سلیمان را حواله نمود و مکاتبه نوشت
که در حق او ذکره قصه نوشته با سادی غلام و سلیمان و احمد
چون این خط بخواص پور رسید ملک سکه جنگ بر آمده بقتل رسید و لشکر شیرخان
متفرق شده به سهسرام آمد. و شیرخان را تاب مقاومت نماند اراده رفتن
بطرف آگره نمود چنانچه گفته پیش سلطان احمد باید رفت شیرخان
گفت شیرخان امیر سلطان از دست خاطر او را آنچه خاطرش از
دست او ... صاحب او بر آن قرار گرفت که بخدمت جنید
برلاس که از جانب حضرت بابر پادشاه حکومت کره و مانک پور داشت
بود و بادرش نظام غرابی را پیش ... الغرض شیرخان بعد از
ارسال رسل و رسائل عهد و قول گرفت بملازمت سلطان جنید برلاس

---

له تا اینجا که پتهان ذکر کرده بود.

شتافت و پیشکش بسیار گذرانید و منظور گردید و از سلطان جنید ترجیح
آراسته کمک گرفته [illegible] بحرجهت [illegible] شیر خان شده از آنجا [illegible] یافته
بکوه رهتاس گریخت و بعد از چند گاه شیر خان بار دیگر جمعیت و
دیگر پرگنات آن نواحی تصرف در آورد [illegible]
گذرانیده وزن و فرزند [illegible] بحکومت [illegible] اولاد [illegible]
سلطان جنید برلاس فرستاد [illegible] خود [illegible]
[illegible] که بجانب [illegible] شیر خان [illegible]
[illegible] انتقام [illegible] بیگانه [illegible] آمده
پرگنات خود را تصرف [illegible] سلطان [illegible]
بسته آمده [illegible] قرار [illegible]
شیر خان [illegible]
[illegible] سلطان جنید برلاس [illegible]
[illegible] سلطان جنید برلاس [illegible] بادشاه [illegible]
[illegible] شیر خان [illegible]
[illegible] دولت خواهان [illegible] لازم [illegible]
انتساب بود و چون چند گاه در لشکر گذرانید و طرح [illegible] سلوک و روش
مغل را مشاهده کرده بود [illegible] یاران خود گفت که مغل را از هندوستان
بدر کردن آسان است ایشان گفتند که چه دلیل میگوئی گفت بادشاه

---

۱ شکر گذار

ایشان خود بحالات کثیر سپرده با سپه وزرا می گذارد و ترا بمقتضائے
رشوت کار کرده حق پادشاهی بجا نمی آورند و عیب افغانان آنست که
باہم نفاق دارند اگر مرا دولت مساعدت کند نفاق از میان ایشان
بردارم و کار خود بسازم پادشاه بدیں داستان که در آن وقت حال می نمود
خنده کرد و تسخری نمودند تا آنکه روزے در مجلس دعوت طعامی بر سر
سفره طبق ماهیچه پیش شیرخان نهاده بود او در خوردن آن خود را عاجز
یافت ماهیچه بریده را آورده بکارد ریزه ساخته باز در کاسه کرده
و اشتها خوردن گرفت حضرت بابر پادشاه بدیں حال واقف شده بمیر
خلیفه گفت که این افغان عجیب کارے کرد چون از کارهائے که با
محمد خان سور کرده بود مطلع شد به تدبیر و زیرکی او اشاره رفت شیرخان
از همزبانی پادشاه با میر خلیفه آگاه شده دانست که درو اندیشه
کرده بعبرت منظور است و ایں معنی علاوه دانسته که داشت شده وقت
شب از لشکر پادشاه فرار نموده بجاگیر خود رفت و بسلطان جنید برلاس نو
که چون محمد خان سور بسلطان محمد گفته بود است که بر سر پرگنات من فوج
فرستد متصل پیش گفته بودم بجاگیر شتافتم و خود را از زمره دولت
خواهان بیرون نمی دانم - القصه چون شیرخان از طرف مغل مایوس
و متوهم شده بود باتفاق برادر خود نظام باز پیش محمد سلطان رفت
سلطان محمد او را نوازش کرده اتالیقی جلال خان پسرش بطریق اول مقرر

۱ موافقت ۲ خواهش - اراده ۳ ... جمع ۴ مراد از بابر پادشاه ۵ پیچیده ۶ گرده

و مقرب گشت دران ایام حسب تقدیر سلطان محمد فوت شده جلال خان پسرش که خورد سال بود قائم مقام پدر شد و والدهٔ جلال خان لاڈو ملکه نام مهمات را پیش خود گرفته باتفاق شیرخان حکم میراند و دریمان زودی مادر جلال خان نیز فوت شده حکومت بهار من حیث الاستقلال[1] بشیرخان قرار گرفت و مخدوم عالم نام از امرای والی بنگاله که حکومت حاجی پور داشت با شیرخان رابطهٔ محبت و موافقت بهم رسانید و سلطان محمود والی بنگاله ازو خاطر نگران[2] کرده قطب خان حاکم ولایت مونگیر را به تسخیر ولایت بهار و استیصال شیرخان و مخدوم عالم تعین[3] کرد و شیرخان هرچند در صلح زد و ملایمت نمود فائده نکرد آخر باتفاق افغانان دل بر مرگ نهاده قرار جنگ داد و چون فریقین بهم رسیدند جنگ عظیم شده قطب خان کشته شد و شیرخان غالب آمده فیل و خزانه و حشم[4] بنگاله را متصرف گشت و بیش از پیش صاحب ثروت شد و ازین جهت لوحانیان از رشک و حسد با شیرخان در مقام نفاق شدند و قصد کشتن او کرده دران باب با جلال خان که او نیز از لوحانیان بود کنگاش[5] کردند و جمعی از متعلقان جلال خان شیرخان را ازان حال آگاهی بخشیدند شیرخان بجلال خان گفت که امرای شما از روی حسد با من در مقام نفاق اند اگر شما در علاج این امر تنها نمیتوانید بهتر آنست که از خدمت شما جدائی اختیار باید کرد و جلال خان گفت هرانچه صلاح تو باشد من ازان بیرون

---

[1] مستقل طور پر [2] خفگی [3] رخصت کیا [4] نوکر چاکر وغیرہ [5] مشورہ باہمی ۔

نیستم شیرخان گفت که ایشان را دو فرقه باید ساخت یکے را بنابر
تحصیل زر به پرگنات روانه باید کرد و دیگرے را مقابل حاکم بنگاله
باید فرستاد و بعدهٔ در محافظت خود بکوشید که جلال خان لوحانیان
از دفع او عاجز شده قرار دادند که بمحبت سلطان محمود والی بنگاله رفته
تو گریش اختیار نمایند ولایت بهار را پیشکش نمایند پس لوحانیان و
جلال خان شیرخان را به بهانهٔ آنکه در مقابل مغل باشد در بهار گذاشته
خود پیش سلطان محمود رفتند و او ابراہیم خان پسر قطب خان را به کمک
داده بر سر شیرخان فرستاد و شیرخان در قلعه که از گل ساخته بود متحصن شده
و هر روز جمعے را بجنگ می فرستاد و زد و خورد می کرد تا آنکه ابراہیم خان مدد
دیگر از حاکم خود طلبید شیرخان بر طلب کمک مطلع شده مردم خود را بجنگ
صف مستعد ساخت و وقت بامداد مردم خود را مهیا نموده از قلعه بیرون
آمد لشکر بنگاله هم صف پیاده و سوار و آتشبازی و فیلان ترتیب داده
مقابل بخود و شیرخان فوجے از مردم خود در برابر ایشان داشته مردم چیده
دیگر را در عقب پشتهٔ مخفی ساخت و قرار داد که باقی فوج مقابل غنیم
تیراندازی نمایند و پشت داده رو بگریز نهند تا سواران ایشان
بجهت تعاقب از میان کمینگاه برآیند و چون چنین کردند لشکرے
که مخفی بود یکباره حمله آورده و داد مردانگی داده بنگالیان را آورده ابراہیم خان
بنسبت پدر کار کرده بقتل رسید و بیلان تمام جانب جنگ پا بیرون
[illegible]

---

[illegible]

برده به بنگاله رفت و تمامی فیلان و توپخانه بنگالیان بدست شیر خاں در آمده ملک بهار بشیر صاف گشت و استعداد شاهی بهم رسید گویند دراں ایام تاج خاں نامی از جانب بادشاه ابراهیم لودی بحکومت قلعهٔ چنار اشتغال داشت و او را زنے بود لاڈو ملکه نام عقیمه که تاج خاں را نهایت محبت با او بود و پسران تاج خاں که از زنان دیگر بودند از کمال رشک و حسد در مقام کشتن لاڈو ملکه شده شبے یکے از پسران که کلاں تر از همه بود شمشیرے به لاڈو ملکه انداخت و زخم کاری نیامده غوغا شد که لاڈو ملکه را کشتند تاج خاں با شمشیر برهنه خود را بدانجا رسانیده قصد پسر کرد چوں پسر به یقین دانست که از دست او خلاصی ممکن نیست به قتل پدر مبادرت نمود و شمشیر آں بے سعادت کارگر افتاده تاج خاں کشته شد چوں پسران تاج خاں سرانجام قلعه و سپاه نتوانستند نمود آخر الامر شیر خاں که در همسایگی بود بریں معنی اطلاع یافته به میاں احمد ترکمان که عمدهٔ نوکران تاج خاں و خالوے لاڈو ملکه بود در باب تادیب پسران بے ادب سخن در میان آورده به بعد آمد و شد رسولاں قرار براں گرفت که شیر خاں لاڈو ملکه را در حبالهٔ نکاح خود آورده قلعهٔ چنار را متصرف گردد پس شیر خاں عقد با لاڈو ملکه نموده قلعه را مع خزائن و دفائن متصرف گشت. نظم

چو هنگام رسیدن در رسد تنگ بمردم خود کند کام دل آهنگ

از یں جا سیر ماند دیده را او که نظاره جهیز نمود از دور

لے جراءت کے مترادف

و در خلال این احوال بادشاہ محمود بن بادشاہ سکندر لودی از صدمۂ افواج فردوس مکانی بابر بادشاہ پناہ برانا سنکا بردہ باتفاق رانا سنکا و حسن خان میواتی و دیگر زمینداران بر سر فردوس مکانی بابر بادشاہ آمدہ و در نواحی قصبہ بیانہ جنگ کردہ شکست خورد چنانچہ در محل خود ثبت گردید و بادشاہ محمود در حوالی چیتور روز بشب می آورد اتفاقاً اکثر امرائے لودی کہ در ولایت پٹنہ اجتماع داشتند کس بطلب بادشاہ محمود فرستادند و او آمدہ بعضی بازبر مسند حکومت پٹنہ جلوس نمود و از آنجا لشکر گران بولایت بہار در آمد شیر خان چون دید کہ افغانان را از متابعت بادشاہ محمود چارہ نیست ناچار بملازمت او رفتہ اطاعت و انقیاد نمود و امرائے بادشاہ محمود ولایت بہار را در میان باہم تقسیم نمودہ پارۂ بشیر خان گذاشتند و عذر خواہی نمودہ گفتند کہ ہرگاہ ولایت جونپور را از تصرف مغل برآوریم باز تمامی ولایت بہار از تو خواہد بود شیر خان در این باب قول نامہ از [illegible] گرفت و بعد از مدتے جہت سرانجام لشکر رخصت جاگیر گرفتہ بسہسرام آمد درین وقت کہ بادشاہ محمود بقصد جنگ مغل و گرفتن ولایت جونپور می رفت کس بطلب شیر خان فرستاد و جواب نوشت کہ متعاقب سرانجام لشکر نمودہ می رسم امرائے بادشاہ محمود گفتند شیر خان بس محیل ست و مکار لائق آنکہ بجاگیرش رفتہ او را ہمراہ بگیریم و بادشاہ محمود با لشکر خود متوجہ جونپور شد و امرائے جنت آشیانی کہ در جونپور بودند تاب مقاومت نیاوردہ

---

لہ تا بیداری لہ اقرار نامہ لہ مراد از ہمایون

بدر رفتند جونپور و آں نواحی بتصرف افغانان در آمدہ تا ولایت مانکپور
راندہ متصرف شدند دراں وقت حضرت جنت آشیانی در نواحی کالنجر
تشریف داشتند و چوں غلبہ و طغیانِ[1] افغانان بسامع علیہ رسید عنانِ
عزیمت بدفع و رفع افغانان معطوف ساخت بادشاہ محمود بن سکندر
و دیگر امرائے افغانان در برابر آمدہ مقابلہ نمودند چوں شیر خاں
از سرداری و کلانتری ببن و بایزید در تاب بودہ میخواست کہ خود بزرگ
شود از روش کار علیہ سلطان برای العین مشاہدہ می نمود در خفیہ بہ میر ہندو
بیگ کہ از امرائے کبار و سپہ سالار مغل بود پیغام داد کہ چوں من پروردہ
نعمت فردوس مکانم در وقت جنگ سبب ہزیمت افغانان خواہم شد
چنانچہ در روزِ جنگ با فوج خود طرح دادہ بکنارے رفت و جنت آشیانی
بفتح و فیروزی اختصاص یافتہ بادشاہ محمود بہ حال بولایت پٹنہ رفت
و در آنجا گزشتہ ترک سپاہ گری کرد تا آنکہ در سنہ ۹۴۹ نہصد و چہل و نہ بولایت
اڑیسہ رفتہ در آنجا وفات یافت و جنت آشیانی بعد از فتح متوجہ آگرہ
شدہ امیر ہندو بیگ را پیش شیر خاں فرستاد کہ قلعہ چنار را بوے سپارد
شیر خاں در دادن قلعہ عذر آورد و امیر ہندو بیگ برگشتہ بملازمت آمد
چوں ایں خبر بجنت آشیانی رسید متوجہ قلعہ چنار شدہ جمعے از امرا را پیشتر
فرستاد تا قلعہ را محاصرہ نمودند شیر خاں عریضہ ارسال داشت کہ من
بتوجہ و امداد حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ بمرتبۂ حکومت رسیدہ ام

---

[1] ظلم و نافرمانی -

و در جنگ بادشاہ محمود بن بایزید سبب فتح آں حضرت شدم پادشاہ اگر
چنار را امن مسلم دارد قطب خاں پسر خود را با فوجے بخدمت فرستادہ لوازم
خدمت گزاری بتقدیم رسانم و چوں دراں یورش غلبہ و استیلائے
بہادر شاہ گجراتی بسامع عز و جلال رسیدہ بود دریں وقت مدعا را لائق
نمودہ عرضش بدرجۂ قبول افتاد و شیر خاں قطب خاں را با عیسیٰ خاں
حاجب کہ بمنزلہ وزیر او بود بملازمت فرستاد و جنت آشیانی مراجعت نمودہ
بہم بہادر شاہ گجراتی پرداخت القصہ قطب خاں با پانصد سوار در رکاب
آں حضرت بود لیکن از گجرات گریختہ پیش پدر آمد و دریں وقت شیر خاں
فرصت یافتہ ولایت بہار را مصفا ساخت و لشکر بنگالہ کہ با امرائے
بنگالہ در مقام محافظت گذاشتہ شدہ یک بار جنگ کردند آخر الامر گڑھی
بتصرف شیر خاں در آمدہ بولایت بنگالہ رفت و بادشاہ محمود بنگالی طاقت
جنگ نیاوردہ در حصار گوڑ متحصن شد و شیر خاں مدتے بمحاصرہ مشغول گشتہ
چوں یکے از زمینداراں بہار فتنہ انگیختہ بود ناچار جانب بہار برگشت و خواص
خاں و دیگر امرا را بجہت تسخیر بنگالہ گذاشت و چوں مدت محاصرہ
بطول انجامید و غلہ در شہر نایافت شد ناچار سلطان محمود از راہ کشتی
گریختہ بحاجی پور رفت و شیر خاں خاطر از فتنہ و فساد جمع ساختہ دنبال
سلطان محمود نمودہ او لاعلاج جنگ کردہ زخمی از معرکہ گریخت و بنگالہ
بتصرف شیر خاں در آمدہ عروس آں مملکت را در آغوش کشید و چوں

---

لہ ناظر و لواضع لہ بیچے

جنت آشیانی از سفر گجرات معاودت نمودہ باگرہ آمد دفع شیر خاں را اہم دانستہ رایات جہاں کشا بطرف چنار بحرکت درآمد جلال خاں کہ در قلعۂ چنار بود و غازی خاں سور و جمعے دیگر را بحراست قلعہ گذاشتہ خود بجانب کوہستان جھارکھنڈ رفت و چوں شش ماہ از محاصرۂ قلعہ چنار گذشت رومی خاں کہ صاحب اہتمام توپخانۂ بادشاہی بود در دریا سرکوبہا ساختہ قلعہ بتصرف سپاہ مغل درآمد و بادشاہ محمود کہ زخم دار از معرکۂ شیر خاں گریختہ بود درین وقت بملازمت بادشاہ مشرف شد جنت آشیانی دوست بیگ را در قلعہ گذاشتہ متوجہ شیر خاں شد و او جلال خاں و خواص خاں و اکثر لشکر خود را بمحافظت گڈھی کہ سرحد بنگالہ است فرستاد و جنت آشیانی جہانگیر قلی بیگ و دیگر امرا را پیشتر روانہ فرمود و جلال خاں و خواص خاں کہ در گڈھی بودند با ایشاں جنگ کردہ غالب آمد جنت آشیانی دیگر بار افواج فرستادہ خود نیز از عقب بسرعت رسید و فتح گڈھی شدہ جلال خاں پیش پدر رفت چوں جنت آشیانی از گڈھی گذشت شیر خاں شہر گور را خالی کردہ بجانب جھارکھنڈ رفت و بواسطۂ قرب و جوار در اندیشۂ تسخیر قلعۂ رہتاس کمر بستہ نازن و فرزند خود را در آنجا گذاشتہ بفراغ بال باقلیم ستانی و جنگ جنت آشیانی پرداخت و الا آں کہ گرفتن آں قلعہ بجبر و قہر امکان عقلی نداشت متوسل و متشبث بدامن حیلہ و تدبیر گشتہ کساں نزد راجہ آں حصن فلک اساس کہ راجہ ہرکشن نام

لہ جنگل مارنے والا لہ قلعہ

داشت فرستاده پیغام کرد که ولایت بهار بغایت شکست و لشکر بسیار از نزد من
جمع آمده ازین سبب ارادهٔ تسخیر ولایت بنگاله دارم و خاطر بسبب قرب و
جوار مغلاں جمع نیست اکنون اعتماد بر یاری و دوستی تو کرده اهل و
عیال خود و سپاهیان خود را میخواهم که بقلعهٔ تو فرستم و بخاطر جمع به بنگاله درآیم
راجه از قبول این ملتمس[له] سر باز زد و شیر خاں دیگر باره مردم سخنداں
مع تحف و هدایا بخدمت راجه و وکلائے او فرستاده پیغام نمود که بجز عورات
و خزانه چیزے دیگر نخواهم فرستاد۔ اگر فتح بنگاله نصیب شده بسلامت
معاودت نمودم ادائے حق شفقت شما بواجبی خواهم کرد و اگر قضیه برعکس
باشد بارے عیال و اموال من نزد شما باشند بدست مغلاں که دشمن
قدیم اند نیفتند راجه آں حصار بطمع آنکه خزانهٔ بادآورده بدستش می آید
قبول کرد و شیر خاں هزار ڈولی ترتیب داده بطریقے که در چند دوستان
عورات را از جائے بجائے در ڈولی نشانیده و دیگر از [illegible] بر
در هر ڈولی بجائے زنے دو مرد مردانه درآورده و پانصد کس [illegible] را بر
دوش مزدوراں بنده بر سر نهاده چوبدستی بدست [illegible] عصا [illegible] داده
و داده بپائے قلعه فرستاد چوں در چند ڈولی [illegible] پیرزالاں
نشانده بود و خواجه سرایاں نیز همراه بودند [illegible] و متعلقانش غافل
مطلق شده تفحص و تجسس ننمودند و مال و منال را ملک خود تصور کرده
در بالا بردن تعجیل نمودند و بعد از آنکه ڈولی ها بتحویلی که راجه برائے آنها

---

له درخواست　ته گنج گرانمایه خسرو پرویز کے ایک خزانه کا نام ہے [illegible] ہزار روپیہ کی [illegible] بڑھی
عورتیں۔

تعیین کرده بود رسیدند که گرگانِ[1] ڈولی نشین که راجه ایشان را اذن تصور
کرده بود با شمشیرهاے آهیخته مردانه بدر دویدند و مزدوران پالکی[2] سیاه
را که مانند زرِ سُرخ بر سر داشتند افگنده چوبها علم کردند و روے بدروازه
آورده با راجه هرکشن و مخصوصان او که در کمالِ غفلت بودند بجنگ پیوستند
دران اثنا شیرخان که لشکر خود را مستعد و مکمل کرده گوش بر آواز بود خود
را بشتاب سحاب[3] بدروازه بارسانید و چون دروازه را گشاده دید با اکثر
مردم خود بدرون درآمد و راجه هرکشن با جمعے از مخصوصان خود بحفظ
بجنگ ایستاد و آخر چون دانست که کار از دست رفته است دروازهٔ
عقب قلعه را گشاده بهزار مشقت نیم جانے بتگ پا بیرون برد و قلعهٔ
رهتاس قلعه که در ربع مسکون نظیر ندارد باخزائن و دفائن به این
سهولت بتصرفِ شیرخان درآمد قبل ازان در سنوات سابق نصیر خان
فاروقی حاکم خاندیش بهمیں مکر و تدبیر قلعهٔ اسیر را از آسا اهیر گرفته بود
رهتاس بے مبالغه و اغراق در استحکام بحدیست که مسافرانِ ربعِ
مسکون مانند آن نشان نمی دهند القصه اکثر بقاع[5] و قلاع[7] هندوستان
بنظر مؤلف درآمده است اما بجز رهتاس قلعهٔ دیده نشده الغرض در
حوالی قلعه پهاره بزیر کوهے در فضا واقع شده در عرض و طول زیاده
از پنج گروه از دامن کوه تا دروازهٔ قلعه یک گروه راه بیشتر است در هر
اکثر اکنافِ آن حصار بهر جا چشمهاے آب خوشگوار موجود است بلکه

---

۱ تجربه کار۔ ۲ ڈاڑ مرده ۳ بادل ۔ ۴ ایک جگه ۔ ۵ مقام ۶ ج قلعه۔

در مکانی که چاه میکنند بعد از حفر[1] یک ذراع یا دو ذراع چشمهٔ آب شیرین پدیدار میگردد و هر که را نظر بر آن قلعه می افتد بی اختیار بر زبان می آورد که از بدایع صنائع آفریدگار است و بنا بر آنکه طائر همت هیچ یک از بادشاهان عالی مقدار در هوای تسخیر آن قلعه پرواز نکرده بود بتصرف شیرخان در آمد افغانان قوی دل شده اهل و عیال خود را در آن قلعه در آوردند و اسباب قلعه داری بر وجه اتم سامان نمودند۔ بیت

بپاره کشاده شود کار سخت　　بدست برآید بهار از درخت

و جنت آشیانی مدت سه ماه در شهر گور که در کتب سلف به لکهنوتی مذکور توقف نموده بعیش و عشرت گذرانید درین وقت خبر رسید که هندال میرزا در آگره و میوات علم بغی[2] و مخالفت افراخته خطبه بنام خود خوانده شیخ بهلول را بقتل رسانید آن حضرت جهانگیر قلی بیگ را با پنج هزار سوار انتخابی در گور گذاشته مراجعت فرمود و چون لشکر بادشاهی از کثرت باران و گل[3] و لای بی سامان شده اکثر اسپان سپاهیان سقط[4] شده بودند نهایت بی سرانجامی بحال مردم راه یافته بود شیرخان فرصت غنیمت شمرده با لشکری زیاده از مور و ملخ بر سر راه آمده در نواحی جوسا مقابله نمود و گرد لشکر خود قلعه ساخته نشست و بعد از رسل و رسائل شیخ خلیل نام شخصی را که مرشد خود میدانست بنزد حضرت جنت آشیانی فرستاده پیغام داد که ولایت بهار را تا گڈهی تصرف

---

۱ کھودنا ۲ بغاوت ۳ کیچڑ ۴ مر گئے تھے۔

اولیائے دولت گذاشتہ خطبہ [illegible] آنحضرت می ساختم نظر بریں
چوں مقدمۂ صلح قرار گرفت لشکر [illegible] پادشاہی نسبت بہ یکدیگر وزہا بیندختہ
شدند و آب جوسار را یکی [illegible] گفتند شیر خاں ایشاں را غافل
یافتہ وقت شب ایلغار فرمود [illegible] سنہ ۹۴۶ نہصد و چہل و شش
بالشکرے آراستہ و فیلان کوہ [illegible] افواج پادشاہی را فرصت
ترتیب نشد شکست افتاد و چ [illegible] ل پریشانی متوجہ آگرہ شد

ہمہ سال گوہر خیز و زسنگ [illegible] ساز و جہاں گاہ جنگ
و شیر خاں مراجعت نمودہ بہ بنگا [illegible] قلی بیگ با لشکرے
در آنجا بودند بدفعات با او جنگ [illegible] ے نداشتند خود را
علف تیغ شیر خاں ساختند [illegible] بر شاہ خطاب داد و سکہ
و خطبہ بنام خود ساخت و سال د [illegible] تمام متوجہ آگرہ شد
دریں وقت کہ بنگالہ را انگاشتہ بابر [illegible] مرزا از خدمت
جنت آشیانی جدا شدہ بہ لاہور [illegible] چغتائی بداں سبب
کہ بادشاہ تربیت ترکمانان می [illegible] یشاں می کوشید
نفاق کردہ بنیاد مخالفت نہادند [illegible] و باوجود ایں حال
جنت آشیانی از آگرہ بقنوج شتا [illegible] گذشت و در یک محل
لشکر مغل بصد ہزار و لشکر افغانا [illegible] میر سید با لجملہ

---

۱ کوچ ۲ چارہ، خوراک۔

در روز عاشوره سنه ۹۴۷ نهصد و چهل و هفت لشکر مغل کوچ کرده اراده
فرود آمدن منزل داشتند که شیر شاه صف آراسته بجنگ پیش آمده
لشکر مغل بے جنگ هزیمت یافته جنت آشیانی در آب اسپ انداخته
بمحنت تمام برآمده متوجه لاهور شد و چون شیر شاه تا لاهور تعاقب[1] نمود
جنت آشیانی بجانب سند هرب(؟) روان شد و شیر شاه تا خوشاب دنبال نمود
و اسمعیل خان و غازی خان و فتح خان بلوچ دودائی که سردار طائفه
بلوچ بودند آمده شیر شاه را دیدند و شیر شاه کوهستان سند نه حوالی کوه
بالنات را ملاحظه کرده در جائے که قلعه ضرور بود طرح قلعه انداخته
و موسوم برهتاس کرده دریں وقت خواص خان غلام خود را که نسبی و
مردانگی او بنام بادشاهی کتابت آورده بود امیر الامرا گردانیده عشر
ممالک محروسه باقطاع وے مقرر فرموده و او را با هیبت خان نیازی
و لشکرے بسیار در آنجا گذاشته بجانب هندستان مراجعت کرده چون
بآگره رسید شنید که خضر خان شیروانی که از جانب او حاکم بنگاله بود دختر
سلطان محمود بنگالی را بعقد در آورده در نشست و برخاست [illegible]
بادشاهان سلوک می نماید شیر شاه گفت علاج واقعه پیش [illegible]
کردن پیش این مهم را واجب دانسته بجانب بنگاله نهضت [illegible] و خضر خان
شیروانی باستقبال آمده محبوس گشت و شیر شاه ولایت بنگاله را بچند
کس قسمت نموده ملوک طوائف ساخت و قاضی فضل را که از علمائے

---

[1] تعاقب۔

ولایت کرده بود [illegible] نصاف داشت و در السنه و
افواه بقاضی نصیح [illegible] گردانیده صلاح و فساد ملک را
در قبضهٔ اقتدار او گذا[illegible] به آگره آمده در سنه ۹۴۹ نهصد
چهل و نه بعزم تسخیر [illegible] کرد چون بگوالیار رسید شجاعت خان
افغان که از امرا [illegible] به گوالیار تعیین شده بود ابوالقاسم
بیگ را که از قبل حسنه [illegible] بر آورده قلعه را تصرف نمود ایشان
شیر شاهی در آورد [illegible] ده رسید ملو خان حاکم مالوه که از
غلامان سلاطین خلج [illegible] آمده بی طلب بایلغار آمد و
ادراک دیده و هم بعد [illegible] که بر خاطر او استیلا یافت راه
فرار پیش گرفت [illegible] را بحکومت مالوه گذاشته و
شجاعت خان را [illegible] جاگیر داده همانجا گذاشت و
خود متوجه رن[illegible] بعد از رفتن شیر شاه باز بمالوه آمده
با حاجی خان و شـ[illegible] کرد و شکست یافته بدر رفت و چون
فتح بنام شجاعت [illegible] شاه حاجی خان را طلبیده حکومت
مالوه بشجاعت [illegible] خود بجانب رنتنبور رسیده ایشان
چرب زبان فریـ[illegible] ان سلطان محمود لودی تصلح گرفت
و از انجا به آگره [illegible] یک و فرار ملو خان به شیر شاه رسید
در بدیهه این مصـ[illegible] چه کردیم ملو غلام گیدی

---

لہ طبع صلح احمق :

وشیخ عبدالحی وشیخ جمالی مصرعے دیگر گفتہ مصرعہ

تولیت مصطفیٰ را الاثرفی عبیدی

بالجملہ شیرشاہ مدت یک سال در آگرہ قرار گرفتہ سرانجام لشکر و ملک نمودہ ہیبت خان حکم فرستاد کہ ملتان را از تصرف بلوچان برآوردہ و او رفتہ با فتح خان بلوچ جنگ کردہ غالب گشتہ ملتان را مسخر ساخت و شیرشاہ رعایت او کردہ وے را خطاب اعظم ہمایون داد و در سنہ ۹۵۰ نہصد و پنجاہ پورن مل ولد راجہ سلہدی پوربیہ در قلعہ رائسین علم غلبہ و استیلا افراشتہ اکثر پرگنات آن نواحی را متصرف شدہ دو ہزار عورات مسلمہ را بہ حرم خود نگاہ داشت ازین سبب عرق حمیت شیرشاہی بحرکت در آمدہ بتسخیر قلعہ رائسین پرداخت و چون مدت محاصرہ باشتداد کشید شیرشاہ سخن صلح درمیان آوردہ با پورن مل عہد و پیمان بست کہ باو ضرر جانی نرساند پورن مل با زنان و فرزندان و چہار ہزار راجپوت نامی از قلعہ برآمدہ بیرون منزل کردہ و از علمای وقت میرزا رفیع الدین صفوی با وجود عہد و پیمان فتوے بہ قتل پورن مل داد و شیرشاہ تمام لشکر و فیلان کوہ پیکر آراستہ بسر پورن مل فرستاد تا از اطراف لشکر او را درمیان گرفتند پورن مل و راجپوتان دل بر مرگ نہادہ کار رستمانی کردند کہ داستان رستم و اسفندیار بازیچہ شد و پروانہ وار خود را بر دم تیغ و تیر و دندان فیل بے محابا انداختن زدند کہ جملہ با زنان و فرزندان خود را کشتند و کشتہ شدند و شیرشاہ مراجعت نمود

به آگره آمد و چند ماه قرار گرفت و بتازگی سرانجام لشکر نموده متوجه تسخیر ولایت
ماروار گردید و در هر منزل گرد لشکر را خندق و قلعه استحکام میداد و لوازم
حزم و احتیاط بتقدیم میرسانید و چون بزمین ریگستان رسید و بستن قلعه
متعذر گشت بفکر صائب و اندیشهٔ درست بفرمود تا جوالها پر ریگ ساخته
بالای هم میگذاشتند و قلعه می ساختند اول بار مالدیو که حکومت ولایت
ناگور و جودهپور داشت و در میان راجهای هندوستان بکثرت لشکر و حشم ممتاز بود
رفت و قریب پنجاه هزار سوار راجپوت در ظل رایت رای مالدیو جمع گشته
قریب یک ماه در نواحی اجمیر در برابر شیرشاه نشست و هیچکدام در جنگ پیشدستی
نمی نمودند و شیرشاه جمعیت او را مشاهده نموده از آمدن خود پشیمان گشته بود
چون مالدیو وارث آن مملکت نبود بلکه خروج نموده بتغلب راجهای آن
حدود را مغلوب ساخته بود و جمعی راجها فرصت یافته نزد شیرشاه آمده
بمشورت شیرشاه کتابات از زبان امرای مالدیو بخط هندی به شیرشاه
نوشتند که ما بنابر ضرورت و مصلحت اطاعت مالدیو می کردیم و حقا
او ساخته منتظر لطیفهٔ غیبی بودیم الحمد لله که شیر شاه پادشاه متوجه اینجانب
گشت تا انتقام چندین ساله ما را از او بکشد پس هنگام ملاقات لشکر ظفر اثر اسلام
نزدیک برسد ما از رای مالدیو جدا شده به کومک عالی ملحق می گردیم و در جواب
مکاتیب نیز از زبان شیرشاه نوشتند که انشاء الله تعالی بعد از فتح و
مغلوبیت مالدیو شما را منزلت و کرم داشته جمیع اقطاع موروثی آبا و اجداد

۱ طرف جانب ۲ سواری

اندازی میداریم باید که خاطر جمع داشته در اظهار لوازم دولتخواهی خود را
معاف ندارید پس آن کتابات مزوّر را بلطائف الحیل بدست مالدیو انداختند
و مالدیو که همیشه از زمینداران امرای خود اندیشه و دغدغه در خاطر داشت
از مطالعهٔ مکاتیب مراسله شده با آنکه سه چهار منزل بقصد جنگ پیش
آمده بود توقف نموده و کونبها نام که از امرای او بکثرت سپاه و وفور
شجاعت از همه مردم امتیاز داشت در پیش رفتن و جنگ کردن مبالغه
بسیار بجای آورده چون یکی از کتابات بنام کونبها بود و یقین مالدیو
شد که او برای مصلحت خود ترغیب قتال می نماید توهمش زیاده شده
عازم مراجعت گشت و کونبها و دیگر امرای او هر چند نصیحت کردند در دل او
نیفتاد و ایشان چون بر رسیدن کتابات حیله آمیز شیرشاه مطلع شدند از
تهمت بیوفائی که در مذهب هر کس خصوصاً راجپوتان اصل ننگ و
عار است اندیشیده باتفاق بمالدیو گفتند که دولتخواهی و اخلاص چون
محمول بر نفاق می شود واجب و لازم است که برای دفع مظنه با شیرشاه
چندان حرب نمائیم که فتح کنیم یا کشته شویم و باین قرار داد خواهی نخواهی
وداع کرده وقت شب که مالدیو کوچ کرده بولایت خود رفت
کونبها و دیگر امرای نیکنام با دوازده هزار سوار که در جمیع معارک از ایشان
آثار مردانگی بظهور رسیده بود بعزم شبخون بجانب لشکر شیرشاه روان شدند
و راه غلط کرده و در دور به لشکرگاه شیرشاه رسیدند و از کمال جمعیت غیرت

---

۱ حیل نما ۲ خیال ۳ جمع معرکه ۔

با افغانان که بے اغراق[1] هشتاد هزار سوار بودند بجنگ ایستاده مصاف دادند
اکثر افواجِ افاغنه را برهم زده نزدیک بآں رسیده بود که شیرشاه فرار نماید ناگاه
یکے از امرائے عمدهٔ افغانان موسوم بجلال خاں جلوانی معروف بشجاعت
وکاردانی به لشکر تازه زور در رسیده هم از گرد راه بر راجپوتاں حمله آورده سلک
جمعیت ایشاں از هم پاشید و گوینها و دیگر راجپوتاں کشته شدند و شیرشاه
که بشکست متیقن شده بود ظفر یافته بر زبان آورد که برائے یک مشت
ارزن[2] پادشاهی هندوستان را بر باد داده بودم چه که در ملک مالدیو
بسبب کثرتِ ریگ و کمی آب مثل دیگر ممالک هندوستان گندم و جو و
نخود و نیشکر و تنبول و برنج خوب نمی شود و اکثر مزروعات ایشاں
ارزن ست که بزبانِ هندی آں را باجرا گویند و نیز مالدیو از جنگ امرائے
بیگناه از قتل ایشاں و تبرد در حیلهٔ افغانان مطلع شده تاسف بسیار
خورده ناکام به کوهستان جودهپور گریخت و شیرشاه بعد ازیں فتح که
در خور[3] بازوے او بود بقلعهٔ چیتور رفته بصلح گرفت و مراجعت کرده به رن
تنبور آمد و چوں قلعه رن تنبور را بجاگیر عادل خاں پسر بزرگ خود داده بود
عادل خاں چند روز رخصت گرفته تا سیر قلعه و سرانجام آں وقت نموده متوجه
آمد و شیرشاه از آنجا بجانب قلعهٔ کالنجر که محکم ترین قلاع هندوستان ست
نهضت کرده و راجهٔ کالنجر بواسطهٔ بدعهدی که در باب پورن مل بیرم بود
اطاعت کرده در مقام مخالفت شد[4] شیرشاه قلعه را مرکز دائره بیاں گرفته

---

[1] بلا مبالغه [2] غله ۔ سیا یا باجرا [3] لائق [4] گذاره

بساختن نقب و سرکوب و ساباط اشتغال نمود و چون ساباط بقلعه رسید شیرشاه از اطراف جنگ انداخت و در جائیکه خود ایستاده بود مردان حقهای پر داروی تفنگ باندرون قلعه می انداختند اتفاقاً یک حقه بدیوار قلعه خورده برگشت و شکسته در میان حقهای دیگر افتاد و آتش درگرفت شیرشاه با شیخ خلیل مرشد خود و ملا نظام و دانشمند دریا خان شروانی سوخته شدند شیرشاه بآن حالت خود را بدرچل رسانید و هرچند که نفس می کشید شور بهم میرسانید فریاد کرده لشکر را بجنگ ترغیب می نمود و مقربان خود را تاکید و اهتمام تمام بجنگ می فرستاد در آخر الامر که دوازدهم ربیع الاول سنه نهصد و پنجاه و دو بود خبر فتح قلعه شنیده ودیعت حیات سپرد. نظم

زروزگار جهان حالتم پسند آمد　　که خوب زشت و بد و نیک روزگار دیدم
در صحیفه بنا زنامهٔ خورشید　　نگاشته سخن خوش بآب زر دیدم
سرای پر دولت ده روزگشت مستقر　　مباش غره که از وی بسی گذر دیدم

شیرشاه پانزده سال در امارت گذرانید و پنج سال پادشاهی بلاد هندوستان کرد و در عقل و تدبیر صائب امتیاز تمام داشت و آثار پسندیده بسیار گذاشت چنانچه از بنگاله و سنارگانون تا آب سند که با سنیلاب اشتهار دارد یک هزار و پانصد کروه است و در هر یک کروه سرائے ساخته چاه و مسجد از خشت پخته پرداخته مؤذن و مقری و امامے مقرر نموده آنها را وظیفه معین کرد و در هر سرائے یک دروازه طعام پخته و خام برائے مسلمانان و دروازه دیگر کذا گشت

---

۱ه سرکه ۲ه ربیع ۳ه سنار ۴ه نیلاب ۵ه الاله ۶ه استاد ۷ه اسی طرح

برای هندوان مقرر بوده که دائم مهیا نمایند تا مسافران عسرت نه کشیده
باشند و در هر سرا دو اسپ باسم که بزبان هندی ڈاک چوکی گویند نگاه داشته که
هر روز خبر نیلاب و اقصای بنگاله بادی رسید و در میان راه هر دو جانب و
خیابان از درختان میوه دار از قسم کهرنی و جامون وغیره نهال افشانده
بود که خلائق در سایه اش آمد و شد می کردند و همچنین طریق از آگره تا مندو که
سی صد کروه مسافت درخت میوه دار برپا کرده بود و سراها و مسجدها ساخته و در عهدش
امنیت بمرتبه بود که مترددین در صحرا و بیابان هر جا می رسیدند از محافظت اسباب خود
اندیشه نکرده بفراغت می خفتند و گویند اگر زالی با سبدی پر از طلا در صحراها
خواب کردی حاجت پاسبان اصلا نبودی. شیرشاه هنگام که ریش سفید خود را
دید و هیهات گفته که دولت و شاهی نزدیک بوقت شام بمن رسیده
گویند کسی در این باب تأسف بسیار خورده و شعر مضحکانه خوانده و تأسیات
گفته. القصه این بیت نتیجهٔ طبع اوست. بیت

شه اشرف باقی مرا یاد دارم بهان شیرشه بن حسن سور نامم

آنکه اوقات خود را صرف کار خلائق کرده و سرانجام سپاه و تیمار رعایا
بواجبی نموده و بر طریقهٔ عدل و داد استقامت داشته. بیت

پس از مرگ هرکس کند نام ماند جهانا که و زنده درگی گمنام ماند

و شاعری تاریخ فوت او گفته. قطعه

شیرشاهی که از مهابت او شیر و بز آب را بهم می خورد

---

لے کھرنی اور بیتانی کے آنے جانے والے مسافر ازگلہ اسباب وغیرہ کے فکر کی۔

چوں برفت از جہاں بدار بقا گفت تاریخ او ز آتش مُرد

۹۵۲

# انتخاب از رقعات عالمگیری

## بنام بادشاہزادۂ کلاں سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر

۱ رقعہ — بہین پور خلافت فرزند سعادت توام محمد معظم حفظہ اللہ تعالےٰ وسلّم!
اعلیٰ حضرت[1] فردوس منزلت بتسخیر فتح ولایت بلخ و بدخشاں و خراساں و ہرات ملک قدیم و موروثی توجہ مفرط[2] داشتند۔ دو کرّہ افواج بادشاہی بسرکردگی[3] مراد بخش بآں صوب فرستادند۔ چنانچہ اکثر آں ولایت فتح ہم شد۔ لیکن بسبب کم حوصلگی آں نامراد کہ بے طلبِ حضور برخاستہ آمدہ باستمالت[4] اہالی و اکابر آں دیار نپرداخت۔ ملک مقبوضہ و مفتوحہ از دست رفتہ خزینہ و زر ضائع گشت۔ ازینجا است کہ گفتہ اند از پسر ناخلف دختر بہتر۔ نظر بایں توجیہ کہ ہیچ اگرچہ نتوانند پیش کار کنند۔ ایں فانی[5] را آرزو باقی است کہ بہ پسرش معزالدین کہ نبیرۂ آنحضرت است را با فوجے شائستہ و سامان مایحتاج[6] بآں سمت بفرستم دیگر از ما چہ می آید باوجود تاکیدات حضور ارشاد شد پدر را انگیختہ آید۔ تا ایں ہم چہ رسد

---

۱ مراد از شاہجہاں ۲ از حد درگذشتن ۳ سرداری ۴ اچھی اچھی باتوں سے اپنی طرف مائل کرنا ۵ مراد از عالمگیرؒ ۶ ضروری و محتاج الیہ۔

ظاہراً کار ما از شما نیست۔ عارف بجود پُر عارف است۔ ایں نمود بے بود خود
آفتاب سرِکوہ[1] است۔ بدست آمدہ چہ دنیا و چہ۔ شما فکرِ خود کنید کہ در سجادہ بہ
بچشمان چہ رُو خواہید نمود۔ و در آنجا کہ بحضرتِ حق سبحانہٗ تعالیٰ و حضرت اعلیٰ۔

رقعہ ۳- مہین پورِ سلطنت! برائے اضافہ پسرِ چار مین کہ ظاہراً بسیار دوست
می دارند۔ عرضداشتے کہ نوشتہ بودند بمطالعہ درآمد۔ بیشیِ مراتبِ خرد و بزرگ[2]
امکان ندارد۔ دو طرفہ تر اینکہ آں فرزند خبرِ خانۂ خود ندارد۔ خبرِ پدر و اخبارِ پسر
از کجا یافتہ باشد۔ بہرحال۔ ع۔ عمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت است۔ بپاسِ
خاطرِ آں فرزند بطورِ دیگر رعایت کردہ خواہد شد۔

رقعہ ۴- مہین پورِ خلافت! با وجودِ سلامتِ نفس فتح اللہ خاں را چرا
ناخوش کردہ اید۔ ما در ایامِ شاہزادگی با اُمرا ہیچ[1] سلوک می کردیم کہ ہمہ راضی
بودند۔ در حضور و غیبت بہ خوشدلی تعریف و توصیف ما می کردند بل با
وصفِ اقتدارِ برادرِ نامہربان بعضے با ترکِ رفاقتِ او کردہ ملازمت ما اختیار
کردند۔ حتی کہ باشارۂ برادرِ نامہربان حرکاتِ ناملائم کردہ حرفہائے
بے ادبانہ بزبان آوردند۔ تا باز پایۂ[2] اغماض و تحمل تنبیہ[3] شدہ از سرِ انصاف[4]
اقرار بصاحب حوصلگی ما کردند تا نقشِ سرداری و بہادری ما بر لوحِ خاطرِ
اشرفِ اقدس اعلیٰ حضرت مرتسم[5] گشت و کارہائے دست بستہ
بازو بہ بازوئے ایں مریدِ ضعیف صورت گرفت۔ شما مثل فتح اللہ خانی را
رنجیدہ خاطر کردہ اید۔ ہیچ سپاہی جگردار[6] ہمہ کارہا کہ بکارِ عمدۂ شما می آمد

---

[1] کنایہ از انتہائے عمر و زندگانی [2] کوڑا [3] ہوشیار [4] منقوش [5] مشقت کرنے والا

شکستہ دل نمودید۔ فرد

گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود — دل را شکستۂ کہ گہر شکست

مضے ما مضے حالا ہم اگر دلجوئی کنید بہتر و برائے اصلاح کار مفید تر است۔

بیت

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر — کہ ہر چہ ناصح مشفق گوید بپذیر

بیشتر ہر چہ رضا۔ وسلام بر آں کس است کہ پیروی راہ راست کند۔

رقعہ ۳۔ حسین پور خلافت اعظم خان از حضور رخصت یافتہ با جلد رسیدہ آنچہ بزبان او حوالہ شدہ۔ ابلاغ نماید۔ از خود خبرم نیست کہ کیستم؟ و کجا می‌روم؟ بہ سر ایں عاصی پُر معاصی چہ خواہد گذشت۔ حالا از ہمہ خبر می‌شوم و ہمہ را بخدا می‌سپارم۔ فرزندان نامدار کامگار را باید کہ مخالفت نکنند و تجویز کشف و خون خلق کہ بندہائے خدا اند نشوند۔ آنچہ منظور می‌آید طرفہ ہنگامہ برپا شدنی است۔ ایزد متعال المطلوب توفیق حفاظت خلق اللہ و ودائع بدائع خالق اللہ۔ چراغ راہ سالکان طریق ریاست و ملک داری گرداند

## بنام بادشاہزادہ محمد اعظم شاہ بہادر

رقعہ ۱۔ فرزند عالیجاہ! اسپ راہوار کہ ایں مرتبہ برائے ما فرستادہ اید از سواری آں خیلے خوشیم۔ و یاد از غمخواری اے پدر پیر از آں فرزند جوان بخت میدہد۔ از کمال تحفگی بخوش خرام موسوم کردہ شد۔

---

[1] نیا عجیب [2] دلوں کا پھیرنے والا [3] جمع ودیعت یعنی امانت [4] خوشی۔

چوں آں فرزند در تجویز نام مطابق ہر چیز مہارت تام دارند برائے ہر یکے از اسپان خاصہ کہ فہرست آں بقید رنگ و نسل مرسلہ آختہ بیگی[1] خواہد رسید تجویز کردہ بنویسند۔

رقعہ ۲۔ فرزند عالیجاہ۔ ڈالی انبہ مرسلہ آں فرزند بذائقہ پدر پیر خوشگوار آمد برائے نام انبہا گنام استدعا[2] نمودہ اند۔ چوں آں فرزند جودت طبع دارند بادار تکلیف پدر پیر چرا می شوند بہر حال سدھارس و رسنا بلاس نامیدہ شد۔

رقعہ ۳۔ فرزند عالیجاہ امزۂ کھچڑی بریانی شما در زمستان یاد می آید الحق کہ تبدیلی اسلام خاں بآں نمی رسید می خواستم کہ سلیمان بریانی پز را از شما بگیرم [۴] اما شفقت پدری اقتضا نکرد۔ اگر از شاگرداں او کسے مہارت ایں فن داشتہ باشد طلبیدہ آید۔ الا خوش اوقات کہ بیابند و تجویز کنند و بخورانند۔ بیت۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے

بیت

ہوس از سرم یک سر مو نرفت سیاہی ز مو رفت و از رو نرفت

رقعہ ۴۔ فرزند عالیجاہ محمد اعظم حفظہ اللہ تعالیٰ وسلم ظاہرا در سواری خیلے جلد تند میروند چنانچہ سید سائیاں برادر ایشاں از پا در افتادہ زندگی را جواب دادہ در سکے در حضور بحضور ماندہ طریق سواری دیدہ اند

---

۱ داروغہ اصطبل ۲ درخواست ۳ ایک قسم کا کھانا جس میں چاول اور چنا شامل کر کے پکایا جاتا تھا
۴ سکے چیزے ہمہ دار۔

بترا خلافِ آں پسندیدہ اند۔ فرد۔

آہستہ خرام بلکہ مخرام　　زیرِ قدمت ہزار جان است

رقعہ ۵۔ فرزندِ عالیجاہ محمد اعظم حفظہ اللہ تعالے و سلم۔ احسن بیگ دیوانِ سرکار چکلہ کوڑا برعایت خاطرِ افضل اجل معزول نشدہ۔ رعایاے آنجا داد بیداد ازو۔ و سر بسنگ میزنند و میگویند۔ ع۔ اگر تو می نہپسی داد روزِ داورے ہست۔ محاسبانِ حقیقی ظلمِ عمال بنامِ ما و شما می نویسند۔ جزاے اعمال حق دانستہ۔ باحوالِ سکنۂ آنجا دارسند۔ و الا جاگیر تغیر خواہد شد و عوض نخواہند یافت۔

رقعہ ۶۔ فرزند عالیجاہ! آنچہ معلوم میشود مصطفٰی قلی بیگ دیوانِ خاص آں فرزند کارِ بانجھ و رسی سرانجام میدہد غنیمت است اضافۂ منصب و خطابِ خانی اگر بشنود بیسید دادہ آید۔ آدمِ خوب مثلِ طلاے بے غش است۔

بیت

آنچہ بجستیم و دیدیم کم کہ بسیار است نیست　　نیست جز انساں دریں عالم کہ بسیار است و نیست

روزے سعد اللہ خاں مرحوم بعد فراغ از اوراد و وظائف تا دیرے دست بدعا برداشتہ۔ یکے از ندماے گستاخ پرسید "کدام آرزو باقی است؟" گفت "آدمِ خوب"۔ الحق حرف خوبے گفتہ۔ ہر چند جوہرِ دیانت و امانت و خلقیتِ انسانی حبّی است ہر کہ حق تعالے کرامت کردہ باشد۔ اما تہمت و انصاف آن را نیز دخلے ہست۔ کہ نوکر را مرفہ الحال و از وجہ معاش

---

ہ۔ مراد از گفتہ [illegible]

مقدارِ احوال فارغ البال دارد۔ تا ضرور است عالم تعلق خلل اندازِ اعتقادِ او نشود۔ ع کہ مزدور خوشدل کند کار بیش۔

رقعہ ۷۔ فرزندِ عالیجاہ! باظہارِ جاسوسان معلوم شد۔ کہ شاہ راہ از بہادرپور تا خجستہ بنیاد خالی از مخاطرہ نیست۔ قطاع الطریقان[1] مال بیوپاریان و مسافران بغارت می برند۔ و متردّدین[2] بامنیت نمی توانند آمد و رفت نمود۔ ہرگاہ در قرب لشکر اولادِ شما این حال بودہ باشد وائے بر حالِ طرق دور دست۔ معلوم میشود کہ منہیانِ[3] اخبارِ معتبر بآں فرزند نمی رسانند۔ ازانجا کہ غفلت و بے پروائی خلافِ طریقِ ریاست و جہانبانی است۔ کاتبان جد بتہدید تعیین نمایند۔ و عملہ و فعلۂ[4] بیشین را بسزا رسانند۔ و فوجے مستعد مقرر سازند کہ استیصالِ مفسدان از بیخ و بن کردہ شاہ راہ از شرِّ جماعت حرامیان پاک سازند۔ ننگِ بدعملی تا کے گوارا توان کرد۔ بیت

من نمی گویم زیان کن یا بفکرِ سود باش — اے ز فرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

رقعہ ۸۔ فرزندِ ارجمند عالیجاہ۔ آبخورۂ سفید چینی خوش قماش کہ اکنوں باوجود تلاش بہم نمیرسد بطریق پیش کش آوردہ بودند۔ درین ضمن کرسی مخکرطہ نیز بنظر گذشت برائے آں فرزندِ دلبند فرستادیم۔ شکر ہر دو عطیہ بجا آرند و در ارسالِ مدالی انبہ تلافیٔ مافات کوشند۔

رقعہ ۹۔ فرزندِ عالیجاہ! یاد داریم کہ روزے بخدمت میاں عبد اللطیف قدس سرہ الشریف رفتیم۔ و در اثنائے کلام گفتیم کہ اگر اجازت باشد

---

[1] ڈاکو۔ راہزن [2] آنے جانے والے لوگ۔ مسافر [3] مخبر۔ خبر دینے والے [4] کارکنان۔

چندے ہواز مضافات ملک کوکن برائے مصارفِ خانقاہ مقرر کردہ شود۔ ایں
دو مصرعہ بر زبانِ صدق ترجمان راندند۔ بیت۔

شاہ مارا دہ دہ منّت بنہد رازقِ ما رزق بے منّت دہد

گفتم درہمچنیں است اما تقدیم خدمت فقرا و اہل اللہ برائے خیر و برکت
دینی و عافیت خود و حصول دعائے مزید نعمت و دولت است نہ برائے
آنکہ منّت گفتند فی الحقیقت از تصمیم ارادۂ باطن نیست جبراً
قسمت غلات از حصۂ رعایا بگیرند بلکہ مظلومانِ محنت کش زیادہ از آں
اللہ داد را وظیفہ برائے گوشہ نشینانِ متوکل کہ زبانِ سوال البتہ
بیاباں نہادہ زدایا ہے دیران مسکن دارند مقرر سازند و بداد مظلوماں نوعے
برسند کہ حق کسے تلف نشود۔ دوستے اگر یا از حالِ ضعفا کوتاہ باشد۔
افزونی دولت و نعمت مشاہدہ نمایند بتقریب نالش سکنۂ چکلہ کوڑہ را
ایں نقل بیاد آمد کہ بے اختیار بآں فرزند قلمی شد۔

رقعہ ۱۰۔ فرزندِ عالیجاہ اداروغۂ توپ خانہ دولت خانہ را فوجدار
کداج احمد آباد کردہ اند۔ داز بیجا بیجا ت بخویشاں داقربائے مردم اخبار
نویس دہ مستغیثان بجایت داروغۂ مذکور بعدالتِ آں فرزند بارمی یابند۔
دینے مال مردم خوار او باش رفیق دا ماد ش شدہ خلق اللہ را ایذا می دہند
حیرانم کہ در وقت جزائے اعمال چہ جواب خواہیم داد حق سبحانہ تعالےٰ

---

لے ذریعہ گاؤں کہ ۔ یہ مگر حال مشائخ اور درویش عبادت کرتے ہیں تے بجالانا ۔ سکہ
جمع زاویہ یعنی کنج و عزلت شدہ رشوت ۔ خارے فریادی ۔ داد خواہ ۔

عادل است اگر ظالم را کار فرمائیم هر فساد است که از ظالم ما صادر با آید۔ عدل آنست و بآن سزاواریم که ظالم را از در داوری دور داریم بداد دادخواه نرسیدن در حق خود نتیجهٔ ظلم بودن است۔ بیت ـ

گندم از گندم بروید جو ز جو      از مکافات عمل غافل مشو

رقعہ ۱۱ - فرزند عالیجاه! اشتلم زاید از ضعیفه بیچاره است که بحال تباه محروم خواهد بود برما و شما حقی دارد و خواهش آنچه کرده نتیجهٔ آن دیدند تلف حق هیچ حال نباید بود و یاد داشته باشند که روزے که فیل فتح جنگ خان بر آن فرزند حمله آورده بود همه دیدند چه کار نمایان کرد فیل را از شوخی باز داشت و خلعت عنایت نگرفتی ـ که حق خانه زادی بجا آوردم مزد چرا نگیرم برائے خدا و خاطر ما سینه را از کینهٔ دیرینه پاک سازند و آن ضعیفه را که غیر شما دیگرے ندارد مشمول عواطف سازند۔

بیت

تربیان خود را بیفزای قدرها      که هرگز نیاید ز پرورده غدر[1]

رقعہ ۱۲ - فرزند عالیجاه! روزے سعد اللہ خاں در حضور پدر آمد ـ اعلیٰ حضرت سبب پرسیدند۔ عرض کرد که فقرهٔ چند در بیاض به نظر آمده بود نقل برداشتم تا بحضور رسانم تباهیم بنیان سلطنت از عدالت است۔ افزائش ملک و مال از شجاعت و ثروت است۔ صحبت داشتن با علما و فضلا و محترز بودن از قرب جهلا نشان عقل است۔ عاقل بودن به

---

[1] بیوفائی ـ

عقاید مستقل ماندن در یقین شد اند۔ مقیصّر[۱] نه بودن در امور دینوی
از تدبیر۔ راضی و شاکر ماندن بر تقدیر ۔ دیر پائی خاندان از ترحم نمودن
بر یتیماں و محتاج نشدن خود از کار روائی محتاجان۔ انصرام امور ملکی
بصلاح و صوابدید وزرا۔ مظفر و منصور بودن باستمداد ہمت فقرا۔ تندرست
ماندن از نیت آزار[۲] دردِ دردمنداں امید رحمت داشتن از جناب حق
بعفو جرائم مجرمانؓ آں حضرت خیلے محظوظ شدہ۔ بوسہ بر پیشانیِ حسانِ
مبرور دادند و آخر روز چند تھان محمودی زردوزی یکرنگ سنجابِ مذکور مرحمت
فرمودند خواستم کہ تنہا متلذذ شدہ باشم باں فرزند دلبند ہم نوشتم توفیق عمل بہ
ہمگناں رفیق باد۔

رقعہ ۱۳۔ فرزند سعادت توام محمد اعظم حفظہ اللہ تعالےٰ و سلمہ۔ نظام الملک
پسر ناظر دیوان خانۂ آں فرزند عالیجاہ در فقار خانہ قماربازی باز و حیف
صد حیف با وصف دعوے جہاں بانی ایں ہمہ غفلت و نسیانی۔ ہر کارہا
چہ شد کہ خبر نمیرسانند۔ یا رفروشی خواہد بود۔ کاتبانِ جدید مقرر سازند
تہدید کنند۔

رقعہ ۱۴۔ فرزند عالیجاہ! جانا عزیزا! چند فقرہ از بیاض اعلیٰ حضرت
خوش آمد۔ باقتضاے شفقت قلبی بے اختیار باں فرزند ارجمند
نوشتیم کہ تنہا متلذذ نباشیم چند بے چیز بہترین اعمال است گردانیدن
مردم بہ رنجیدن بعدم حصول مقصد رنجانیدن مردم خوب مزاج۔

---

[۱] کوتاہی کرنے والا [۲] دور کرنا [۳] مقبول [۴] یعنی دارو غہ [۵] فراموشی

نخواستن باکمالِ احتیاج صحبت داشتن با اہلِ معاد (آخرت) جستجو کردنِ قابلان بااستعداد۔ بار دادن پیش خود بمردم جُہّال دادن بارباب استحقاق بقدر توفیق بیش از سوال کرم داشتن اہلِ فضل۔ مصروف نمودنِ مزاج بعدل بمیل نکردن باقوالِ غیر عقلا۔ بے خبر نبودن از احوالِ متوکلانِ بے مکائد غنیمت دانستن وجودِ یگانگان کہ بیگانہ از خلق باشند پیش داشتن نتیجے کہ مصالحِ امورِ دنیا و عقبےٰ بود۔ در ہمہ عصر ہم مردم خوب بسیار اند۔ امّا دل متفحص و توفیق پیش آوردن آنہا کو۔ ظاہرا بعد چندے بدتر ازیں خواہد شد۔ فرد۔

من ز وضع زمانہ در فکرم　　کہ مبادا ازیں بتر گردد

شما کہ داعیۂ جہانبانی دارید بجد نباید و نخواہید و بجد باید نگاہ دارید۔

رقعہ ۱۵۔ فرزند عالیجاہ از احمدآباد میر عرب درویش را دیدہ اند البتہ با نہ بودند۔ و سلام ایں شرمندۂ عقبےٰ و طالبِ دنیا را ابلاغ نمایند و خیرِ عواقب امور و سلامتِ ایمان از دل و جان مسئلت کنند۔ کہ زندگی باجل دو روزہ از حسنِ عمل عمر ایں تغافل پیشہ حاصل نگردید۔ قدرے کہ ماندہ نیز لاحاصل میرود۔ قدم حیات پیش در فکر شتابانیم۔ بحسرت گزیدہ

آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد　　در میان خانہ گم کردیم صاحبخانہ را

رقعہ ۱۶۔ فرزند عالیجاہ از آنحضرت از سعد اشرف خان پرسیدند کہ۔

---

۱؎ خواہش

اسباب خوشنودی خالق و خیریت عاقبت چیست عرض کرد که علامت سعادت
آن که حضرت آفریدگار در ذات اقدس آفریده. شخصی از راه کنایه بخان موصوف
گفت که مردم متدین و وفادار در عرصۂ روزگار کمتر اند شاید بنظر شما
در آمده باشد جواب داد که زمانه از آدم خوب هیچ گاه خالی نیست صاحب جوهر
می باید که دریابد و آنها را پیش آورده بکار خود بسازد و گوش بر حرف اہل
غرض در حق او نگذارد - اعلیٰ حضرت می فرمودند که مردم متدین را که آیند
طلب و مقصدی خوب قسمت است چه گویا خدا تعالیٰ بر تبۂ اعلا قائم
گردانیده که قسمت آشنا را به جوهر قابل رایگان سازد اگر جوهر بیگانه باشد
و از جاہل سبک جوهر بیگانه شود - جوهر ذاتی خود را بیگانه دار و مقصدی آشنا به
قرابت دوست آشنا نیست -

رقعه ۱۷ - فرزند عالیجاه! از وقتیکه اعلیٰحضرت در خلوت بر ادا شکوه ارشاد
نمودند که در حق آراسته پادشاہت هیچ خلق و بد گمان نباشند جمیع را
مشمول مراحم و الطاف دارند و بعضی غرض آمیز سخن سازان که در
حق این جماعت نشنود - که این حرف وقتے بکار خواهد آمد لیکن دل
می سوزد و جرئت با گفتن می کنیم. نفاق با مردم کار ضائع کاری است.
رقعه ۱۸ - فرزند عالیجاه! وقتے اعلیٰحضرت تا آنکه بغسل خانه تشریف
آوردند سعد الله خان و علی مردان خان موجب ملال خاطر اشرف
استفسار نمودند - آنحضرت فرمودند که چند کس از اطراف ملک و مال

اند رنجیده و شنوم -

طعمهٔ اجل شده‌اند و مردم دیگر با فرق شکوه بالفعل بنظر نمی‌آیند که زود متحمل
چنان امور خطیر توانند شد۔ باندیشهٔ اینکه مبادا انتظام ابتر شود و خاطر اشرف
قلیچ خان عرض کرد که رونق مهمات خلافت ازل بنیاد منحصر بشخص واحدی
بالفعل چندکس از نوکران خانه‌زاد غلام چنان تربیت شده‌اند که بمنصب والای
پادشاهی و مهمات جهانبانی و رتق و فتق معاملات سزاوار اند۔ چون استماع این
خبر در مزاج اشرف فرحتی پدید آمد حکم شد که آخر روز بالادست بیارند تا سیر
صورت و سیرت تماشا کرده شود۔ چه خوش باشد۔ اگر کار با سر ناظر خواه متمشی گردد
چنانچه بر حسب تجویز بحضور آمدند به تحصیل دولت ملازمت اقدس مشرف شدند
انسانی کاردانی داده۔ هر یکی بنابرات و قدردانی خدیو آفاق بمنصب
لائق از ذات و تابینان عزّ اختصاص یافت و آن حضرت خان مذکور را
نیز مشمول عواطف خاص فرموده یک هزاری ذات و دو صد سوار اضافه داده
فرمودند۔ مصرع - ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی۔
خان موصوف در جنب شکرانهٔ پذیرائی عرض خود و قضای حاجات و نقد قیمت
یک هزار مهر باهل استحقاق بخشش کرد۔

رقعه ۱۹ - فرزند عالیجاه۔ کاسیاب خان پیشکار بخشی شما نوشته است۔ بیت۔

هر که تیغ ستم کشد بیرون　　　فلکش هم بدان بریزد خون

اگرچه برای نسق انجمن کرده بود اما اگر استقبال ناروا جائز نمیشد
خوب بود۔ مجرا قصاص اگرچه از آئین عدالت است لیکن دل آزاری

---

۱ے پیرکت ۲ے با ترجمہ کھولنا یعنی انتظام کرنا ۳ے بندوبست کرنا ۴ے زوال ۵ے مطیع و فرمانبردار
۶ے انتظام

موجب ناخوشنودیِ حضرت باری ست از نجاست کہ گفتہ اند۔ ع۔
در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

# فرمان بخطِ انور در حالت نزع صادر شد

سلامٌ[1] علیکم و علیٰ من لدیکم۔ پیری رسید و ضعف قوی شد۔ قوت از اعضا
رفت یگانہ آمدم و بیگانہ می روم خبر از خود ندارم کہ کیستم؟ و چہ کارہ ام؟
نفسے کہ بے ریاضت رفت۔ افسوس آں باقی ماند۔ ملک داری و رعیت پروری
از من نیامد عمر عزیز مفت رفت۔ خداوند در خانہ دارم در روشنائی آں
بہ چشم تاریک خود نمی بینم۔ حیات پایدار نیست۔ و از نفس رفتہ نشانے پیدا ار
از استقبال توقع مغفرت و تپ مفارقت کرد و جز پوست تنہا گذاشت
فرزند کام بخش اگرچہ بہ بیجاپور رفت۔ امّا نزدیک است و آں عالیجاہ از آں
ہم نزدیک تر۔ عزیز القدر شاہ عالم از ہمہ دور تر۔ فرزند زادہ محمد عظیم
بحکم اللہ العظیم نزدیک ہندوستان رسیدہ لشکریاں ہمہ بے دست و پا و
سرگشتہ ہمچو من مضطرب کہ از خداوند خود تنہائی گزیدہ در حالت اضطراب
است و چوں سیماب بیقراری نمی شود کہ صاحب نعمتے داریم ہیچ با خود نیاوردیم
ثمرہ گناہاں ہمراہ می برم نمی دانم کہ در چہ عقوبت گرفتار خواہم شد۔ ہر چند
نظر بر الطاف و رحمت امید قویست۔ امّا نظر بر اعمال و افعال فکر نمی گذارد
چوں از خود گذشتم۔ دیگرے کجا ماند ع۔ ہر چہ باد اباد کشتی در آب انداختیم۔

---

[1] سلام برشما است و بر کسیکہ نزد شما است [2] پریشان۔

صیانت[1] بندگان اگرچه پروردگار خواهد کرد لیکن نظر بر عالم ظاہر بر فرزندان[2] هم ضرور است که خلق الله و مسلمین ناحق کشته نشوند۔ فرزند زاده بہادر دعاے آخرین بگوئید وقت رخصت ندیدم۔ اشتیاق باقی ماند۔ بیگم نیز ہمچو اگرچه ملول است لیکن مالک دلها خداست کوتاه اندیشی مستورات جز ناکامی ثمره ندارد۔ الوداع۔ الوداع۔ الوداع۔

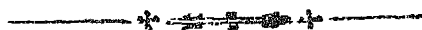
## فرمان بنام پادشاهزادهٔ سوم سلطان محمد کام بخش که در وقت آخرین صادر فرموده

فرزند جگر پیوند من! در عالم اختیار هرچند به رضاے الٰہی نصیحت کردم و زیاده از امکان وصایا نمودم چون خواست الٰہی نبود به گوش رضا نشنید حالانکه از همه بیگانه میروم برائے بے بضاعتی شما ترحم دارم۔ اما چه فائده؟ عذاب و گناه هرچه کردم ثمرهٔ آن با خود می برم۔ عجیب تماشا است که آمدم تنها۔ میروم با این قافله۔ اگرچه از خداوند روز مرا حفظت داشتم لیکن تاب نیاورده گذاشت۔ هر جا نظر می کنم۔ جز خدا نظر نمی آید۔ اندیشهٔ لشکریان و لشکر نظر بر وبال آخرت موجب ملالت خاطر شد۔ از خود خبرم نیست۔ گناه بسیار کردم نمی دانم که چه عذاب گرفتار خواهم شد۔ حراست[1] بندگان اگرچه رب العالمین خواهد کرد۔ اما به مسلمانان فرزندان هم

---

[1] نگهداشت، حفاظت، نگہبانی۔

اہم است حفظ و احتیاط بندہ بحسب ظاہر ضرور۔ عالیجاہ ہم نزدیک است آنچہ لازم بود در حق شما گفتہ ام۔ او ہم بجان و دل قبول داشتہ۔ نشود کہ مسلمانان کشتہ شوند و وبال بگردن این ناکارہ بماند۔ شما او فرزندان شما را بخدا می سپارم و خود رخصت می خواہم۔ حالت اضطراب است۔ بہادر شاہ در جائیکہ بود ہست۔ و فرزندزادۂ عظیم الشان نزدیک ہندوستان آمدہ و فرزندزادۂ بہادر در نواحی گجرات۔ زبدۃ النسا بیچارے از روزگار ندیدہ ملول ست۔ وحال بیگم بیگم داند۔ اودیپوری والدۂ شما در بیماری با من بودہ ارادۂ رفاقت دارد۔ خانہ زادان و مریدان حضور ہرچند گندم نما جو فروش اند۔ باید برفق و مدارا و بیپروائی کار گرفت۔ پا باندازہ روا دراز کشید۔ والسلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انتخاب از بوستان سعدی

## حمد باری عزّ اسمہ

بنام جهاندار جان آفرین / حکیم سخن در زبان آفرین
خداوند بخشندهٔ دستگیر / کریم خطا بخش پوزش پذیر
عزیزی که هر که از درش سر بتافت / بهر در که شد هیچ عزت نیافت
سر پادشاهان گردن فراز / بدرگاه او بر زمین نیاز
نه گردن کشان را بگیرد بفور / نه عذر آوران را براند بجور
وگر خشم گیرد بکردار زشت / چو باز آمدی ماجرا در نوشت
دو کونش یکی قطره در بحر علم / گنه بیند و پرده پوشد بحلم
اگر با پدر جنگ جوید کسی / پدر بیگمان خشم گیرد بسی
وگر خویش راضی نباشد ز خویش / چو بیگانگانش براند ز پیش
وگر بندهٔ چابک نیاید بکار / عزیزش ندارد خداوندگار
وگر بر رفیقان نباشی شفیق / بفرسنگ بگریزد از تو رفیق
وگر ترک خدمت کند لشکری / شود شاه لشکرکش از وی بری
ولیکن خداوند بالا و پست / بعصیان در رزق بر کس نبست

---

۱؎ آغاز منظم این کتاب بنام [illegible] بسبب ناقرانی [illegible]

ادیم زمین سفرهٔ عام اوست　　چه دشمن برین خوان یغما چه دوست

اگر بر جفا پیشه بشتافتی　　که از دست قهرش امان یافتی

بری ذاتش از تهمت ضد و جنس　　غنی ملکش از طاعت جن و انس

پرستار امرش همه چیز و کس　　بنی آدم و مرغ و مور و مگس

چنان پهن خوان کرم گسترد　　که سیمرغ در قاف قسمت خورد

لطیف کرم گستر کارساز　　که دارای خلق است و دانای راز

مر او را رسد کبریا و منی　　که ملکش قدیم است و ذاتش غنی

یکی را بسر بر نهد تاج بخت　　یکی را بخاک اندر آرد ز تخت

کلاه سعادت یکی بر سرش　　گلیم شقاوت یکی در برش

گلستان کند آتشی بر خلیل　　گروهی بر آتش برد ز آب نیل

گر آنست منشور احسان اوست　　ور این است توقیع فرمان اوست

پس پرده بیند عملهای بد　　هم او پرده پوشد بآلای خود

بتهدید اگر بر کشد تیغ حکم　　بمانند کروبیان صم و بکم

وگر در دهد یک صلای کرم　　عزازیل گوید نصیبی برم

بدرگاه لطف و بزرگیش بر　　بزرگان نهاده بزرگی ز سر

فروماندگان را برحمت قریب　　تضرع کنان را بدعوت مجیب

بر احوال نابوده علمش بصیر　　باسرار ناگفته لطفش خبیر

بقدرت نگهدار بالا و شیب　　خداوند دیوان روز حسیب

---

له دستر خوان سله تاراج - لوٹ سله فراخ - کشاده سکه [illegible] سینه [illegible] جسم [illegible]
نشیب مراد [illegible] ۱۲

نه مستغنی از طاعتش پشت کس
نه بر حرف او جائے انگشت کس

بر او علم یک ذرّہ پوشیدہ نیست
کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست

مہیا کنِ روزیِ مار و مور
و گرچند بیدست و پایند و زور

بامرش وجود از عدم نقش بست
کہ داند جز او کردن از نیست ہست

دگر رہ بکتم عدم در برد
وز آں جا بصحرائے محشر برد

جہاں متفق بر الٰہیتش
فرو ماندہ در کنہ ماہیتش

بشر ماورائے جلالش نیافت
بصر منتہائے جمالش نیافت

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم
نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

چہ شبہا نشستم دریں سیر گم
کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

محیط است علم ملک بر بسیط
قیاس تو بر وے نگردد محیط

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد
نہ فکرت بغور صفاتش رسد

تواں در بلاغت بسحباں رسید
نہ در کنہ بیچون سبحاں رسید

کہ خاصاں دریں رہ فرس راندہ اند
بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

و گر سالکے محرم راز گشت
ببندند بر وے در بازگشت

---

له عاجز ٹله گرداب ٹله حضور ٹله اٹھ کھڑا ہو ٹله مراد انسانی وجود [illegible] ٹله انفس اور ارواح ملائکہ وغیرہ ٹله ادراک ٹله ایک شخص کا نام جو فصاحت اور بلاغت میں مشہور تھا ٹله اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں تیرے اوصاف شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے [illegible] تو نے اپنی تعریف آپ کی ہے ۱۲۰

کسے را دریں بزم ساغر دہند — کہ داروے بیہوشیش در دہند
یکے باز را دیدہ بر دوختہ است — یکے دیدہ ہا باز و پر سوختہ است
کسے رہ سوے گنج قارون نبرد — وگر برد رہ باز بیرون نبرد
بترسم دریں موج دریاے خون — کزو کس نبردہ است کشتی برون
اگر طالبی کیں زمیں طے کنی — نخست اسپ باز آمدن پے کنی
تامل در آئینۂ دل کنی — صفائی بتدریج حاصل کنی
مگر بوئے از عشق مستت کند — طلبگار عہد الستت[۱] کند
بپاے طلب رہ بدینجا بری — وزینجا ببال[۲] محبت پری
بدرد یقین پردہاے خیال — نماند سراپردہ الا جلال
دگر مرکب عقل را پویہ نیست — عنانش بگیرد تحیر کہ بیست
دریں بحر جز مرد داعی[۳] نرفت — گم آں شد کہ دنبال راعی نرفت
کسانے کزیں راہ برگشتہ اند — برفتند بسیار و سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہ صفا — تواں رفت جز بر پے مصطفیٰ

# باب اول در عدل و راے و تدبیر جہانداری

نگنجد کرمہاے حق در قیاس — چہ خدمت گذارد زبان سپاس

---

۱ اشارہ ہے عہد الست یعنی روز میثاق کا یعنی جب اللہ تعالیٰ نے کل ارواح کو پیدا کیا تو سب کی جانب خطاب کر کے فرمایا "کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں"۔ سب نے جواب دیا "ہاں بیشک تو ہے"۔ ۲ بازو ۳ داعی راعی سے مراد حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۱۲

خدایا تو ایں شاهِ درویش دوست — کہ آسایشِ خلق در ظلِ اوست
بسے بر سرِ خلق پاینده دار — بتوفیقِ طاعت دلش زنده دار
برومند دار از درختِ امید — سرش سبز و رویش برحمت سپید
براهِ تکلف مرو سعدیا — اگر صدق داری بیار و بیا
تو منزل شناسی و شه راه رو — تو حق گوے و خسرو حقائق شنو
چه حاجت کہ نہ کرسیِ آسماں — نهی زیرِ پائے قزل ارسلاں
مگو پائے عزت بر افلاک نہ — بگو روے اخلاص بر خاک نہ
بطاعت بنہ چهره بر آستاں — کہ ایں ست سرِ جادهٔ راستاں
اگر بندهٔ سر بریں در بنہ — کلاهِ خداوندی از سر بنہ
چو طاعت کنی لبسِ شاهی مپوش — چو درویشِ مخلص برآور خروش
کہ پروردگارا توانگر توئی — توانا و درویش پرور توئی
نہ کشور خدایم نہ فرماں دهم — یکے از گدایانِ ایں درگهم
چه برخیزد از دست و کردارِ من — اگر دستِ لطفت شود یارِ من
تو بر خیر و نیکی دهم دسترس — وگرنہ چه خیر آید از من بکس
دعا کن بشب چوں گدایاں بسوز — اگر می کنی پادشاهی بروز
کمر بستہ گردن کشاں بردرت — تو بر آستانِ عبادت سرت
زهے بندگاں را خداوندگار — خداوند را بندهٔ حق گذار

## (۲) حکایت

یکے دیدم از عرصهٔ رودبار — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

چناں ہول زاں حال برمن نشست | کہ ترسیدم از پائے رفتن ببست
تبسم کناں دست برلب گرفت | کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ | کہ گردن نپیچد ز حکم تو ہیچ
چو خسرو بفرمانِ داور بود | خدایش نگہبان و یاور بود
محالست چوں دوست دارد ترا | کہ در دست دشمن گذارد ترا
رہ اینست رو از طریقت متاب | بنہ گام و کامیکہ خواہی بیاب
نصیحت کسے سودمند آیدش | کہ گفتار سعدی پسند آیدش

## (۳) پند دادن کسریٰ ہرمز را

شنیدم کہ در وقت نزعِ روان[1] | بہرمز چنیں گفت نوشیرواں[2]
کہ خاطر نگہدار درویش باش | نہ در بند آسائش خویش باش
نیاساید اندر دیار تو کس | چو آسایش خویش خواہی و بس
نیاید بہ نزدیک دانا پسند | شبان خفتہ و گرگ در گوسفند
برو پاس درویش محتاج دار | کہ شاہ از رعیت بود تاجدار
رعیت چو بیخند و سلطاں درخت | درخت اے پسر باشد از بیخ سخت
مکن تا توانی دل خلق ریش | وگر میکنی میکنی بیخ خویش
اگر جادۂ[3] بایدت مستقیم | رہ پارسایاں امیدست و بیم

۱ رواں بفتح اول۔ جان ۲ نوشیں رواں فارس کے مشہور عادل بادشاہ کا نام نوشیرواں
میٹھی جان والا۔ نوشیرواں کے عدل اور خوش خوئی کی وجہ سے یہ لقب ہوا ۱۲ ۳ جادہ راہ

گزندِ کسانش نیاید پسند　　که ترسد که در مُلکش آید گزند
وگر در سرشت[1] وی این خوی نیست　　در آں کشور آسودگی بوئے نیست
اگر پائے بندی رضا پیش گیر　　وگر یکسوارہ سرِ خویش گیر
فراخی در آں مرز و کشور مخواہ　　کہ دل تنگ بینی رعیت ز شاہ
ز مستکبران[2] دلاور بترس　　ازاں کو نترسد ز داور بترس
دگر کشور آباد بیند بخواب　　کہ دارد دل اہل کشور خراب
خرابی و بدنامی آید ز جور　　بزرگاں رسند ایں سخن را بغور
رعیت نشاید بہ بیداد کشت　　کہ مر سلطنت را پناہند و پشت
مراعات دہقاں کن از بہر خویش　　کہ مزدور خوشدل کند کار بیش
مروت نباشد بدی با کسے　　کزو نیکوئی دیدہ باشی بسے

## (۴۳) پند دادن خسرو شیرویہ را

شنیدم کہ خسرو[3] بشیرویہ گفت　　دراں دم کہ چشمش ز دیدن بخفت
براں باش تا ہر چہ نیت کنی　　نظر در صلاح رعیت کنی
مپیچ اے پسر گردن از عقل و رائے　　کہ مردم ز دستت نپیچند پائے
گریزد رعیت ز بیدادگر　　کند نام زشتش بگیتی سمر[4]
بسے بر نیاید کہ بنیاد خود　　بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد

---

۱ عادت ۱۲ ۲ غرور کرنے والے ۳ خسرو پرویز کے بیٹے کا نام اصل میں شیرویہ تھا یعنی شخص جسکا چہرہ شیر کے مانند ہو ۴ افسانہ مراد مشہور کرنا ۱۲

خرابی کند شیر و شمشیر زن / نه چندان که دود دل طفل و زن
چراغی که بیوه زنی برفروخت / بسی دیده باشی که شهری بسوخت
از آن بهره ورتر در آفاق کیست / که در ملک رانی به انصاف زیست

چو نوبت رسد زین جهان غربتش / ترحم فرستند بر تربتش
بد و نیک مردم چو می بگذرند / همان به که نامت به نیکی برند
خدا ترس را بر رعیت گمار / که معمار ملک است پرهیزگار
بد اندیش تست آن و خونخوار خلق / که نفع تو جوید در آزار خلق
ریاست به دست کسانی خطاست / که از دستشان دستها بر خداست

نکوکار پرور نبیند بدی / چو بد پروری خصم جان خودی
مکافات دشمن به بالش مکن / سر بیخش برآورده باید ز بن
مکن صبر بر عامل ظلم دوست / که از فربهی بایدش کند پوست
سر گرگ باید هم اول برید / نه چون گوسفندان مردم درید

## حکایت (۵)

گفت بازارگان اسیر / گرفتند و زد دال بتیر
چه مردانگی آید از رهزنان / چه مردان لشکر چه خیل زنان
شهنشه که بازارگان را بخست / در خیر بر شهر و لشکر ببست
کی آنجا دگر هوشمندان روند / چو آوازهٔ رسم بد بشنوند
نکو بایدت نام و نیکی قبول / نکو دار بازارگان و رسول

---

۵ حکومت سله دست بر خدا بردن - خدا کے سامنے دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا

بزرگان مسافر بجان پرورند ‏ که نام نکوئے بہ عالم برند
تبہ گردد آں مملکت عنقریب ‏ کز و خاطر آزردہ آید غریب
غریب آشنا باش و سیاح دوست ‏ کہ سیاح جلاب[۱] نام نکوست
نکو دار ضیف[۲] و مسافر عزیز ‏ وز آسیب شاں بر حذر باش نیز
ز بیگانہ پرہیز کردن نکوست ‏ کہ دشمن تواں بود در زی[۳] دوست
قدیمان خود را بیفزاے قدر ‏ کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
چو خدمت گزاریت گردد کہن ‏ حق سالیانش فرامش مکن
گر او را ہرم[۴] دست خدمت ببست ‏ ترا بر کرم ہمچناں دست ہست

## حکایت ۶

شنیدم کہ شاپور[۵] دم درکشید ‏ چو خسرو بہ رسمش قلم درکشید
چو شد حالش از بینوائی[۶] تباہ ‏ نبشت ایں حکایت بنزدیک شاہ
کہ اے شاہ آفاق گستر بعدل ‏ اگر من نماندم تو مانی بفضل
چو بذل تو کردم جوانی خویش ‏ بہنگام پیری مرانم ز پیش
غریبے[۷] کہ پر فتنہ باشد سرش ‏ میازار و بیروں کن از کشورش
تو گر خشم بروے نرانی رواست ‏ کہ خود خوے بد دشمنش در قفاست
وگر پارسی باشد از زاد بوم ‏ بصنعاش[۸] مفرست و سقلاب و روم
ہم آنجا امانش مدہ تا بچاشت ‏ نشاید بلا بر دگر کس گماشت

۱؎ کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے والا، مراد مشہور کرنے والا ۲؎ مہمان ۳؎ زی - پوشاک - ہیئت ۴؎ پیری - بڑھاپا ۵؎ خسرو پرویز کے غلام کا نام ۶؎ بے سروسامانی ۷؎ مسافر ۸؎ صنعا - ملک یمن میں ایک شہر اور سقلاب ایشیائی روم کا شمالی حصہ ۱۲

که گوید برانگشته باد آن زمین ... کزو مردم آیند بیرون چنین
عمل گر دهی مرد منعم شناس ... که مفلس ندارد ز سلطان هراس
چو مفلس فرو برد گردن بدوش ... ازو بر نیاید دگر جز خروش
چو مشرف دو دست از امانت بداشت ... بباید برو ناظرے برگماشت
ور او نیز در ساخت با خاطرش ... ز مشرف عمل برکن و ناظرش
خدا ترس باید امانت گزار ... امین کز تو ترسد امینش مدار
بیفشان و بشمار و با فکر نشین ... که از صد یکے را نبینی امین
دو همجنس دیرینه را هم قلم ... نباید فرستاد یک جا بهم
چه دانی که همدست گردند و یار ... یکے دزد باشد یکے پرده دار
چو دزدان ز هم باک دارند و بیم ... رود در میان کاروانے سلیم
یکے را که معزول کردی ز جاه ... چو چندے برآید ببخشش گناه
بر آوردن کام امیدوار ... به از قید بندی شکستن هزار
نویسنده را گر ستون عمل ... بیفتد نبرد طناب امل
بفرمان بران بر شه دادگر ... پدروار خشم آورد بر پسر
گهش می زند تا شود دردناک ... گهے میکند آبش از دیده پاک
چو نرمی کنی خصم گردد دلیر ... وگر خشم گیری شوند از تو سیر
درشتی و نرمی بهم در به است ... چو رگ زن که جراح و مرهم نه است
جوانمرد و خوش خلق و بخشنده باش ... چو حق بر تو باشد تو بر خلق پاش

---

۱ داروغہ ۲ ہم پیشہ ۳ ڈوری، رسی ۴ فصد کھولنے والا ۱۲

چو یاد آیدت عہد شاہان پیش　　ہمین نقش برخوان پس از عہد خویش
نیامد کس اندر جہان کو بماند　　مگر آن کزو نام نیکو بماند
نمرد آنکہ ماند پس از وی بجای　　پل و خانی و خان و مہمانسرای
ہر آن کو نماند از پسش یادگار　　درخت وجودش نیاورد بار
وگر رفت و آثار خیرش نماند　　نشاید پس مرگش الحمد خواند
چو خواہی کہ نامت بود جاودان　　مکن نام نیک بزرگان نہان
ہمین کام و ناز و طرب داشتند　　بآخر برفتند و بگذاشتند
یکی نام نیکو ببرد از جہان　　یکی رسم بد ماند ازو جاودان
بسمع رضا مشنو ایذای کس　　وگر گفتہ آید بغورش برس
گنہکار را عذر نسیان بنہ　　چو زنہار خواہند زنہار دہ
گر آید گنہکاری اندر پناہ　　نہ شرط است کشتن باول گناہ
چو باری بگفتند و نشنید پند　　دگر گوشمالش بزندان و بند
وگر پند و بندش نیاید بکار　　درختی خبیثست بیخش برآر
چو خشم آیدت بر گناہ کسی　　تأمل کنش در عقوبت بسی
کہ سہلست لعل بدخشان شکست　　شکستہ نشاید دگر بارہ بست

## (۷) حکایت در تدبیر پادشاہان و تاخیر کردن در سیاست

ز دریای عمان برآمد کسی　　سفر کردہ ہامون و دریا بسی

---

۱ تالاب ۔ ۲ فاتحہ ۔ ۳ خوشی و نشاط ۔ ۴ ہمیشہ یعنی ہوشیار ۔ ۵ لازم ۔ ۶ سزا ۔
۷ ایک قصبہ ہے دریائے شور سمندر کے کنارے کہ اس کو عمان کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں
کہ عمان ایک دریا ہے جس میں موتی ہوتے ہیں ۔ ۸ بیابان ۔ میدان ۱۲

عرب دیده و ترک و تاجیک و روم ز هر جنس در نفس پاکش علوم
جهان گشته و دانش اندوخته سفر کرده و صحبت آموخته
بهیکل قوی چون تناور درخت ولیکن فرومانده بی برگ سخت
دو صد رقعه بالای هم دوخته ز حراق او در میان سوخته
بشهری در آمد ز دریا کنار بزرگی دران ناحیت شهریار
که طبعی نکونامی اندیش داشت سر عجز بر پای درویش داشت
بشستند خدمتگزاران شاه سر و تن بحمامش از گرد راه
چو بر آستان ملک سر نهاد نیایش کنان دست بر بر نهاد
نرفتم درین مملکت منزلی کز آسیب آزرده دیدم دلی
ندیدم کسی سرگران از شراب مگر هم خرابات دیدم خراب
ملک را همین ملک پیرایه بس که راضی نگردد بآزار کس
سخن گفت و دامان گوهر فشاند بنطقی که شه آستین بر فشاند
پسند آمدش حسن گفتار مرد بنزد خودش خواند و اکرام کرد
زرش داد و گوهر بشکر قدوم بپرسیدش از گوهر و زاد و بوم
بگفت آنچه پرسیدش از سرگذشت بقربت ز دیگر کسان در گذشت
ملک با دل خویشتن رای زد که دستور بر ملک این چنین سزد
ولیکن بتدریج تا انجمن بسستی نخندند بر رای من

---

۱ صورت ۲ پیوند ۳ گرمی ۴ حرارت ۵ جانب ۶ تعریف اور دعا جو تضرع اور زاری کے ساتھ کی جائے ۷ آنیکے شکریہ میں ۸ وزیر ۹ ہنسی ۱۰ آہستہ آہستہ ۱۲

بعقلش بباید نخست آزمود[1]　　بقدر ہنر پایگاہش فزود
برد بر دل از جور غم بارہا　　کہ نا آزمودہ کند کارہا
چو قاضی بفکرت نویسد سجل[2]　　نگردد ز دستار بندان[3] خجل
نظر کن چو سوفار داری بشست　　نہ آنگہ کہ پرتاب کردی ز دست
چو یوسف کسے در صلاح و تمیز　　بیک سال باید کہ گردد عزیز
بایام تا برنیاید بسے　　نشاید رسیدن بغور کسے
ز ہر نوعے اخلاق او کشف کرد[4]　　خردمند و پاکیزہ دیں بود مرد
نکو سیرتش دید و روشن قیاس　　سخن سنج[5] و مقدار مردم شناس
برائے بزرگاں بہش دید بیش　　نشاندش زبردست دستور خویش
چناں حکمت و معرفت کار بست　　کہ در امر و نہیش درونی نخست
در آورد ملکے بزیر قلم　　کہ زو بر دلے کس نیامد الم
زبان ہمہ حرف گیران ببست　　کہ حرفے بدش بر نیامد ز دست
حسودے کہ یک جو خیانت ندید　　بکارش نیامد چو گندم طپیدن
ز روشن دلش ملک پرتو گرفت　　وزیر کہن را غم نو گرفت
ندید آں خردمند را رخنہ[7]　　کہ در وے تواند زدن طعنہ
امین و بد اندیش طشت و مور　　نشاید درو رخنہ کردن بزور

---

[1] مرتبہ [2] حکمنامہ [3] علماء فضلاء۔ دستور ہے کہ جب ایک شخص تحصیل علم سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے سر پر پگڑی باندھی جاتی ہے [4] یعنی دریافت اور معلوم کیا [5] سمجھنے والا سخن فہم [6] ؟ [7] عیب نیست

## مثل

نکونام را جاه و تشریف و مال ۔ بیفزود و بدگوی را گوشمال
بتدبیر دستور دانشورش ۔ به نیکی به شد نام در کشورش
بعدل و کرم سالها ملک راند ۔ برفت و نکونامی از وی بماند
چنین پادشاهان که دین پرورند ۔ بیازوی دین گوی دولت برند
از آنان نبینم درین عهد کس ۔ وگر هست بوبکر سعدست و بس
شنید او خردمند فرخ نهاد ۔ که شاخ امیدش برومند باد
بهشتی درختی تو ای پادشاه ۔ که افگنده سایه یک ساله راه
طمع بود در بخت نیک اخترم ۔ که بال همای افگند بر سرم
خرد گفت دولت نبخشد همای ۔ گر اقبال خواهی درین سایه آی
خدایا برحمت نظر کرده ۔ که این سایه بر خلق گسترده
دعاگوی این دولتم بنده وار ۔ خدایا تو این سایه پاینده دار
صواب است پیش از کشش بند کرد ۔ که نتوان سر کشته پیوند کرد
خداوند فرمان و رای و شکوه ۔ زغوغای مردم نگردد ستوه
سر پر غرور از تحمل تهی ۔ حرامش بود تاج شاهنشهی
نگویم چو جنگ آوری پای دار ۔ چو خشم آیدت عقل بر جای دار
تحمل کند هر که را عقل هست ۔ نه عقلی که خشمش کند زیردست

---

۱ خلعت ۲ بدخواه ۳ کیند ۴ بادشاه ۵ مبارک ذات ۶ قتل ۷ دیدبه ۸ عاجز ۹ ثابت قدم ۱۲

چو لشکر برون تاخت خشم[1] از کمین
نه انصاف ماند نه تقوی نه دین

ندیدم چنین دیو زیر فلک
کزو می‌گریزند چندین ملک

## (۸) گفتار

نه بر حکم شرع[2] آب خوردن خطاست
وگر خون بفتوی[3] بریزی رواست

اگر شرع فتوی دهد بر هلاک
الا تا نداری ز کشتنش باک

وگر دانی اندر تبارش کسان
بر ایشان ببخشای و راحت رسان

گنه[4] بود مرد ستمکاره را
چه تاوان زن و طفل بیچاره را

تنت زورمند است و لشکر گران
ولیکن در اقلیم دشمن مران

که وی بر حصاری[5] گریزد بلند
رسد کشوری بی‌گنه را گزند

نظر کن در احوال زندانیان
که ممکن بود بی‌گنه در میان

چو بازارگان[6] در دیارت بمرد
بمالش خساست[7] بود دست برد

کزان پس که بر وی بگریند زار
بهم باز گویند خویش و تبار[8]

که مسکین در اقلیم غربت بمرد
متاعی[9] کزو ماند ظالم ببرد

بیندیش ازان طفلک بی‌پدر
وز آه دل دردمندش حذر[10]

بسا نام نیکوی پنجاه سال
که یک نام زشتش کند پایمال

---

۱ یعنی غصہ ۲ اندر دستے شرع ۳ یعنی قتل ۴ جرم و گناہ
۵ قلعہ ۶ غریب الوطن ۷ کنجوسی ۸ خاندان والے ۹ سامان
اسباب ۱۰ پرہیز

پسندیده کاران جاوید نام — تطاول عہ نکردند بر مال عام
بر آفاق گر سر بسر پادشاست — چو مال از توانگر ستاند گداست
بمرد از تهی دستی آزاد مرد — ز پہلوے مسکیں شکم پُر نہ کرد

## (۹) در معنی شفقت بر رعیت

شنیدم که فرماں دہے دادگر — قبا داشتے ہر دو رو آستر
یکے گفتش اے خسرو نیک روز — قبائے ز دیبائے چینی بدوز
بگفت ایں قدر ستر و آسایش ست — و زیں بگذری زیب و آرایش ست
نہ از بہر آں می ستانم خراج — کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج
چو ہمچوں زناں حلہ در تن کنم — بمردی کجا دفع دشمن کنم
مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست — ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست
خزائن پر از بہر لشکر بود — نہ از بہر آئین و زیور بود
سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ — ندارد حدود ولایت نگاہ
چو دشمن خر روستائے برد — ملک باج و دہ یک چرا میخورد
مخالف خرش برد و سلطان خراج — چہ اقبال ماند درآں تخت و تاج
مروت نباشد بر افتادہ زور — برد مرغ دوں دانہ از پیش مور

---

عہ دست درازی
۱ عمدہ لباس ۲ خواہش نفس ۳ دسواں حصہ جو زمینداروں سے بطور خراج لیا جاتا ہے ۴ محصول ۵ کمینہ ۱۲

رعیت درخت است اگر پروری — بکام دل دوستان برخوری
بہ بے رحمی از بیخ و بارش مکن — کہ ناداں کند حیف بر خویشتن
کساں برخورند از جوانی و بخت — کہ بر زیردستاں نگیرند سخت
اگر زیردستے در آید ز پائے — حذر کن ز نالیدنش بر خدائے
چو شاید گرفتن بہ نرمی دیار — بہ پیکان خوں از مسامے میار
بمردی کہ ملک سراسر زمیں — نیرزد کہ خونے چکد بر زمیں

## حکایت (۱۰)

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بسر چشمہ بر بہ سنگے نوشت
بریں چشمہ چوں ما بسے دم زدند — برفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم با خود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس — مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس
عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خون او کشتہ در گردنت

## حکایت (۱۱)

شنیدم کہ دارائے فرخ تبار — ز لشکر جدا ماند روز شکار

---

۱ ملک ۲ بال کی جڑ ۳ بائے قسمیہ یعنی جواں مردی کی قسم ۴ مبارک خصلت ۵ چشم برہم زدن۔ آنکھ بند کرنا یعنی مرجانا ۶ دسترس قابو۔ قبضہ۔ اختیار ۷ تبار گھرانا۔ نسل۔

دوان آمدش گله بانے به پیش     شهنشه برآورد تغلق[1] ز کیش

بصحرا درا ز دشمنان دار باک     که در خانه باشد گل از خار پاک

برآورد چوپان بدل خروش     که دشمن نیَم در هلاکم مکوش

من آنم که اسپان شه پرورم     بخدمت دریں مرغزار[2] اندرم

ملک را دلِ رفته آمد بجائے     بخندید و گفت اے نکوهیده رائے

ترا یاوری کرد فرخ سروش     وگرنه زه آورده بودم بگوش

نگهبان مرعی[3] بخندید و گفت     نصیحت ز یاران نشاید نهفت

نه تدبیر محمود و رائے نکوست     که دشمن نه داند شهنشه ز دوست

چنانست در مهتری[4] شرط زیست     که هر کهترے[5] را بدانی که کیست

مرا بارها در حضر دیده     ز خیل و چراگاه پرسیده

کنونت بمهر آمدم پیش باز     نمی دانیم از بد اندیش باز

توانم من اے نامور شهریار     که اسپے برون آرم از صد هزار

مرا گله بانی بعقل ست و رائے     تو هم گلهٔ خویش داری بپائے

دران دارِ ملک از خلل غم بود     که تدبیر شاه از شبان کم بود

---

[1] ترکی لفظ بمعنے تیر ۱۲ [2] چراگاہ

[3] چراگاہ

[4] سرداری

[5] ادنے شخص

## (۱۲) گفتار

تو کے بشنوی نالۂ دادخواہ ... بکیواں[1] برت کلۂ[2] خوابگاہ
چناں خسپ کاید فغانت بگوش ... اگر دادخواہے برآرد خروش
کہ نالد ز ظالم کہ در دور تست ... کہ ہر جور کو می کند جور تست
نہ سگ دامن کاروانے درید ... کہ دہقان ناداں کہ سگ پرورید
دلیر آمدی سعدیا در سخن ... چو تیغے بدست است فتحے بکن
بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ ... نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ[3] دہ
زباں بند و دفتر ز حکمت بشوئے ... طمع بگسل و ہرچہ دانی بگوئے

## (۱۳) حکایت

خبر یافت گردن کشے در عراق ... کہ میگفت مسکینے از زیر طاق[4]
تو ہم بر درے ہستی امیدوار ... پس امید بر در نشیناں برآر
دل دردمنداں برآور ز بند ... کہ ہرگز نباشد دلت دردمند
پریشانیٔ خاطر دادخواہ ... براندازد از مملکت بادشاہ
تو خفتہ خنک در حرم نیم روز ... غریب از بروں گو بگرما بسوز

---

[1] کیواں - زحل ستارہ جو ساتویں آسمان پر ہے مجازاً ساتویں آسمان کو بھی کہتے ہیں مراد بلندی [2] چپرکھٹ - مسہری
[3] فریب دینے والا [4] شاہی محل

ستانندۂ داد آں کس خداست | کہ نتواند از پادشہ داد خواست

## (۱۴) حکایت

یکے از بزرگان اہل تمیز | حکایت کند ز ابن عبد العزیز[1]
کہ بودش نگینے بر انگشتری | فرو ماندہ در قیمتش جوہری
بشب گفتی آں جرم[2] گیتی فروز | درے بود در روشنائی چو روز
قضا را در آمد یکے خشک سال | کہ شد بدر سیمائے[3] مردم ہلال
چو در مردم آرام و قوت ندید | خود آسودہ بودن مروت ندید
چو بیند کسے زہر در کام خلق | کیش بگذرد آب نوشیں[4] بحلق
بفرمود بفروختندش بسیم | کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم
بیک ہفتہ نقدش بتاراج[5] داد | بدرویش و مسکین و محتاج داد
بریدند بروے ملامت کناں | کہ دیگر بدستت نیاید چناں
شنیدم کہ می گفت و باراں دمع[6] | بعارض فرو میدویدش چو شمع
کہ زشت است پیرایہ بر شہریار | دل شہرے از ناتوانی فگار
مرا شاید انگشتری بے نگیں | نشاید دل خلقے اندوہگیں

---

۱؎ یعنی عمر بن عبد العزیز از خلفائے بنو امیہ ۲؎ جسم مراد از نگینہ ۳؎ پیشانی
۴؎ مراد میٹھا شیریں ۵؎ لٹا دیا
۶؎ آنسو

خنک آنکه آسایش مرد و زن / گزینند بر آسایش خویشتن
نکردند رغبت هنرپروران / بشادی خویش از غم دیگران
اگر خوش بخسپد ملک بر سریر / نه پندارم آسوده خسپد فقیر
وگر زنده دارد شب دیریاز [۱] / بخسپند مردم بآرام و ناز
بحمد الله این سیرت و راه راست / اتابک ابوبکر بن سعد راست

## حکایت (۱۵)

در اخبار شاهان پیشینه [۲] هست / که چون تکله بر تخت زنگی نشست
بدورانش از کس نیازرد کس / سبق برد اگر خود همین بود و بس
چنین گفت یکره بصاحبدلی / که عمرم بسر رفت بی حاصلی
چو می بگذرد ملک و جاه و سریر / نبرد از جهان دولت الا فقیر
بخواهم به کنج عبادت نشست / که دریابم این پنج روزی [۳] که هست
چو بشنید دانای روشن نفس / بتندی برآشفت کی تکله بس
طریقت بجز خدمت خلق نیست / به تسبیح و سجاده و دلق نیست
تو بر تخت سلطانی خویش باش / باخلاق پاکیزه درویش باش
بصدق و ارادت میان بسته دار / ز طامات [۴] و دعوی زبان بسته دار
قدم باید اندر طریقت نه دم [۵] / که اصلی ندارد دم بی قدم

---

۱؎ کنایہ از شب دراز ۲؎ سابق ۳؎ قلیل عرصہ ۴؎ طامات۔ طامہ کی جمع فارسی والے بتخفیف استعمال کرتے ہیں۔ لاف وگزاف شیخی ۵؎ دعویٰ۔

بزرگان که نقد صفا داشتند　　چنین خرقه زیر قبا داشتند

## (۱۶) حکایت

شنیدم که بگریست سلطان روم　　بر نیک مردی ز اهل علوم
که پایابم از دست دشمن نماند　　جز این قلعه و شهر با من نماند
بسی جهد کردم که فرزند من　　پس از من بود سرور انجمن
کنون دشمن بدگهر دست یافت　　سر دست مردی و جهدم بتافت
چه تدبیر سازم چه چاره کنم　　که از غم بفرسود جان و تنم
برآشفت دانا که این گریه چیست　　برین عقل و همت بباید گریست
ولایت چه باشد غم خویش خور　　که از عمر بهتر شد و بیشتر
ترا این قدر تا بمانی بس است　　چو رفتی جهان جای دیگر کس است
اگر هوشمندست وگر بی خرد　　غم او مخور کو غم خود خورد
مشقت نیرزد جهان داشتن　　گرفتن به شمشیر و بگذاشتن
تو تدبیر خود کن که آن پرخرد　　که بعد از تو باشد غم خود خورد
بدین پنج روزه اقامت مناز　　باندیشه تدبیر رفتن[1] بساز
کرا دانی از خسروان عجم　　که کردند بر زیردستان ستم
که در تخت و ملکش نیامد زوال　　نماند بجز ملک ایزد تعالی[2]

---

[1] مراد به سفر آخرت　[2] برتر

کرا جاوداں ماند امید نیست — کہ گیتی ہمیں جائے جاوید نیست
کرا سیم و زر ماند و گنج و مال — پس از وے بچندے شود پائمال
وزاں کس کہ خیرے بماند رواں — دمادم رسد رحمتش بر رواں
بزرگے کزو نام نیکو بماند — تواں گفت با اہل دل کو بماند
الا تا درخت کرم پروری — کہ بیشک بر کامرانی خوری
کرم کن کہ فردا کہ دیواں نہند[1] — منازل بمقدار احساں دہند
یکے را کہ سعی قدم بیشتر — بدرگاہ حق منزلت بیشتر
یکے باز پس خائن[2] و شرمسار — بپوشد ہمیں مرد ناکردہ کار
بہل[3] تا بدنداں برد پشت دست — تنورے چنیں گرم و ناں در نہ بست
بدانی گہ غلہ برداشتن — کہ سستی بود تخم ناکاشتن

## حکایت (۱۷)

خدا دوست نامے در اقصائے شام — گرفت از جہاں کنج غارے مقام
بصبرش دراں کنج تاریک جائے — بگنج قناعت فرو رفتہ پائے
بزرگاں نہادند سر بر درش — کہ در می نیامد بدرہا سرش
تمنا کند عارف پاکباز — بدریوزہ از خویشتن ترک آز[4]

[1] مراد قیامت [2] بددیانتی کرنے والا ۱۲
[3] امراز ہلیدن بمعنی چھوڑ [4] حرص

چو هر ساعتش نفس گوید بده — بخواری بگرداندش ده بده

در آن مرز[1] کین پیر هشیار بود — یکی مرزبان ستمگار بود

که هر ناتوان را که دریافتی — بسرپنجگی[2] پنجه برتافتی

جهانسوز بی رحمت و خیره کش[3] — ز تلخیش روی جهانی ترش

گروهی برفتند ازان ظلم و عار — ببردند نام بدش در دیار

گروهی بماندند مسکین و ریش — پس چرخه[4] نفرین گرفتند پیش

ید ظلم جائیکه گردد دراز — نه بینی لب مردم از خنده باز

بدیدار شیخ آمدی گاه گاه — خدادوست در وی نکردی نگاه

ملک نوبتی گفتش ای نیکبخت — بنفرت ز ما در مکش روی سخت

مرا با تو دانی سر دوستیست — ترا دشمنی با من از بهر چیست

گرفتم که سالار کشور نیم — بعزت ز درویش کمتر نیم

نگویم فضیلت نهم بر کسی — چنان باش با من که با هر کسی

شنید این سخن عابد هوشیار — برآشفت و گفت ای ملک هوشدار

وجودت پریشانی خلق ازدست — ندارم پریشانی خلق دوست

تو با دوستداران من دشمنی — نه پندارمت دوستدار منی

گر افتد همی دوستی با منت — نگر آنکه دارد خدا دشمنت

خدادوست را گر بدرند پوست — نخواهد شدن دشمن دوست دوست

---

۱؎ زمین ۲؎ زبردستی ۳؎ بیباک ظالم ۴؎ حلقۂ دو دائرۂ مردم ۱۲

عجب دارم از خواب آں سنگدل | کہ شہرے بخسپند ازو تنگدل
الا گر خرد داری و عقل و ہوش | بفضل و ترحم میاں بند و کوش



## گفتار (۱۸)

مہا[1] زورمندی مکن بر کہاں[2] | کہ بر یک نمط[3] می نماند جہاں
سر پنجۂ ناتواں بر مپیچ | کہ گر دست یابد برآید بہیچ
مبر گفتمت پائے مردم زجائے | کہ عاجز شوی گر درآئی ز پائے
دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج | خزینہ تہی بہ کہ مردم بہ رنج
میندار در پائے کار کسے | کہ افتد کہ در پایش افتی بسے
تحمل کن اے ناتواں از قوی | کہ روزے توانا تر از وے شوی
بہمت برآر از ستیزندہ شور[4] | کہ بازوے ہمت بہ از دست زور
لب خشک مظلوم را گو بخند | کہ دنداں ظالم بخواہند کند
ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت | چہ داند شب پاسباں چوں گذشت
خورد کارواں غم بار خویش | نسوزد دلش بر خر پشت ریش
گرفتم کز افتادگاں نیستی | چو افتادہ بینی چرا بایستی
بریں ت بگویم یکے سرگذشت | کہ سستی بود زیں سخن درگذشت



---

[1] مہا خطاب ہے بوڑھے یا عام الفاظ [2] بمعنی تیر [3] طرز و بہتر ہے کہ ادنیٰ چیوہا سے حالت [4] شور برآوردن ہلاک کرنا کنایہ ہے عاجز کر دینے سے شہ زخمی ۱۲

## (۱۹) حکایت

چناں قحط سالی شد اندر دمشق — کہ یاراں فراموش کردند عشق[۱]
چناں آسماں بر زمیں شد بخیل — کہ لب تر نہ کردند زرع[۲] و نخیل
بخوشید سرچشمہاے قدیم — نماند آب جز آبِ چشمِ یتیم
نبودے بجز آہ بیوہ زنے — اگر برشدے دودے از روزنے
چو درویش بے برگ دیدم درخت — قوی بازواں سست و درماندہ سخت
نہ در کوہ سبزی نہ در باغ شخ[۳] — ملخ بوستاں خوردہ و مردم ملخ
دراں حال پیش آمدم دوستے — ازو ماندہ بر استخواں پوستے
شگفت آمدم کہ قوی حال بود — خداوند جاہ و زر و مال بود
بدو گفتم اے یارِ پاکیزہ خوے — چہ درماندگی پیشت آمد بگوے
بغرید بر من کہ عقلت کجاست — چو دانی و پرسی سوالت خطاست
نہ بینی کہ سختی بغایت رسید — مشقت بحد[۴] نہایت رسید
نہ باراں ہمی آید از آسماں — نہ بر می رود دود فریاد خواں
بدو گفتم آخر ترا باک نیست — کشد زہر جائیکہ تریاک نیست
گر از نیستی[۵] دیگرے شد ہلاک — ترا ہست بط را ز طوفاں چہ باک
نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ — نگہ کردنِ عالم اندر سفیہ[۶]
کہ مرد ار چہ بر ساحل ست اے رفیق — نیاساید و دوستانش غریق

---

۱ محبت ۲ کھیتی ۳ شخ شاخ کا مخفف ہے ۴ درجہ کمال ۵ نیستی بے سامانی ۶ جاہل

من از بے نوائی نیم روئے زرد
غم بے نوایاں دلم خستہ کرد

نخواہم کہ بیند خردمند ریش
نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش

بحمد اللہ ار چہ زریشں ایمنم
چو ریشے بہ بینم بلرزد تنم

منغص بود عیشِ آں تندرست
کہ باشد بہ پہلوئے بیمار سست

چو بینم کہ درویش مسکیں نخورد
بکام اندرم لقمہ زہر است و درد

یکے را بہ زنداں بری دوستاں
کجا ماندش عیش در بوستاں

## حکایت (۳۰)

شبے دود خلق آتشے بر فروخت
شنیدم کہ بغداد نیمے بسوخت

یکے شکر گفت اندراں خاک و دود
کہ دکانِ ما را گزندے نبود

جہاں دیدہ گفتش اے بوالہوس
ترا خود غمِ خویشتن بود و بس

پسندی کہ شہرے بسوزد بنار
وگر چہ سرائے تو بود برکنار

بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ[1]
چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ

توانگر خود آں لقمہ چوں میخورد
چو بیند کہ درویش خوں میخورد

مگو تندرست است رنجور دار
کہ می پیچد از غصہ رنجوروار

تنک دل چو یاراں بمنزل رسند
نخسپند کہ واماندگاں از پسند

دل پادشاہاں شود بارکش
چو بینند در گل خر خارکش

اگر در سرائے سعادت کس ست
ز گفتار سعدیش حرفے بس ست

ہمینت بسند ست اگر بشنوی
اگر خار کاری سمن ندروی

---

[1] تکدر - بدمزہ معدہ تنگ کردن کنایہ ہے زیادہ کھانے سے

# (۲۲) حکایت

شنیدم کہ در مرزے از باختر[1] | برادر دو بودند از یک پدر
سپہدار[2] و گردن کش و پیلتن | نکوروی و دانا و شمشیر زن
پدر ہر دو را سہمگیں[3] مرد یافت | طلبگار جولان و ناورد[4] یافت
برفت آں زمیں را دو قسمت نہاد | بہر یک پسر زاں نصیبے بداد
مبادا کہ با یک دگر سرکشند | بہ پیکار شمشیر کیں برکشند
پدر بعد ازاں روزگارے شمرد | بجان آفریں جان شیریں سپرد
اجل گسلانیدش طناب امل | وفاتش فرو بست دست عمل
مقرر شد آں مملکت بر دو شاہ | کہ بیحد و مر[5] بود گنج و سپاہ
بحکم نظر در بہ افتاد خویش | گرفتند ہر یک یکے راہ پیش
یکے عدل تا نام نیکو برد | یکے ظلم تا مال گرد آورد
یکے عاطفت سیرت خویش کرد | درم داد و تیمار درویش کرد
بنا کرد و ناں داد و لشکر نواخت | شب از بہر درویش شبخانہ ساخت
خزائن تہی کرد و پر کرد جیش | چناں کز خلائق بہنگام عیش
برآمد ہمی بانگ شادی چو رعد[6] | چو شیراز در عہد بوبکر سعد
خدیو خردمند فرخ نہاد | کہ شاخ امیدش برومند باد
حکایت شنو کو دکے نام جوے | پسندیدہ پے بود و فرخندہ خوے

---

۱؎ مغرب ۲؎ سپاہ کا افسر اعلیٰ ۳؎ خوفناک ۴؎ جنگ و جدل ۵؎ حساب ۶؎ بادل کی گرج

ملازم بدلداری خاص و عام — ثناگوی حق بامدادان و شام
در آن ملک قارون برفتی دلیر — که شہ دادگر بود و درویش سیر
نیامد بر ایام او بر دلی — نگویم که خاری[1] که برگ گلی
سر آمد بتائید ملک از سران — نهادند سر بر خطش[2] سروران
دگر خواست کافزون کند تخت و تاج — بیفزود بر مرد دهقان خراج
طمع کرد در مال بازارگان — بلا ریخت بر جان بیچارگان
نگویم که بدخواه درویش بود — حقیقت که او دشمن خویش بود
بامید بیشی نداد و نخورد — خردمند داند که ناخوب کرد
که تا جمع کرد آن زر از گربزی[3] — پراگنده شد لشکر از عاجزی
شنیدند بازارگانان خبر — که ظلم است در بوم آن بی هنر
بریدند از آنجا خرید و فروخت — زراعت نیامد رعیت بسوخت
چو اقبالش از دوستی سر بتافت — بناکام[4] دشمن برو دست یافت
ستیز[5] فلک بیخ و بارش بکند — سم اسپ دشمن دیارش بکند
وفا در که جوید چو پیمان گسیخت — خراج از که خواهد چو دهقان گریخت
چه نیکی طمع دارد آن بی صفا — که باشد دعای بدش در قفا

---

[1] کاف اول بیانیہ کاف دوم بھی بلکہ [2] سر برخط نہادن۔ کنایۃً اطاعت کرنا ۱۲
[3] مکاری دغابازی گربز۔ اصل میں گرگ بز تھا۔ یعنی وہ شخص جو ظاہر میں بکری کیطرح اور باطن میں بھیڑیے کیطرح ہو ۱۲ [4] ناچار [5] خصومت زمانہ ۱۲

چو بخشش نکو بود در کاف کن[1] نکرد آنچه نیکانش گفتند کن
چه گفتند نیکان بر آن نیک مرد تو بر خور که بیداد گر بر نخورد
گمانش خطا بود و تدبیر سست که در عدل بود آنچه در ظلم جست

## (۲۳) حکایت

یکی بر سر شاخ و بن می برید خداوند بستان نگه کرد و دید
بگفتا گر این مرد بد می کند نه با من که[2] با نفس خود می کند
نصیحت بجا است اگر بشنوی ضعیفان میفگن بکتف[3] قوی
که فردا بداور برد خسروی گدائی که پیشت نیرزد جوی
چو خواهی که فردا بوی مهتری مکن دشمن خویشتن کهتری
که چون بگذرد بر تو این سلطنت بگیرد بکین آن گدا دامنت
مکن پنجه از ناتوانان بدار که گر بفگنندت شوی شرمسار
که زشت است در چشم آزادگان بیفتادن از دست افتادگان
بزرگان روشن دل نیکبخت بفرزانگی تاج بردند و تخت
بدنباله راستان کج مرو وگر راست خواهی ز سعدی شنو

## (۲۴) صفت جمعیت اوقات درویش راضی

مگو جاهی از سلطنت بیش نیست که ایمن تر از ملک[4] درویش نیست

---

[1] مراد ہے ز ازل سے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن یعنی ہو جا فیکون بس ہو گیا [2] بلکہ
[3] بازو [4] یعنی قناعت۔ صبر و فاقہ ۱۲

سبکبار مردم سبک تر روند — حق اینست وصاحبدلاں بشنوند
تہی دست تشویش نانے خورد — ملک ہم بقدر جہانے خورد
گدارا چو حاصل شود نانِ شام — چناں خوش بخسپد کہ سلطان شام
غم و شادمانی بسر می رود — بمرگ ایں دو از سر بدر میرود
چہ آنرا کہ بر سر نہادند تاج — چہ آنرا کہ بر گردن آمد خراج
اگر سرفرازی بہ کیواں برست — دگر تنگدستی بزنداں درست
دراں دم کاجل بر سر ہر دو تاخت — نمی شاید از یکدگر شاں شناخت

## (۲۵) حکایت

شنیدم کہ یکبار در دجلۂ — سخن گفت با عابدے کلّۂ
کہ من فرماندہی داشتم — بسر بر کلاہ مہی داشتم
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق — گرفتم بہ بازوے دولت عراق
طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم — کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم
بکن پنبۂ غفلت از گوشِ ہوش — کہ از مردگاں پندت آید بگوش

## (۲۶) در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آں

نکوکار مردم نباشد بدش — نورزد کسے بد کہ نیک آیدش
شر انگیز ہم در سرِ شر رود — چو کژدم کہ با خانہ کمتر رود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست — چنیں جوہر و سنگ خارا یکیست

---

۱؎ غم ۲؎ میگذرد ۳؎ بزرگی ۴؎ ملک کرمان پر قبضہ کردن ۵؎ کیڑے ۶؎ دور کر ۷؎ خلقت و سرشت ۱۲

غلط گفتم ای یار شایسته خوی
که نفع است در آهن و سنگ و روی[1]

چنین آدمی مرده به ننگ را
که بر وی فضیلت بود سنگ را

نه هر آدمیزاده از دد[2] به است
که دد ز آدمیزاده بد به است

به است از دد انسان صاحب خرد
نه انسان که در مردم افتد چو دد

چو انسان ندارد بجز خورد و خواب
کدامش فضیلت بود بر دواب[3]

سوار نگون بخت بیراه رو
پیاده برد زو به رفتن گرو[4]

کسی دانهٔ نیک مردی نکاشت
کزو خرمن کام دل بر نداشت

نه هرگز شنیدم در عمر خویش
که بدمرد را نیکی آمد به پیش

## (۴۷) حکایت

گریزی بچاهی در افتاده بود
که از هول او شیر نر[5] ماده بود

بداندیش مردم بجز بد ندید
بیفتاد و عاجزتر از خود ندید

همه شب ز فریاد و زاری نخفت
یکی بر سرش کوفت سنگی و گفت

تو هرگز رسیدی بفریاد کس
که میخواهی امروز فریاد رس

همه تخم نیکو دمی کاشتی
ببین لاجرم بر که برداشتی

که بر جان ریشت نهد مرهمی
که دلها ز ریشت بنالد همی

تو ما را همی چاه کندی براه
بسر لاجرم در فتادی بچاه

دو کس چه کنند از پے خاص و عام
یکی نیک محضر دگر زشت نام

یکی تا کند تشنه را تازه حلق
دگر تا بگردن در افتند خلق

---

[1] کانسا ۱۲ [2] درندہ [3] جمع دابّہ یعنی چوپایہ [4] سبقت [5] پہلوان ۔

اگر بد کنی چشم نیکی مدار / که هرگز نیارد گز[1] انگور بار[2]
نپندارم ای در خزان کشته جو / که گندم ستانی بوقت درو
درخت زقوم ار بجان پروری / مپندار هرگز کزو بر خوری
رطب ناورد چوب خرزهره بار / چه تخم افگنی بر همان چشم دار

## (۱۲۸) حکایت

حکایت کنند از یکی نیک مرد / که اکرام حجاج یوسف نکرد
بسرهنگ دیوان نگه کرد تیز / که نطعش[3] بینداز و ریگش بریز
چو حجت نماند جفاجوی را / به پرخاش درهم کشد روی را
بخندید و بگریست مرد خدای / عجب داشت سنگین دل تیره رای
چو دیدش که خندید و دیگر گریست / بپرسید کاین خنده و گریه چیست
بگفتا همی گریم از روزگار / که طفلان بیچاره دارم چهار
همی خندم از لطف یزدان پاک / که مظلوم رفتم نه ظالم بخاک
یکی گفتش ای نامور شهریار / کرم دست[4] ازین پیر دهقان بدار
که خلقی بدو تکیه[5] دارند و پشت[6] / روا نیست خلقی بیک بار کشت
بزرگی و عفو و کرم پیشه کن / ز خردان اطفالش اندیشه کن
مگر دشمن خاندان خودی / که بر خاندانها پسندی بدی

---

[1] جھاؤ کا درخت [2] پھل [3] نطع چرمی بساط۔ بادشاہ کے دربار میں جب کوئی قتل کیا جاتا تھا تو چرمی بساط بچھا کر ریگ ڈالتے اور اسپر مجرم کو قتل کرتے تاکہ زمین پر خون کا اثر نہ پہونچے

[4] دست داشتن۔ عفو کرنا ۱۲ [5] تکیہ [6] پشت بر چیزے داشتن۔ کنایہ امید رکھنا ۱۲

مپندار دلها بداغ تو ریش — که روزی بپیش[1] آیدت خیر پیش
نخفتست مظلوم از آهش بترس — ز دود دل صبحگاهش بترس
نترسی که پاک اندرونے شبے — بر آرد ز سوز جگر یاربے
بسودا چنان بر رخے افشاند دست — که حجاج را دست حجت ببست
نه ابلیس بد کرد و نیکی ندید — بر پاک ناید ز تخم پلید
مدر پردهٔ کس بهنگام جنگ — که باشد ترا نیز در پرده ننگ[2]
مزن بانگ بر شیر مردان درشت — چو با کودکان بر نیائی بمشت
شنیدم که نشنید و خونش بریخت — ز فرمان داور که داند گریخت
بزرگے دران فکرت آن شب بخفت — بخواب اندرون دید و دردیش گفت
دمے بیش برمن سیاست نراند — عقوبت[3] برو تا قیامت بماند

## (۲۹) حکایت

یکے پند میداد فرزند را — نگهدار پند خردمند را
مکن جور بر خوردگان اے پسر — که یک روزت افتد بزرگی بسر
نمی ترسی اے کودک کم خرد — که روزے پلنگیت برہم درد
بخردی دلم زور سرپنجہ بود — دل زیردستان ز من رنجہ بود
بخوردم یکے مشت زور آوران — نه کردم دگر زور بر لاغران

## گفتار

الا تا بغفلت نه خسپی که نوم[4] — حرام است بر چشم سالار قوم

---

[1] مراد از قیامت [2] عار و عیب [3] عذاب [4] نیند۔

غم زیردستان بخور زینهار بترس از زبردستی روزگار
نصیحت که خالی بود از غرض چو داروی تلخست دفع مرض

## (۳۰) حکایت

یکی را حکایت کنند از ملوک که بیماری رشته[1] کردش چو دوک
چنانش در انداخت ضعف جسد که می برد بر زیردستان حسد
که شاه ارچه بر عرصه نام آورست چو ضعف آمد از بیذقی[2] کمترست
ندیمی زمین ملک بوسه داد که ملک خداوند جاوید باد
درین شهر مردے مبارک دم است که از پارسایان چنو کم است
نبردند پیشش مهمات کس که مقصود حاصل نشد در نفس
بخوان تا بخواند دعایی برین که رحمت رسد ز آسمان بر زمین
بفرمود تا مهتران خدم بخواندند پیر مبارک قدم
بگفتا دعایی کن ای هوشمند که در رشته چون سوزنم پای بند
شنید این سخن پیر خم بوده پشت به تندی بر آورد بانگ درشت
که حق مهربانست بر دادگر ببخشای و بخشایش حق نگر
دعای منت کی شود سودمند اسیران مظلوم در چاه و بند
تو ناکرده بر خلق بخشایشی کجا بینی از دولت آسایشی
بیایدت عذر خطا خواستن پس از شیخ صالح دعا خواستن

---

لہ ایک پیر کی بیماری جس کو نارو کہتے ہیں لہ بساط شطرنج کے پیادہ شطرنج کا مہرہ جو سب سے
کمتر ہے چون اوکا ۱۲ لہ نیک ۔

کجا دست گیرد دعای ویت　　دعای ستم دیدگان در پیت
شنید این سخن شهریار عجم　　ز خشم و خجالت بر آمد بهم
برنجید و پس با دل خویش گفت　　چه رنجم حق است آنکه درویش گفت
بفرمود تا هر که در بند بود　　بفرمانش آزاد کردند زود
جهاندیده بعد از دو رکعت نماز　　بر آورد بر داور دست نیاز[1]
که ای بر فرازندهٔ آسمان　　بجنگش[2] گرفتی بصلحش بمان
ولی همچنان بر دعا داشت دست　　که رنجور افتاد و برپای جست
تو گفتی ز شادی بخواهد پرید　　چو طاؤس چون رشته در پا ندید
بفرمود گنجینهٔ گوهرش　　فشاندند در پای و زر بر سرش
حق از بهر باطل نشاید نهفت　　از آن جمله دامن بیفشاند و گفت
مرو با سر رشته بار دگر　　مبادا که دیگر کند رشته سر
چو پاے فتادے نگهدار پاے[3]　　که یک بار دیگر بلغزد ز جاے
ز سعدی شنو کین سخن راست است　　نه هر پاے افتاده برخاست است

## ۳۱ - گفتار

جهان ای پسر ملک جاوید نیست　　ز دنیا وفاداری امید نیست
نه بر باد رفتی سحرگاه و شام　　سریر سلیمان علیه السلام
بآخر ندیدی که بر[4] باد رفت　　خنک آنکه با دانش و داد رفت
کسی زین میان گوی دولت ربود　　که در بند آسایش خلق بود

---
۱ عاجزی ۲ یعنی بسبب مخالفت و نافرمانی به او ۳ اگر فتاد ساختی تخت ۴ ضائع - رایگان

بکار آمد آنها که برداشتند — نه گرد آوریدند و بگذاشتند

## ۳۲- حکایت

شنیدم که در مصر میر اجل — سپه تاخت بر روزگارش اجل
جمالش برفت از رخ دلفروز — چو خور زرد شد بس نماند ز روز
گزیدند فرزانگان دست فوت — که در طب ندیدند دارو بموت
همه تخت و ملکے پذیرد زوال — بجز ملک فرماندهٔ لایزال[1]
چو نزدیک شد روز عمرش بشب — شنیدندمی گفت در زیر لب
که در مصر چون من عزیزے نبود — چو حاصل همی بود چیزے نبود
جهاں گرد کردم نخوردم برش[2] — برفتم چو بیچارگاں از سرش
پسندیده راے که بخشید و خورد — جهاں از پے خویشتن گرد کرد
دریں کوش تا با تو ماند مقیم — که هرچه از تو ماند دریغ است و بیم
کند خواجه بر بستر جاں گداز — یکے دست کوتاه و دیگر دراز
دراں دم ترا مے نماید بدست — که دهشت زبانش ز گفتن ببست
که دستے بجود و کرم کن دراز — دگر دست کوته کن از ظلم و آز
کنونت که دست است[3] خارے[4] بکن — دگر کے برآری تو دست از کفن
نتابد بسے ماه و پروین و هور[5] — که سر برنداری ز بالین گور

---

۱ جس کو زوال نہیں ہے مراد خدا تعالیٰ سے ۲ یعنی بمشقت فراہم آوردم و از تمتع نیافتم ۳ قدرت ۴ رنج کسے دفع کن و راحت رساں ۱۲ ۵ آفتاب ۔

## (۳۳) حکایت

قزل ارسلاں قلعۂ سخت داشت — کہ گردن بالوند[1] بر می فراشت
نہ اندیشہ از کس نہ حاجت بہیچ — چو زلف عروساں رہش پیچ پیچ
چناں نادر افتادہ در روضہ — کہ بر لاجوردی طبق بیضہ
شنیدم کہ مردِ مبارک حضور — بنزدیک شاہ آمد از راہ دور
حقائق شناسے جہاندیدہ — ہنرمندے آفاق[3] گردیدہ
بگفتند چنیں قلعۂ خرم[2] است — ولیکن نہ پندارمش محکم[4] است
نہ پیش از تو گردن کشاں داشتند — دمے چند بودند و بگذاشتند
نہ بعد از تو شاہانِ دیگر برند — درخت امید ترا بر خورند
ز دوران ملک پدر یاد کن — دل از بند اندیشہ آزاد کن
چناں روزگارش بکنجے نشاند — کہ بر یک پشیزش[5] تصرف نماند
چو نومید ماند از ہمہ چیز و کس — امیدش بفضل خدا ماند و بس
بمرد ہشیار دنیا خس است — کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است

## (۳۴) حکایت

چنیں گفت شوریدۂ در عجم — بکسریٰ کہ اے وارث ملک جم
اگر ملک بر جم بماندے و بخت — ترا کے میسر شدے تاج و تخت
اگر گنج قاروں بدست آوری — نماند مگر آنچہ بخشی بری

---

۱ الوند۔ ایک پہاڑ کا نام ہے ۲ خوشنما ۳ عالم ۴ مضبوط ۵ پیسہ

## (۳۵) حکایت

چو الپ[۱] ارسلان جان بجان بخش داد · پسر تاج شاهی بسر بر نهاد
بتربت سپردندش از تاجگاه[۲] · نه جائے نشستن نه آماجگاه[۳]
چنین گفت دیوانۂ هوشیار · چو دیدش پسر روز دیگر سوار
زہے ملک و دوران سر در نشیب · پدر رفت و پائے پسر در رکیب
چنین ست گردیدن روزگار · سبک سیر و بدعهد و ناپائدار
چو دیرینه روزے سرآورد عهد · جوان دولتے سر برآرد ز مهد[۴]
منه بر جهان دل که بیگانه ایست · چو مطرب که هر روز در خانه ایست
نکوئی کن امسال چون ده تراست · که سال دگر دیگرے دهخدا[۵] ست

## (۳۶) حکایت

بزرگے جفا پیشه در حد غور[۶] · گرفتے خر روستائے بزور
خران زیر بار گران بے علف[۷] · بروزے دو مسکین شدندے تلف
چو منعم کند سفله را روزگار · نهد بر دل تنگ درویش بار
شنیدم که بارے بعزم شکار · برون رفت بیدادگر شهریار
پیاپے بدنبال[۸] صیدے براند · شبش در گرفت از حشم دور ماند
بتنها در افتاد روزے بدهے · بینداخت ناکام شب در دهے

---

۱؎ الپ ارسلان - الپ ترکی میں دلیر - ارسلان شیر درندہ - ایران کے خاندان سلجوقیہ میں دوسرا بادشاہ تھا ۲؎ گاہ تخت شاہی ۳؎ آماجگاہ - مجازاً نشیمن ۴؎ گہوارہ ۵؎ رئیس یا مالک گاؤں کا ۶؎ افغانستان میں قندہار کے قریب ایک مشہور ولایت ہے ۷؎ گھاس چارہ ۸؎ پیچھے -

خرے دید پوئیدہ کارگر
توانا و زور آور و بار بر

یکے مرد کرد استخوانش[1] بدست
چناں میزدش کاستخواں می شکست

شہنشہ بر آشفت و گفت اے جواں
ز حد رفت جورت بریں بے زباں

چو زور آوری خود نمائی مکن
بر افتادہ زور آزمائی مکن

پسندش نیامد فرومایہ قول
یکے بانگ بر بادشہ زد بہ ہول

کہ بیہودہ نگذشتم ایں کار پیش
برو چوں ندانی ببیں کار خویش

بسا کس کہ پیش تو معذور نیست
چو وا بینی[2] از مصلحت دور نیست

ملک را درشت آمد از وے خطاب
بگفتا بیا تا چہ بینی صواب

کہ پندارم از عقل بیگانۂ
نہ مستی ہمانا کہ دیوانۂ

بخندید کاے ترک ناداں خموش
مگر حال خضر[3] نیامد بگوش

نہ دیوانہ خواند کس او را نہ مست
چو کشتی ناتواناں شکست

جہاں جوے گفت اے ستمگار مرد
چہ دانی کہ خضر آں برائے چہ کرد

دراں بحر مردے جفا پیشہ بود
کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود

جزائر کہ دار او بزُر خروش
جہانے ز دستش چو دریا بجوش

پس آں را ازبہر مصالح شکست
کہ سالار ظالم نگیرد بدست

شکستہ متاعے کہ در حرز[4] تست
ازاں بہ کہ در دست دشمن درست

بخندید دہقان روشن ضمیر
کہ ایں حق بدست من است اے امیر

---

[1] ہتیار مراد ہے [2] غور سے [3] اشارہ ہے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف کہ وہ ایک کشتی میں سوار ہو گئے تھے اور اُسکا تختہ توڑ دیا کہ ظالم بادشاہ اُس کشتی پر قبضہ کرے [4] حفاظت قبضہ

نه از جهل می‌بشکنم پائے خر　　که از جور سلطانِ بیدادگر
خر این جایگه لنگ و بیمار کش[1]　　ازاں به که پیش ملک بارکش
تو آں را نگوئی که کشتی گرفت　　که چوں ما ابد نام زشتی گرفت
تفو بر چناں ملک و دولت که راند　　که شنعت[2] برو تا قیامت بماند
ستمگر جفا بر تن خویش کرد　　نه بر زیردستان درویش کرد
که فردا دراں محفل نام و ننگ　　بگیرد گریبان و ریشش بچنگ
نهد بار ادبار بر گردنش　　نیارد سر از عار برکردنش
گرفتم که خر بارش اکنوں کشد　　دراں روز بار خراں چوں کشد
گر انصاف پرسی به آخر کراست　　که در راحتش رنج دیگر کس است
همیں پنج روزش تنعم بود　　که شادیش در رنج مردم بود
اگر برنخیزد به آں مرده دل[3]　　که خسپند ازو مردم آزرده دل
شه ایں جمله بشنید و چیزے نگفت　　به بست اسپ و سر بر نمد زیں بخفت
همه شب ز بیداری اختر شمرد　　ز سودا و اندیشه خوابش نبرد
چو آواز مرغ سحر گوش کرد　　پریشانی شب فراموش کرد
سواراں همه شب یزک[4] تاختند　　سحرگه پئے اسپ بشناختند
دراں عرصه بر اسپ دیدند شاه　　پیاده دویدند یکسر سپاه
بخدمت نهادند سر بر زمیں　　چو دریا شد از موج لشکر زمیں
بزرگاں نشستند و خواں خواستند　　بخوردند و مجلس بیاراستند

---

۱ غمخوار ۲ برائی طعنه ۳ بدنصیب ۴ پاسباں ۔

چو شور طرب در نهاد[1] آمدش / ز دهقان دوشینه یاد آمدش
بفرمود جستند و بستند سخت / بخواری فگندند در پای تخت
سیه دل برآهیخت شمشیر تیز / ندانست بیچاره روی گریز
شمرد آن دم از زندگی آخرش / بگفت آنچه گردید در خاطرش
نه بینی که چون کارد بر سر بود / قلم را زبانش روان تر بود
چو دانست کز خصم نتوان گریخت / به سیلی باکی از تیر ترکش بریخت
سر ناامیدی برآورد و گفت / شب گور در دو ملالست خفت
نه تنها منم یاغی که در دور تست / همه عالم آوازهٔ جور تست
چه بیداد کردم از دست جورت نفیر / که خلقی ز خلقت بسی گشت سیر
عجب گر کشندت بر دل آمد درشت / کشش گر توانی همه خلق کشت
دگر سخت آمد نکوهش[2] ز من / بانصاف بیخ نکوهش بکن
ترا چاره از ظلم برگشتن ست / نه بیچاره بی گنه کشتن ست
چو بیداد کردی توقع مدار / که نامت به نیکی رود در دیار
ندانم که چون خسپدت دیدگان / شنیدند ز دهقان ستم دیدگان
بدان کی ستوده شود پادشاه / که خلقش ستایند در بارگاه
چه سود آفرین بر سر انجمن / پس چرخه[3] نفرین کنان پیر زن
گرفت این سخن شاه ظالم بگوش / ز مستی غفلت آمد بهوش
در آن ده که طالع شدش بهی / ورا به بخشید فرمان دهی[4]

---

[1] دل [2] ملامت [3] چرخے کے پیچھے یعنی غیبت میں [4] یائے نسبت یعنی اس نصیحت کے صلہ میں اس دہقان کو حاکم دیہہ کر دیا۔

بیاموزی از عالمان عقل و خوی | نه چندانکه از جاهل عیب جوی
ز دشمن شنو سیرت خود که دوست | هر آنچه از تو آید بچشمش نکوست
ستایش سرایان نه یار تواند | ملامت کنان دوستدار تواند
ترش روی بهتر کند سرزنش | که یاران خوش طبع شیرین منش
ازیں بہ نصیحت نگوید کست | دگر عاقلی یک اشارت بس است[1]

## (۳۷) حکایت

شنیدم که از نیک مردی فقیر | دل آزرده شد پادشاهی کبیر
مگر بر زبانش حقی رفته بود | ز گردن کشی بر وی آشفته بود
بزندان فرستادش از بارگاه | که زور آزمای است بازوی شاه
زیاران یکی گفتش اندر نهفت[2] | مصالح نبود این سخن گفت[3] گفت
رسانیدن امر حق طاعت است | ز زندان نترسم که یک ساعت[5] است
همان دم که در خفیه این راز رفت | حکایت بگوش ملک باز رفت
بخندید کو ظن بیهوده برد | نداند که خواهد درین حبس مرد
غلامی بدرویش برد این پیام | بگفتا بخسرو بگو ای غلام
که دنیا همین ساعتی بیش نیست | غم و خرمی پیش درویش نیست
نه گر دستگیری کنی خرمم | نه گر سر بری بر دل آید غمم
ترا گر سپاهست و زر و گنج | ق | مرا گر عیال است و حرمان و رنج
بدروازهٔ مرگ چون در شویم | بیک هفته با هم برابر شویم

۱ه کافی ہے ۲ه تنہائی خلوت ۳ه گفت اول یعنی مصدر یعنی سخن گفتن و گفت دوم جواب ۴ه بندی
۵ه مدت قلیل

مده دل بدین دولتِ پنج روز    تنِ خویشتن را بآتش مسوز
نه پیش از تو بیش از تو اندوختند    به بیداد کردن جہاں سوختند
چناں زی کہ ذکرت بہ تحسیں کنند    چو مُردی نہ بر گور نفریں کنند
نباید برسم بد آئیں نہاد    کہ گویند لعنت برآں کیں نہاد
وگر بر سر آید خداوند زور    نہ زیرش کند عاقبت خاک گور
بفرمود دل تنگ روے[1] از جفا    کہ بیروں کنندش زباں از قفا
چنیں گفت مردِ حقائق شناس    ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہراس
من از بے زبانی ندارم غمے    کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے
اگر بے نوائی برم ور ستم    گرم عاقبت خیر باشد چہ غم
عروسی بود نوبت ماتمت    گرت نیک روزے بود خاتمت

## (۸۳) حکایت

یکے مشت زن[2] بخت و روزی نداشت    نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت
ز جور شکم گِل کشیدے بہ پشت    کہ روزی محال است خوردن بمشت
مدام از پریشانیِ روزگار    دلش محنت آلودہ تن سوگوار
گہش جنگ با عالمِ خیرہ کش    گہ از بخت شوریدہ رویش ترش
گہ از دیدنِ عیش شیرینِ خلق    فرو می شدے آب تلخش بحلق
گہ از کار آشفتہ بگریستے    کہ کس دید ازیں صعب تر زیستے
کساں شہد نوشند و مرغ و برہ[3]    مرا روے ناں می نہ بیند ترہ[4]

---

۱ روے از جفا یعنی از روے جفا ۲ کنایہ از پہلوان ۳ بکری کا بچہ ـ حلوان ۴ سبزی ـ ترکاری۔

گر انصاف پرسی نہ نیکوست ایں ۔۔۔ برہنہ من و گربہ را پوستیں
دریغ از فلک شیوۂ ساختی ۔۔۔ کہ گنجے بدستِ من انداختی
کہ روزگارے ہوس راندمے ۔۔۔ ز خود گرد محنت بیفشاندمے
شنیدم کہ روزے زمینے بکافت ۔۔۔ عظامِ[۱] زنخدانِ بوسیدہ یافت
بخاک اندرش عقد بگسیختہ ۔۔۔ گہرہاے دنداں فرو ریختہ
دہاں بے زباں پند میگفت و راز ۔۔۔ کہ اے خواجہ باے مرادی بساز
نہ ایں ست حالِ دہن زیر گل ۔۔۔ شکر خوردہ انگار[۲] یا خونِ دل
غم از گردشِ روزگاراں مدار ۔۔۔ کہ بیجا بگردد بسے روزگار
ہمہ لحظہ کیں خاطرش روئے داد ۔۔۔ غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
کہ اے نفس بے راے و تدبیر و ہش ۔۔۔ بکش بار تیمار و خود را مکش
اگر بندہ بار برسر برد ۔۔۔ وگر سر باوج فلک بر برد
دراں دم کہ حالش دگرگوں شود ۔۔۔ بمرگ از سرش ہر دو بیروں شود
غم و شادمانی نماند ولیک ۔۔۔ جزاے عمل ماند و نامِ نیک
کرم پاے[۳] دارد نہ دیہیم و تخت ۔۔۔ بدہ کز تو ایں ماند اے نیک بخت
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم ۔۔۔ کہ پیش از تو بودہ است بعد از تو ہم
زر افشاں چو دنیا بخواہی گزاشت ۔۔۔ کہ سعدی درافشاند اگر زر نداشت

---

۱؎ ہڈیاں ۔ ۲؎ انگار تصور کر ۱۲ ۳؎ پائے داشتن ۔
باقی ماندن کرم کی طرف اشارہ ہے ۔

## (۳۹) حکایت

حکایت کنند از جفاگسترے — کہ فرماندہی[1] داشت بر کشورے
در ایّام او روز مردم چو شام — شب از بیم او خواب مردم حرام
ہمہ روز نیکاں ازو در بلا — بہ شب دست پاکاں ازو بر دعا
گروہے بر شیخ آں روزگار — ز دستِ ستمگر گرستند زار
کہ اے پیرِ دانائے فرخندہ رائے — بگو ایں جواں را بترس از خدائے
بگفتا دریغ آیدم نامِ دوست[2] — کہ ہر کس نہ درخوردہ[3] پیغام اوست
کسے را کہ بینی ز حق برکراں — منہ با وے اے خواجہ حق درمیاں
حقت گفتم اے خسروِ نیک رائے — تواں گفت حق پیش مردِ خدائے
بمردِ ناداں نریزم علوم — کہ ضائع کنم تخم در شورہ[4] بوم
چو در وے نگیرد عدو داندم — برنجد بجان و برنجاندم
ترا عادت اے بادشہ حق رویست — دل مرد حق گوے ازینجا قویست
نگیں خصلتے دارد اے نیک بخت — کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت
عجب نیست گر ظالم از من بجاں — برنجد کہ دزد است و من پاسباں
تو ہم پاسبانے بانصاف و داد — کہ حفظ خدا پاسبانِ تو باد
ترا نیست منّت ز روئے قیاس — خداوند را فضل و منّت و سپاس
کہ در کار خیرت[5] بخدمت بداشت — نہ چوں دیگرانت معطّل گذاشت

---

[1] حکومت ۔ بادشاہی [2] دوست ۔ خدائے تعالیٰ [3] درخوردہ ۔ لائق ۱۲ [4] کھاری زمین
[5] خدا نے تجھے کار نیک کی توفیق دی۔

ہر کس بمیدان کوشش در اند — ولے گوے بخشش نہ ہر کس براند
تو حاصل نہ کردی بکوشش بہشت — خدا در تو خوئے بہشتی سرشت
دلت روشن و وقت مجموع باد — قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
حیاتت خوش و رفتنت بر صواب — عبادت قبول و دعا مستجاب

## گفتار (۴۰)

ہمی تا برآید بتدبیر کار — مدارائے دشمن بہ از کارزار
چو نتواں عدو را بقوت شکست — بنعمت بباید در فتنہ بست
گر اندیشہ داری ز دشمن گزند — بتعویذ احساں زبانش ببند
عدو را بجائے خسک زر بریز — کہ احساں کند کند دنداں تیز
بتدبیر شاید جہاں خورد و لوس — چو دستے نشاید گزیدن ببوس
بتدبیر رستم[1] درآید ببند — کہ اسفندیارش نجست از کمند
عدو را بفرصت تواں کند پوست — پس او را مدارا چناں کن کہ دوست
حذر کن ز پیکار کمتر کسے — کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے
مزن تا توانی بر ابرو گرہ[3] — کہ دشمن اگرچہ زبوں دوست بہ
بود دشمنش تازہ و دوست ریش — کسے کش بود دشمن از دوست بیش
مزن با سپاہے ز خود بیشتر — کہ نتواں زد انگشت با نیشتر
وگر زو توانا تری در نبرد — نہ مردیست بر ناتواں زور کرد

---

لہ و ۲لہ رستم ایران کا مشہور پہلوان جو زال بن سام کا بیٹا اور زابلستان کا حاکم تھا۔ اسفندیار گشتاسپ کا بیٹا نہایت بہادر پہلوان تھا۔ یہ رستم کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ۳ے بر ابرو گرہ زدن تیوری چڑھانا اور خفا ہونا۔

اگر پیل زوری وگر شیر جنگ — به نزدیک من صلح بهتر که جنگ
چو دست از همه حیلتی درگسست — حلال است بردن به شمشیر دست
اگر صلح خواهد عدو سر مپیچ — وگر جنگ جوید عنان برمپیچ
که گر وی ببندد در کارزار — ترا قدر و هیبت شود یک هزار
ور او پای جنگ آورد در رکاب — نخواهد به حشر از تو داور حساب
تو هم جنگ را باش چون فتنه خاست[1] — که با کینه‌ور مهربانی خطاست
چو با سفله گویی به لطف و خوشی — فزون گرددش کبر و گردن‌کشی
چو دشمن در آمد به عجز از درت — برون کن ز دل کین و خشم از سرت
چو زنهار[2] خواهد کرم پیشه کن — ببخشای و از مکرش اندیشه کن
ز تدبیر پیر کهن برمگرد — که کار آزموده بود سالخورد
در آرند بنیاد رویین[3] ز پای — جوانان به شمشیر و پیران به رای
بیندیش در قلب هیجا[4] مفر — چه دانی کزین دو که باشد ظفر
چو بینی که لشکر ز هم دست داد — به تنها مده جان شیرین به باد
اگر بر کناری به رفتن بکوش — وگر در میانی لباس دشمن بپوش
وگر خود هزاری و دشمن دویست — چو شب شد در اقلیم دشمن مایست[5]
شب تیره پنجه سوار از کمین — چو پانصد به هیبت بدرد زمین
چو خواهی بریدن به شب راهها — حذر کن نخست از کمینگاهها
میان دو لشکر چو یک روزه راند — سر پنجهٔ زورمندش نماند

---

۱ـ ستوده ۲ـ امان، پناه ۳ـ بنیاد رویین قلعهٔ مستحکم ۴ـ جنگ ۵ـ مت ٹهر۔

تو آسوده بر لشکر مانده زن — که نادان ستم کرد بر خویشتن
چو دشمن شکستی بیفکن علم — که بازش نیاید جراحت بهم
بسی در قفای هزیمت مران — نباید که دور افتی از یاوران
هوا بینی از گرد هیجا چو میغ — بگیرند گردت به زوبین و تیغ
به دنبال غارت نراند سپاه — که خالی بماند پس پشت شاه
سپه را نگهبانی شهریار — به از جنگ در حلقهٔ کارزار

# باب دوم در احسان

اگر هوشمندی به معنی گرای — که معنی ز صورت بماند بجای
که را دانش و جود و تقوی نبود — بصورت درش هیچ معنی نبود
کسی خسپد آسوده در زیر گل — که خسپند ازو مردم آسوده دل
غم خویش در زندگی خور که خویش — به مرده نپردازد از حرص خویش
زر و نعمت اکنون بده کان تست — که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
نخواهی که باشی پراگنده دل — پراگندگان را ز خاطر مهل
پریشان کن امروز گنجینه چست — که فردا کلیدش نه در دست تست
تو با خود ببر توشهٔ خویشتن — که شفقت نیاید ز فرزند و زن
کسی گوی دولت ز دنیا برد — که با خود نصیبی به عقبی برد

---

۱؎ عاجز ۲؎ بادل ۳؎ نیزه ۴؎ کاہل ہو ۵؎ حقیقت ۶؎ نہی از ہلیدن چھوڑنا ۷؎ جلد۔

بغمخوارگی چون سرانگشت من — بخارد کسے در جہاں پشت من
مکن بر کف دست نہ ہر چہ ہست — کہ فردا بدنداں بری پشت دست
بپوشیدن ستر درویش کوش — کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
مگرداں غریب از درت بے نصیب — مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بمحتاج خیر — کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحال دل خستگان درنگر — کہ روزی دلی خستہ باشی مگر
درون فروماندگان شاد کن — ز روز فروماندگی یاد کن
نہ خواہندۂ بر در دیگران — بشکرانہ خواہندہ از در مران

## حکایت عابد با شیاد شوخ دیدہ

زبان دانے آمد بصاحب دلے — کہ محکم فرو ماندہ ام در گلے
یکے سفلہ را دہ درم بر من ست — کہ دانگے از و بر دلم دہ من ست
ہمہ شب پریشان از و حال من — ہمہ روز چون سایہ دنبال من
بکرد از سخنہائے خاطر پریش — درون دلم چون در خانہ ریش
خدایش مگر تا ز مادر بزاد — جز آں دہ درم چیز دیگر نداد
ندانستہ از دفتر دین الف — نخواندہ بجز باب لاینصرف
در اندیشہ ام تا کدامم کریم — ازاں سنگدل دست گیرد بسیم
شنید ایں سخن پیر فرخ نہاد — درستے دو در آستینش نہاد

---

۱؎ ناخن ۲؎ ساز ۳؎ نگار ۴؎ دل پریشان کرنیوالی ۵؎ نہیں پھرتا ہے یعنی ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

زره ماند در دست افسانه گوی — برون رفت از آنجا چو خور تازه روی
یکی گفت شیخ این ندانی که کیست — برو گر بمیرد نباید گریست
گدایی که بر شیر نر زین نهد — ابوزید[1] را اسب و فرزین نهد
برآشفت عابد که خاموش باش — تو مرد زبان نیستی گوش باش
اگر راست بود آنچه پنداشتم — ز خلق آبرویش نگه داشتم
اگر شوخ چشمی[2] و سالوس[3] کرد — الا تا نپنداری افسوس کرد
که دم را نگهداشتم آبروی — ز دست چنان گربزی یاوه گوی
بدی را بدل کن بسیم و زر — که این کسب خیرست و آن دفع شر
خنک آنکه در صحبت عاقلان — بیاموزد اخلاق صاحبدلان
گرت عقل و رایست و تدبیر و هوش — بعزت کنی پند سعدی بگوش
که اغلب درین شیوه دارد مقال — نه در چشم و زلف و بناگوش و خال

## حکایت کریم تنگدست با سائل

یکی را کرم بود و قوت نبود — کفافش[4] بقدر مروت نبود
که سفله خداوند هستی مباد — جوانمرد را تنگدستی مباد
کسی را که همت بلند اوفتد — مرادش کم اندر کمند اوفتد
چو سیلاب ریزان که در کوهسار — نگیرد همی بر بلندی قرار

---

لہ ایک مشہور شخص کا نام جو شطرنج کھیلنے میں نہایت ماہر تھا ۲ہ بیحیائی سے بے ایمانی ۳ہ مکار ـ حیلہ
کہ ۴ہ دو الائکہ روزینہ - روزی ـ

نه درخورد سرمایه کردی کرم    تنک مایه بود از این لاجرم
برش تنگدستی دو حرفی نبشت    که ای خوب فرجام فرخ سرشت
یکی دستگیرم به چندین درم    که چندیست تا من به زندان درم
به چشم اندرش قدر چیزی نبود    ولیکن به دستش پشیزی[1] نبود
به خصمان بندی فرستاد مرد    که ای نیکنامان آزاد مرد
بدارید چندی کف از دامنش    وگر می گریزد ضمان بر منش
وزان جا به زندان در آمد که خیز    وزین شهر تا پای داری گریز
چو گنجشک در باز دید از قفس    قرارش نبود اندر آن یک نفس
چو باد صبا زان میان سیر کرد    نه سیری که بادش رسیدی بگرد
گرفتند حالی جوانمرد را    که حاصل کنی سیم یا مرد را
به بیچارگان راه زندان گرفت    که مرغ از قفس رفته نتوان گرفت
شنیدم که در حبس چندی بماند    نه رقعه نبشت و نه فریاد خواند
زمانها نیاسود و شبها نخفت    برو پارسایی گذر کرد و گفت
نپندارمت مال مردم خوری    چه پیش آمدت تا به زندان دری
بگفتا که هان ای مبارک نفس    نخوردم به حیلت گری مال کس
یکی ناتوان دیدم از بند ریش    خلاصش ندیدم بجز بند خویش
ندیدم به نزدیک رایم پسند    من آسوده و دیگری پای بند
بمرد آخر و نیکنامی ببرد    زهی زندگانی که نامش نمرد

---

۱؎ پیسہ کا تہیا۔

تن زنده‌دل خفته در زیر گل　　به از عالمی زنده مرده‌دل

دل زنده هرگز نگردد هلاک
تن زنده‌دل گر بمیرد چه باک

## ۴ـ حکایت

بنالید درویشی از ضعف حال　　بر تندرویی خداوند مال
نه دینار دادش سیه‌دل نه دانگ　　بدو زد بسر باری از طیره بانگ
دل سائل از جور او خون گرفت　　سر از غم برآورد و گفت ای شگفت
توانگر ترش‌روی باری چراست　　مگر می‌نترسد ز تلخی خواست
بفرمود کوته نظر تا غلام　　براندش بخواری و زجر تمام
بناکردن شکر پروردگار　　شنیدم که برگشت از او روزگار
بزرگیش سر در تباهی نهاد　　عطارد قلم در سیاهی نهاد
شقاوت برهنه نشاندش چو سیر　　نه بارش رها کرد و نه بارگیر
فشاندش قضا بر سر از فاقه خاک　　مشعبدصفت کیسه و دست پاک
سراپای حالش دگرگونه گشت　　بگردش پس از مدتی برگذشت
غلامش بدست کریمی فتاد　　توانگر دل و دست و روشن‌نهاد
بدیدار مسکین آشفته‌حال　　چنان شاد بودی که مسکین بمال
شبانگه یکی بر درش لقمه جست　　ز سختی کشیدن قدمهاش سست
بفرمود صاحب‌نظر بنده را　　که خوشنود کن مرد درمانده را

---

۱ـ [illegible] ۲ـ [illegible] بدخصلت ۳ـ [illegible] غرور ۴ـ [illegible] قہر ۵ـ [illegible] ۶ـ [illegible] مرکب سواری [illegible]

چو نزدیک بُردش ز خوان بهره  برآورد بی خویشتن نعره
چو نزدیک آمد بر خواجه باز  عیان کرد اشکش به دیباچه راز
بپرسید سالار فرخنده خوی  که اشکت ز چه بُد که آمد بروی
بگفت اندرونم بشوریده سخت  بر احوال این پیر شوریده بخت
که مملوک وی بودم اندر قدیم  خداوند زر بود و املاک و سیم
چو کوتاه شد دستش از عز و ناز  کند دست خواهش بدرها دراز
بخندید و گفت ای پسر جور نیست  ستم بر کس از گردش دور نیست
نه آن تنگ روزی ست بازارگان  که بودی سر از کبر بر آسمان
من آنم که آن روزم از در براند  بروز منش دور گیتی نشاند
نگه کرد باز آسمان سوی من  فرو شست گرد غم از روی من
خدا ار بحکمت ببندد دری  گشاید بفضل و کرم دیگری
بسا مفلس و بینوا سیر شد  بسا کار منعم زبر زیر شد

## ۷۔ گفتار اندر هیبت ملوک و سیاست ملک

بگفتم در باب احسان بسی  ولیکن نه شرط است با هر کسی
بخور مردم آزار را خون و مال  که از مرغ بد کنده به پر و بال
یکی را که با خواجهٔ تست جنگ  بدستش چرا می دهی چوب و سنگ
برانداز بیخی که خار آورد  درختی بپرور که بار آورد

---

۱ رخسارہ ۲ غلام۔ بندہ ۳ زمانہ گزشتہ ۴ صاحب نعمت۔ دولت مند ۵ یعنی قوت

کسی را بده پایۂ مهتران | که بر کهتران سر ندارد گران
مبخشای بر هر کجا ظالمی ست | که رحمت برو جور بر عالمی ست
جهان سوز را کشته بهتر چراغ | یکی به در آتش که خلقی بداغ
هر آنکس که بر دزد رحمت کند | ببازوی خود کاروان میزند
جفا پیشگان را بده سر بباد[1] | ستم بر ستم پیشه عدل ست و داد

## گفتار در معنی احسان با آنکه سزاوار نباشد

شنیدم که مردی غم خانه خورد | که زنبور بر سقف[2] او لانه[3] کرد
زنش گفت ازینان چه خواهی مکن | که مسکین پریشان شوند از وطن
بشد مرد نادان پی کار خویش | گرفتند یک روز زن را به نیش
بیامد ز دکان سوی خانه مرد | بران بیخرد زن سپے طیره[5] کرد
زن بیخرد بر در و بام و کوی | همی کرد فریاد و میگفت شوی
مکن روی بر مردم ای زن ترش | تو گفتی که زنبور مسکین مکش
کسی با بدان نیکوئی چون کند | بدان را تحمل بد افزون کند
چو اندر سری بینی آزار خلق | بشمشیر تیزش بیازار حلق
سگ آخر که باشد که خوانش نهند | بفرمای تا استخوانش دهند
چه نیکو زدست این مثل پیر ده | ستور لگدزن گرانبار به

---

۱ه سر باد دادن قتل کرنا ۲ه چھت ۳ه لانہ بمعنی آشیانہ و خانۂ زنبور یعنی بھڑ کا چھتا ۴ه خستہ و مجروح ۵ه غصہ و خشم ۶ه ڈنک

اگر نیک مردی نماید عسس[1] — نیارد بشب خفتن از دزد کس
نی نیزه در حلقۂ کارزار — بقیمت تر از نیشکر صد هزار
نه هر کس سزاوار باشد بمال — یکی مال خواهد یکی گوشمال[2]
چو گربه نوازی کبوتر برد — چو فربه کنی گرگ یوسف درد
بنائے کہ محکم ندارد اساس[3] — بلندش مکن ور کنی زو هراس

# باب چہارم در تواضع[4]

ز خاک آفریدت خداوند پاک — پس اے بنده افتادگی کن چو خاک
حریص و جہانسوز و سرکش مباش — ز خاک آفریدندت آتش مباش
چو گردن کشید آتش هولناک — به بیچارگی تن بینداخت خاک
چو این سرفرازی نمود آن کمی — از این دیو کردند از آن آدمی

## حکایت دریں معنی

یکے قطره باران ز ابرے چکید — خجل شد چو پہنائے دریا بدید
کہ جائیکہ دریاست من کیستم — گر او هست حقا کہ من نیستم
چو خود را بچشم حقارت بدید — صدف در کنارش بجان پرورید
سپہرش بجائے رسانید کار — کہ شد نامور لؤلؤ شاهوار

۱؎ پاسبان مراد کوتوالی۔ ۲؎ مراد تنبیہ۔ ۳؎ بنیاد۔ عمارت۔ ۴؎ عاجزی۔

بلندی بدان یافت کو پست شد / در نیستی کوفت تا ہست شد

## حکایت عیسیٰ علیہ السلام و عابد پارسا

شنیدستم از راویان کلام / کہ در عہد عیسیٰ علیہ السلام
یکے زندگانی تلف کردہ بود / بجہل و ضلالت[1] سر آوردہ بود
دلیرے سیہ نامۂ سخت دل / ز ناپاکی ابلیس از وے خجل[2]
بسر بردہ ایام بے حاصلی / نیاسودہ تا بودہ از وے دلے
سرش خالی از عقل و از احتشام / شکم فربہ از لقمہ ہائے حرام
بناراستی دامن آلودۂ / بناداشتی دودہ اندودۂ
نہ پائے چو بیندگاں راست رو / نہ گوشے چو مردم نصیحت شنو
چو سال بد از وے خلائق نفور / نمایاں بہم چوں مہ نو ز دور
ہوا و ہوس خرمنش سوختہ / جوے نیکنامی نیندوختہ
سیہ نامہ چنداں تنعم براند / کہ در نامہ جائے نبشتن نماند
گنہگار و خودرائے و شہوت پرست / بغفلت شب و روز مخمور و مست
شنیدم کہ عیسیٰ در آمد ز دشت / بمقصورۂ عابدے برگذشت
بزیر آمد از غرفۂ خلوت نشیں / بپایش در افتاد سر بر زمیں
گنہگار برگشتہ اختر ز دور / چو پروانہ حیراں در ایشاں ز نور
تامل بحسرت کناں شرمسار / چو درویش در پیش سرمایہ دار

۱؎ گمراہی ۲؎ شرمندہ ۳؎ بیہودہ کلمہ غرور ۴؎ نادان ۵؎ تجربہ ۶؎ بالاخانہ

خجل زیر لب عذر خواہاں بسوز  ز شبہائے در غفلت آوردہ روز
سرشک غم از دیدہ باراں چو میغ  کہ عمرم بہ غفلت گذشت اے دریغ
برانداختم نقد عمر عزیز  بدستم از نیکوئی نیاوردہ چیز
چو من زندہ ہرگز مبادا کسے  کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
رہید آنکہ از عہد طفلی بمرد  کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
گناہم ببخش اے جہاں آفریں  کہ گر با من آید فبئس القریں
بدیں گوشہ نالاں گنہگار پیر  کہ فریاد حالم رس اے دستگیر
دلی نامہ از شرمساری سرش  رواں آب حسرت بہ شیب برش
وزاں نیمہ عابد سری پر غرور  ترش کردہ بر فاسق ابرو ز دور
کہ ایں مدبر اندر پے ما چراست  نگوں بخت ناداں چہ ہمجنس ماست
بگردن در آتش در افتادہ  بباد ہوا عمر در دادہ
چہ خیر آمد از نفس تردامنش  کہ صحبت بود با مسیح و منش
چہ بودے کہ زحمت ببردے ز پیش  بدوزخ برفتے پس کار خویش
ہمی رنجم از طلعت ناخوشش  مبادا کہ در من فتد آتشش
بمحشر کہ حاضر شود انجمن  خدایا تو با او مکن حشر من
دریں بود کہ وحی از جلیل الصفات  درآمد بہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ
کہ گر عالم است آں و گر ایں جہول  مرا دعوت ہر دو آمد قبول
تبہ کردہ ایام برگشتہ روز  بنالید بر من بزاری و سوز

---

بُرا ساتھی ہے ۔ نگوں بخت کم نصیب ۔ گنہگار ۔ بزرگ صفات یعنی خدا
..ان ۔

به بیچارگی هر که آمد بدم / نیندازمش ز آستان کرم
عفو کردم از وی عملهای زشت / در آرم به فضل خودش در بهشت
وگر عار دارد عبادت‌پرست / که در خلد با وی بود هم‌نشست
بگو ننگ از وی در قیامت مدار / که آن را به جنت برند این به نار
که آن را جگر خون شد از سوز و درد / گر این تکیه بر طاعت خویش کرد
ندانست در بارگاه غنی / که بیچارگی به ز کبر و منی
کرا جامه پاک است و سیرت پلید / در دوزخش را نباید کلید
برین آستان عجز و مسکینیست / به از طاعت و خویشتن‌بینیست
چو خود را ز نیکان شمردی بدی / نمی‌گنجد اندر خدائی خودی[1]
اگر مردی از مردی خود مگوی / نه هر شهسواری بدر برد گوی
پیاز آمد آن بی‌هنر جمله پوست / که پنداشت چون پسته مغزی در اوست
ازین نوع طاعت نیاید بکار / برو عذر تقصیر طاعت بیار
نخورد از عبادت بر آن بی‌خرد / که با حق نکو بود و با خلق بد
سخن ماند از عاقلان یادگار / ز سعدی همین یک سخن یاد دار
گنهگار اندیشناک از خدای / به از پارسای عبادت‌نمای

## ۳- حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

فقیهی کهن جامه تنگدست / در ایوان قاضی به صف برنشست

---

[1] خودی

نگه کرد قاضی در او تیز تیز ... معرّف[1] گرفت آستینش که خیز
ندانی که برتر مقام تو نیست ... فروتر نشین یا برو یا بایست
به جای بزرگان دلیری مکن ... چو سرپنجه‌ات نیست شیری مکن
نه هر کس سزاوار باشد به صدر ... کرامت به جاه است و منزل به قدر
دگر ره چه حاجت به پند کس است ... همین شرمساری عقوبت[2] بس است
به عزت هر آن کو فروتر نشست ... به خواری نیفتد ز بالا به پست
چو آتش برآورد بیچاره دود ... فروتر نشست از مقامی که بود
فقیهان طریق جدل ساختند ... لم و لانسلّم[3] در انداختند
گشادند بر هم در فتنه باز ... به لا و نعم کرده گردن فراز
تو گفتی خروسان شاطر به جنگ ... فتادند در هم به منقار و چنگ
یکی بیخود از خشمناکی چو مست ... یکی بر زمین میزد هر دو دست
فتادند در عقده‌ای پیچ پیچ ... که در حل آن ره نبردند هیچ
کهن جامه در صف آخرترین ... به غرش درآمد چو شیر عرین
دلایل قوی باید و معنوی ... نه رگهای گردن به حجت قوی
مرا نیز چوگان لعب است و گوی ... بگفتند اگر نیک دانی بگوی
به کلک فصاحت[4] بیانی که داشت ... به دلها چو نقش نگین برنگاشت
سر از کوی صورت به معنی کشید ... قلم بر سر حرف دعوی کشید
بگفتندش از هر کنار آفرین ... که بر عقل و طبعت هزار آفرین

---

[1] چوبدار [2] عذاب [3] کس واسطے کہ ہم نہیں مانتے [4] خوش بیانی۔

سمند سخن تا بجائی براند — که قاضی چو خر در خلاب[1] بماند

برون آمد از طاق و دستار خویش — به اکرام و لطفش فرستاد پیش

که هیهات قدر تو نشناختم — به شکر قدومت نپرداختم

دریغ آیدم با چنین مایه‌ای — که بینم ترا در چنین پایه‌ای

معرّف به دلداری[2] آمد برش — که دستار قاضی نهد بر سرش

به دست و زبان منع کردش که دور — منه بر سرم پای‌بند غرور

که فردا شود بر کهن میزران — به دستار پنجه گزم سرگران

چو مولام خوانند و صدر کبیر — نمایند مردم به چشمم حقیر

تفاوت کند هرگز آب زلال — گرش کوزه زرین بود یا سفال

خرد باید اندر سر مرد و مغز — نباید مرا چون تو دستار نغز[3]

کس از سر بزرگی نباشد به چیز — کدو سر بزرگ است و بی‌مغز نیز

میفراز گردن به دستار و ریش — که دستار پنبه است و سبلت حشیش[4]

به صورت کسانی که مردم وش‌اند — چو صورت همان به که دم در کشند

به قدر هنر جست باید محل — بلندی و نحسی مکن چون زحل[6]

نی بوریا[5] را بلندی نکوست — که خاصیت نیشکر خود در اوست

بدین عقل و همت نخوانم کست — وگر می‌رود صد غلام از پست

چه خوش گفت خرمهره‌ای در گلی — چو برداشتش پر طمع جاهلی

مرا کس نخواهد خریدن به هیچ — به دیوانگی در حریرم مپیچ

له کیچڑ ۲ه خوشامد ۳ه نادر۔ پاکیزه۔ عمده ۴ه سرکنڈه ۵ه سوکھی گھاس ۶ه زحل۔

نہ منعم بمال از کسے بہتر است — خر ار جل[۱] اطلس بپوشد خر است

بدین شیوہ مرد سخن گوے چست — بہ آب سخن کینہ از دل بشست

دل آزردہ را سخت باشد سخن — چو خصمت بیفتاد سستی مکن

چو دستت رسد مغز دشمن برآر — کہ فرصت فرو شوید از دل غبار

چنان ماند قاضی بجورش اسیر — کہ گفت انّ ہذا لیوم عسیر[۲]

بدندان گزید از تعجب یدین[۳] — بماندش در او دیدہ چون فرقدین[۴]

وز انجا جوان روے ہمت بتافت — برون رفت و بازش نشان کس نیافت

غریو از بزرگان مجلس بخاست — کہ گوئی چنین شوخ چشم از کجاست

نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید — کہ مردے بدین نعت[۵] و صورت کہ دید

یکے گفت ازین نوع شیرین نفس — درین شہر سعدی شناسیم و بس

بران صد ہزار آفرین کین بگفت — حق تلخ بین تا چہ شیرین بگفت

## ۴۔ حکایت در توبہ کردن پادشاہزادہ گنجہ[۶]

یکے پادشا زادہ گنجہ بود — کہ نا اہل و ناپاک و سرپنجہ بود

بمسجد درآمد سرایان و مست — مے اندر سر و ساتگینے[۷] بدست

بمقصورہ در پارسائے مقیم — زبان دلآویز و قلب سلیم

---

۱؎ جھول ۲؎ یہ دن البتہ سخت ہے ۳؎ جمع ید دونوں ہاتھ [illegible] جو قطب شمالی کو قریب ہیں ۵؎ صفت ۶؎ ایک مشہور شہر کا نام جو تبریز و شروان کے درمیان میں واقع ہوا اور شیخ نظامی کا مولد ہو ۷؎ بڑا پیالہ ۱۲

تنی چند بر گشت از مجتمع چو عالم نباشی کم از مستمع[1]
چو بی عزتی پیشه کرد آن حرون شدند آن عزیزان خراب اندرون
چو منکر بود پادشه را قدم که یارد زد از امر معروف دم
تحکم کند سیر بر بوی گل فرو ماند آواز چنگ از دهل
گرت نهی منکر برآید ز دست نشاید چو بی دست و پایان نشست
وگر دست قدرت نداری بگوی که پاکیزه گردد به اندرز خوی
چو دست و زبان را نماند مجال به همت نمایند مردی رجال
یکی پیش دانای خلوت نشین بنالید و بگریست سر بر زمین
که یکبار بر آخر این رند مست دعا کن که ما بی زبانیم و دست
دمی سوزناک از دل باخبر قوی‌تر که هفتاد تیغ و تبر
برآورد مرد جهاندیده دست چه گفت ای خداوند بالا و پست
خوش است این پسر وقتش از روزگار خدایا همه وقت او خوش بدار
کسی گفتش ای قدوهٔ راستی بدین بد چرا نیکویی خواستی
چو بد عهد را نیک خواهی ز بهر چه بد خواستی بر سر خلق و شهر
چنین گفت بیننده تیز هوش چو سر سخن در نیابی مجوش
به طامات مجلس نیاراستم ز دادار خود توبه‌اش خواستم
که هرگه که باز آید از خوی زشت به عیشی رسد جاودان در بهشت
چنین پنج روز است عیشش مدام به ترک اندرش عیشهای مدام

۱ سننے والا ۲ سرکش ۳ برا ۴ پیشوا ۵ سخنان بلند

حدیثی که مرد سخن ساز گفت / یکی زان میان با ملک باز گفت

زد چند آبی در آتش آمد چو میغ / بسا دیده بر چهره سیل دریغ

چو تیر از شوق اندر دلش بسوخت / حیا دیده بر پشت پایش بدوخت

درنگی که فرزند استاد کس / در توبه کوبان که فریاد رس

قدم رنجه فرمای تا سر سم / سر جاهلی و تا دانشی برسم

دو در دو به سنا دو نیم در سپاه / سخن پرور آمد در ایران شاه

شکر دیده دشناب از شیع و شراب / ده از نعمت آباد و مردم خراب

یکی نغمه ساز خود یکی نیم مست / یکی شعرگویان صراحی بدست

ز سویی برآورده مطرب خروش / ز دیگر سو آواز ساقی که نوش

حریفان خراب از می لعل رنگ / سر چنگی از خواب در بر چو چنگ

نبود از خیابان گردن فراز / بجز نرگس آنجا یکی دیده باز

دف و چنگ با یکدگر سازگار / برآورده زیر از میان ناله زار

بفرمود در هم شکستند خرد / سبدها شد آن عیش صافی بدرد

شکستند چنگ و شکستند رود / بدر کرد گوینده از سر سرود

بچنگی نه دستینه بر دل زدند / که دف را قفا زد در گردن زدند

روان شد خم چنگ افتاده نگون / تو گفتی شده است از بط آشفته خون

خم از سستی خصم شد اسپ بود / ز دل تشنه دستی ندید اشتب زود

شکم تا جا فش دریدند مشک / قدح را بر دیده خوش پر اشک

---

۱؎ رگ ۲؎ چنگ بجانے والا ۳؎ تلچھٹ ۴؎ ظرف شراب مراد از صراحی

بفرمود تا سنگ صحنِ سرائے — بکندند و کردند نو باز جائے

کہ گلگونہ[1] و نسر یاقوت نام — بشستن نشیند ز روئے رخام

عجب نیست بالوعہ[2] گر شد خراب — کہ خورد اندراں روز چنداں شراب

دگر ہر کہ بربط گرفتے بہ کف — قفا خوردے از دستِ مردم چو دف

وگر فاسقے چنگ بردے بہ دوش — بمالیدے اورا چو طنبور گوش

جوان سر از کبر و پندار مست — چو پیراں بہ کنجِ عبادت نشست

پدر بارہا گفتہ بودش بہ ہول — کہ پاکیزہ رو باش و شائستہ قول

جفائے پدر برد و زنداں و بند — چناں سودمندش نیامد کہ پند

گرش سخت گفتے سخن گوئے و سہل — کہ بیروں کن از سر جوانی و جہل

خیال و سرودش بر آں داشتے — کہ درویش را زندہ نگذاشتے

سپر نفگند شیرِ غراں ز جنگ — نیندیشد از تیغِ براں پلنگ

بہ نرمی ز دشمن تواں کرد دوست — چو با دوست سختی کنی دشمن اوست

چو سنداں[3] کسے سخت روئی نکرد — کہ خایسک[4] تادیب بر سر نخورد

بہ گفتن درشتی مکن با امیر — چو بینی کہ سختی کند سست گیر

بہ اخلاق با ہر کہ بینی بساز — اگر زیر دست است وگر سرفراز

کہ ایں گردن از نازکی برکشد — بہ گفتار خوش واں سر اندر کشد

بہ شیریں زبانی تواں برد گوئے — کہ پیوستہ تلخی برد تند خوئے

تو شیریں زبانی ز سعدی بگیر — ترش روئے را گو بہ تلخی بمیر

---

[1] غازہ جو عورتیں منہ پر ملتی ہیں [2] نابدان [3] نہائی جس پر لوہا پیٹا جاتا ہے [4] ہتھوڑا۔

# باب ششم در قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد　　　که بر بخت و روزی قناعت نکرد

قناعت توانگر کند مرد را　　　خبر کن حریص جهان‌گرد را

سکونی بدست آور ای بی‌ثبات[1]　　　که بر سنگ گردان نروید نبات

مپرور تن ار مرد رای و هشی　　　که او را چو می‌پروری می‌کشی

خردمند مردم هنر پرورند　　　که تن‌پروران از هنر لاغرند

کسی سیرت آدمی گوش کرد　　　که اول سگ نفس خاموش کرد

خور و خواب تنها طریق دد است　　　بر این بودن آیین نابخرد است

خنک نیک‌بختی که در گوشه‌ای　　　بدست آرد از معرفت توشه‌ای

بر آنان که شد سر حق آشکار　　　نکردند باطل بر او اختیار

تو خود را از آن در چه[2] انداختی　　　که چه را ز ره باز نشناختی

بر اوج فلک چون پرد جره[3] باز　　　که در شهپرش بسته سنگ آز

به کم کردن از عادت خویش خورد　　　توان خویشتن را ملک خوی کرد

کجا سیر وحشی رسد در ملک　　　نشاید پرید از ثری[4] تا فلک

نخست آدمی سیرتی پیشه کن　　　پس آنگه ملک خویی اندیشه کن

تو بر کره[5] توسنی بر کمر　　　نگر تا نپیچد ز حکم تو سر

---

۱ بیقرار　۲ مخفف چاه بمعنی کنواں　۳ شکاری باز　۴ ساتویں زمین　۵ مراد نفس امارہ

کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت
تن خویشتن کشت و خون تو ریخت

باندازہ خور زاد اگر مردمی
چنین پر شکم آدمی یا خمی

درون جائے ذکر است و قوت[۱] و نفس
تو پنداری از بہر نانست و بس

کجا ذکر گنجد کز انبار آز
بسختی نفس می کند پا دراز

ندارند تن پروران آگہی
کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی[۳]

دو چشم و شکم پر نگردد بہیچ
تہی بہتر این رودۂ پیچ پیچ

چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید
دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید

ہمی میردت عیسیٰ از لاغری
تو در بند آنی کہ خر پروری

بدین اے فرومایہ دنیا مخر
تو خر با نجیل عیسیٰ مخر

مگر می ندانی کہ دد را و دام
نینداخت جز حرص خوردن بدام

پلنگے کہ گردن کشد بر وحوش
بدام افتد از بہر خوردن چو موش

چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری
بدامش در افتی و تیرش خوری

## حکایت

یکے را تپ آمد ز صاحبدلان[۴]
کسے گفت شکر بخواہ از فلاں

بگفت اے پسر تلخی مردنم
بہ از جور روئے ترش[۵] بردنم

شکر عاقل از دست آنکس نخورد
کہ روے از تکبر بر و سرکہ کرد

مرو در پئے ہر چہ دل خواہدت
کہ تمکین تن نور جاں کاہدت

کند مرد را نفس امارہ خوار
اگر ہوشمندی عزیزش مدار

---

۱ خورش، غذا ۲ آتش ۳ ایندھن ۴ عارف ۵ ترش ۶ سرکش

دگر هر چه باشد مرادش خوری — ز دوران بسی نامرادی بری
تنور شکم دم بدم تافتن — مصیبت بود روز نایافتن
به تنگی بریزاندت روی رنگ — چو وقت فراخی[1] کنی معده تنگ
کشد مرد پرخواره بار شکم — وگر در نیابد کشد بار غم
شکم بنده بسیار بینی خجل — شکم پیش من تنگ بهتر که دل

# باب هشتم در بیان فضیلت شکر

## ۱- حکایت

نفس می نیارم زد از شکر دوست — که شکری ندانم که درخورد اوست
عطائیست هر موی از او بر تنم — چگونه به هر موی شکری کنم
ستایش خداوند بخشنده را — که موجود کرد از عدم بنده را
کرا قوت وصف احسان اوست — که اوصاف مستغرق شأن اوست
بدیعی که شخص آفریند ز گل — روان و خرد بخشد و هوش و دل
ز پشت پدر تا به پایان شیب — نگر تا چه تشریف دادت ز غیب
چو پاک آفریدت به هش باش و پاک — که ننگ است ناپاک رفتن به خاک
پیاپی بیفشان از آیینه گرد — که مصقل[2] نگیرد چو زنگار خورد
چو روزی به سعی آوری سوی خویش — مکن تکیه بر زور بازوی خویش

---

۱. فراخی: کشادگی، ۲. مصقل: پیدا کرنے والا صیقل، مراد آئینهٔ دل

چرا حق نمی‌بینی ای خودپرست　　که بازو بگردش در آورد و دست
چو آید بکوشیدنت خیر پیش　　بتوفیق حق دان نه از سعی خویش
بسر پنجگی کس نبرد است گوی　　سپاس خداوند توفیق گوی
تو قائم بخود نیستی یک قدم　　ز غیبت مدد می‌رسد دم بدم
نه طفل زبان بسته بودی ز لاف　　همی روزی آمد بجوفش ز ناف
چو نافش بریدند روزی گسست　　به پستان مادر در آویخت دست
غریبی که رنج آردش دهر پیش　　بدارو دهند آبش از شهر خویش
پس او در شکم پرورش یافتست　　ز انبوب معده خورش یافتست
دو پستان که امروز دلخواه اوست　　دو چشمه هم از پرورشگاه اوست
کنار و بر مادر دلپذیر　　بهشت است و پستان در او جوی شیر
درختیست بالای جان پرورش　　ولد میوهٔ نازنین بر برش
نه رگهای پستان درون دل است　　پس ار بنگری شیر خون دل است
بخونش فرو برده دندان چو نیش　　سرشته در او مهر خونخوار خویش
چو بازو قوی کرد و دندان ستبر　　براندایدش دایه پستان بصبر
چنانش بصبر از شیر خامش کند　　که پستان شیرین فراموش کند
تو نیز ای که در توبه‌ای طفل راه　　بصبرت فراموش گردد گناه

## حکایت

جوانی سر از رای مادر بتافت　　دل دردمندش بآذر بتافت

---

۱ مسافر ۲ بچہ جو اندر بستہ تھا لیکن روزی پہنچا ۳ مراد حرف ۴ مراد خمیر ۵ مراد نرم اور گرم ۶ دودھ کہ خون سے پیدا ہوتا ہے (بچہ) پیتا ہے ۷ مضبوط ۸ ایلوا ۹ آگ۔

چو بیچاره شد پیشش آورد مهد
که ای سست مهر فراموش عهد

نه گریان و درمانده بودی و خرد
که شبها ز دستت تو خوابم نبرد

نه در مهد نیروی بر حالت نبود
مگس راندن از خود مجالت نبود

تو آنی که از یک مگس رنجه‌ای
که امروز سالار سرپنجه‌ای

بحالی شوی باز در قعر گور
که نتوانی از خویشتن دفع مور

دگر دیده چون برفروزد چراغ
چو کرم لحد خورد پیه دماغ

چو پوشیده چشمی نبینی که راه
نداند همی وقت رفتن ز چاه

تو گر شکر کردی که با دیده‌ای
وگرنه تو هم چشم پوشیده‌ای

معلم نیاموختت فهم و رای
سرشت این صفت در وجودت خدای

گرت منع کردی دل حق نیوش
حقت عین باطل نمودی بگوش

## باب نهم در توبه

بیا ای که عمرت بهفتاد رفت
مگر خفته بودی که بر باد رفت

همه برگ بودن همی ساختی
بتدبیر رفتن نپرداختی

قیامت که بازار مینو نهند
منازل باعمال نیکو نهند

بضاعت بچندانکه آری بری
وگر مفلسی شرمساری بری

که بازار چندانکه آگنده‌تر
تهیدست را دل پراگنده‌تر

ز پنجه درم پنج اگر کم شود
دلت ریش سرپنجهٔ غم شود

---

له گہوارہ پالنا ۔ سله اسوقت کی قوت ۔ سله چربی ۔ کله اندھا ۔ هه مراد بہشت ۔ له زخمی

چو پنجاه سالت برون شد ز دست — غنیمت شمر پنج روزی که هست
اگر مرده مسکین زبان داشتی — به فریاد و زاری فغان داشتی
که ای زنده چون هست امکان گفت — لب از ذکر چون مرده بر هم مخفت
چو ما را به غفلت بشد روزگار — تو باری دمی چند فرصت شمار

## حکایت

کهن سالی آمد به نزد طبیب — ز نالیدنش تا به مردن قریب
که دستم به رگ بر نه ای نیک‌رای — که پایم همی بر نیاید ز جای
بدان ماند این قامت خفته‌ام — که گویی به گل در فرو رفته‌ام
برو گفت دست از جهان برگسل — که پایت قیامت برآید ز گل
اگر در جوانی زدی دست و پای — در ایام پیری بهش باش و رای
چو دوران عمر از چهل برگذشت — مزن دست و پا کآبت از سر گذشت
نشاط آنگه از من رمیدن گرفت — که شامم سپیده دمیدن گرفت
بباید هوس کردن از سر بدر — که دور هوس بازی آمد بسر
به سبزی کجا تازه گردد دلم — که سبزی بخواهد دمید از گلم
تفرج کنان در هوا و هوس — گذشتیم بر خاک بسیار کس
کسانی که دیگر به غیب اندرند — بیایند و بر خاک ما بگذرند
دریغا که فصل جوانی برفت — به لهو و لعب زندگانی برفت
دریغا چنان روح پرور زمان — که بگذشت بر ما چو برق یمان

---

۱ مراد مدت قلیل ۲ پنج ۳ شصت ۴ مراد تیره شب کنایه از عالم جوانی ۵ زمانه

ز سودای آن پوشم و این خورم — نپرداختم تا غم دین خورم
دریغا که مشغول باطل شدیم — ز حق دور ماندیم و غافل شدیم
چه خوش گفت با کودک آموزگار — که کاری نکردیم و شد روزگار

# باب دهم در مناجات

بیا تا برآریم دستی ز دل — که نتوان برآورد فردا ز گل
به فصل خزان در نبینی درخت — که بی برگ ماند ز سرمای سخت
برآرد تهی دستهای نیاز — ز رحمت نگردد تهیدست باز
مپندار از آن در که هرگز نبست — که نومید گردد برآورده دست
همه طاعت آرند و مسکین نیاز — بیا تا به درگاه مسکین نواز

چو شاخ برهنه برآریم دست — که بی برگ ازین بیش نتوان نشست
خداوندگارا نظر کن به جود — که جرم آمد از بندگان در وجود
گناه آید از بندهٔ خاکسار — به امید عفو خداوندگار
کریما به رزق تو پرورده‌ایم — به انعام و لطفت تو خو کرده‌ایم
گدا چون کرم بیند و لطف و ناز — نگردد ز دنبال بخشنده باز
چو ما را به دنیا تو کردی عزیز — به عقبی همین چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس — عزیز تو خواری نبیند ز کس
خدایا به عزت که خوارم مکن — به ذل گنه شرمسارم مکن

مسلط مکن چون منی بر سرم — ز دست تو به گر عقوبت برم
بگیتی بتر زین نباشد بدی — جفا بردن از دست همچون خودی
مرا شرمساری ز روی تو بس — دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایه‌ای — سپهرم بود کمترین پایه‌ای
اگر تاج بخشی سر افرازدم — تو بردار تا کس نیندازدم

## حکایت

تنم می بلرزد چو یاد آورم — مناجات شوریده‌ای در حرم
که می گفت با حق بزاری بسی — میفکن که دستم نگیرد کسی
بلطفم بخوان و مران از درم — ندارد بجز آستانت سرم
تو دانی که مسکین و بیچاره‌ایم — فرو مانده نفس اماره‌ایم
نمی تازد این نفس سرکش چنان — که عقلش تواند گرفتن عنان
که با نفس و شیطان بر آید بزور — مصاف پلنگان نیاید ز مور

بمردان راهت که راهی بده — وزین دشمنانم پناهی بده
خدایا بذات خداوندیت — باوصاف بی مثل و مانندیت
بلبیک حجاج بیت الحرام — بمدفون یثرب علیه السلام
بتکبیر مردان شمشیر زن — که مرد وغا را شمارند زن
بطاعات پیران آراسته — بصدق جوانان نوخاسته
که ما را در آن ورطهٔ یک نفس — ز ننگ دو گفتن بفریاد رس

---

۱ کسیکه همچو من است ۱۲ ۲ مستانه ۳ مکه معظمه ۴ مدینه منوره ۵ یعنی دو خدا گفتن ۱۲

امیدست از آنانکه طاعت کنند / که بی طاعتان را شفاعت کنند
بپاکان کز آلایشم دور دار / دگر زلتی[1] رفت معذور دار
به پیران پشت از عبادت دوتا / نه شرم گنه دیده[2] بر پشت پا
که چشمم ز روی سعادت مبند / زبانم بوقت شهادت مبند
چراغ یقینم فرا راه دار / ز بد کردنم دست کوتاه دار
بگردان ز نادیدنی دیده ام / مده دست بر ناپسندیده ام
من آن ذره ام در هوائے تو نیست / وجود و عدم ز احتقارم یکیست
ز خورشید لطفت شعاعے بسم[4] / که جز در شعاعت نبیند کسم
بدے را نگه کن که بهتر کس است / گدا را ز شاه التفاتے بس است
مرا گر بگیری بانصاف و داد / بنالم که عفوم نه این وعده داد
خدایا بذلت مران از درم / که صورت نه بندد درِ دیگرم
ور از جهل غائب شدم روز چند / کنون کامدم در برویم مبند
چه عذر آرم از ننگ تردامنی / مگر عجز پیش آورم کے غنی
فقیرم بجرم گناهم مگیر / غنی را ترحم بود بر فقیر
چرا باید از ضعف حالم گریست / اگر من ضعیفم پناهم قویست
خدایا بغفلت شکستیم عهد / چه زور آورد با قضا دست جهد[5]
چه برخیزد از دست تدبیر ما / ق همین نکته بس عذر تقصیر ما
همه هرچه کردم تو برهم زدی / چه قوت کند با خدائی خودی
نه من سر ز حکمت بدر می برم / که حکمت چنین می رود بر سرم

[1] لغزش یا گناه [2] سرنگون و شرمنده [3] تاریکی [4] مرا بس است [5] کوشش ۱۲

# قصائد سعدی

شکر و سپاس و منت و عزت خدای را — پروردگار خلق و خداوند کبریا
دادار غیب دان و نگهدار آسمان — رزاق بنده پرور و خلاق رهنما
اقرار می کند دو جهان بر یگانگیش — یکتا و پشت عالمیان بر درش دوتا
گوهر ز سنگ خاره و لولوی از صدف — فرزند آدم از گل و برگ گل از گیا
پاره ز سنگ چشمهٔ آب آورد پدید — باران ز آب چشم گنهگار ذره سا
گاهی بصنع ماشطه[1] بر روی خوب زند — گلگونهٔ شفق کند و سرمهٔ دجی[2]
دریای لطف اوست وگرنه سحاب کیست — تا بر زمین مشرق و مغرب کند سخا
ارباب شوق در طلبت بیدل اند و هوش — اصحاب فهم در صفتت بی سر اند و پا
شبهای دوستان ترا نعم الصباح[3] — ولیل شب که بی تو روز کند اظلم المسا[4]
یاد تو روح پرور و وصف تو دلفریب — نام تو غم زدای و کلام تو دلربا
سیمی که بی قبول تو نقد عمل دغل[5] — بی خاتم رضای تو سعی اهل هبا[6]
جایی که تیغ قهر برآرد دمار تمش[7] — ویران کند بسیل عرم[8] جنت سبا[9]

---

1 لغوی معنی کنگھی کرنیوالی عورت جیسا کہ دوسری عورتوں کی کنگھی چوٹی کرنیوالی بنانے سنوارنیوالی یہاں قدرت کی صفت ہے 2 اصل میں دجی ہے یعنی تاریکی ظلمت شب 3 بہترین صبح 4 یعنی تاریک ترین شام 5 کھوٹا نکما 6 گرد کے ذرے مجازاً بیکار شے فضول 7 یعنی ہیبت جلال شان دبدبہ 8 پانی کی روک بند 9 یمن کا ایک شہر جہاں حضرت بلقیس زوجہ حضرت سلیمان علیہ السلام حکومت کرتی تھیں اس شعر میں تلمیح ہے اور ایک آیت قرآنی کا اقتباس ۱۲

شاہان بر آستان جلالت نہادہ سر — گردن کشان مطاوع و کہتران دعا
گر جملہ را عذاب کنی ور عطا دہی — کس را مجال آن کہ آن چون و این چرا
خود دست پای فہم و بلاغت کجا رسد — تا در کنار وصف جلال تو ند ثنا
گاہے سموم قہر تو ہم دست با خزان — گاہے نسیم لطف تو ہمراز با صبا
خواہندگان درگہ جاہش توانگرند — سلطان در سرادق و درویش در عبا
آن دست در شریعت و آن پی بر زمین — آن چشم در اشارت این گوش در ندا
مردان راست از نظر خلق در حجاب — شب در لباس معرفت در روز در قبا
فرخندہ طالعی کہ کنی یاد او بخیر — سرگشتہ دولتی کہ فراموش کند ترا
چندین ہزار سکہ پیغمبری زدند — اول بنام آدم و آخر بمصطفیٰ
الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیل — رایش نہ از طبیعت و نطقش نہ از ہوا
در نعت او زبان فصاحت کجا رسد — خود پیش آفتاب چہ رونق دہد ہبا
دانی کہ در بیان اذا الشمس کورت — معنی چہ گفتہ اند بزرگان پارسا
یعنی وجود خواجہ سر از خاک بر کند — خورشید و ماہ را نہ بود بعد از آن ضیا
لے برترین مقام ملائک بر آسمان — با منصب تو زیر ترین پایہ علا
شعر آوردم بحضرت عالیت زینہار — با وحی آسمان چہ زند سحر مفتریٰ

---

۱؎ تیر نازک ۲؎ خیمہ شامیانہ ۳؎ سراپردہ ۴؎ خواہش نفس ۵؎ پورا مصرعہ اقتباس ہے آیۂ قرآنی کا وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحیٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کی موجب منہ سے نہ بولتے بلکہ جو کچھ وحی الٰہی نازل ہوتی ہے وہ پہنچا دیتے ہیں ۶؎ جب آفتاب لپیٹ لیا جائیگا ۷؎ سحر مفتریٰ یعنی جادو جھوٹ باندھا ہوا کو ثمہ یا افترا کیا ہوا سحر یہ لفظ اقتباس قرآنی ہے

یارب بدست آنکه قمر زد دو نیم شد[1] — تسبیح گفت در کفِ میمون او حصا[2]
کافتادگان شوند ز تفهیم دستگیر — از تن امن تجاوز و اغفر لمن عصی[3]
تریاک در دهان رسول آفرید حق — صدیق را چه غم بود از زهر اژدها
ای یارِ غار سید و صدیق نامور — ق — مجموعهٔ فضائل و گنجینهٔ صفا
مردان قدم به صحبت یاران نهاده اند — لیکن نه آن چنان که تو در کام اژدها
یار آن بود که مال و تن و جان فدا کند — تا در سبیل دوست به پایان برد وفا
دیگر عمر که لائق پیغمبری بدی — گر خواجهٔ رسل نبدی ختم انبیا
سالار خیل خانهٔ دین صاحب رسول — سر دفتر خدای پرستان بی ریا
دیوی که خلق عالم از دست عاجزاند — عاجز در آن که چون شود از دست او رها
دیگر جمال صورت عثمان که بر نکرد — در پیش دست دشمن قاتل سر از حیا
این شرط مهربانی و تحقیق دوستی ست — کز مهر دوستان بری از دشمنان جفا
خاصان حق همیشه بلیت کشیده اند — هم بیشتر عنایت و هم بیشتر عنا
کس را چه زور و زهره که وصف علی کند — جبار در مناقب او گفته هل اتی[4]
زور آزمای قلعهٔ خیبر که دست او — در یک دگر شکست بیازوی لافتی[5]

---

[1] اشارہ بمعجزۂ شق القمر [2] حصاة کی جمع ۔ سنگ ریزے، کنکریاں ۔ ایک مشہور معجزہ کیطرف اشارہ ہے
[3] ترجمہ ۔ نرمی کر اسکے ساتھ جو حد سے گزر گیا اور بخشدے اسکو جو نافرمانی کرے [4] قرآن مجید کی ایک سورت ہے جسمیں حضرت علی اور دیگر حضرات اطہار کے ایثار کا ذکر ہے [5] حضرت علی کی شان میں مشہور مقولہ ہے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار ۔ یعنی حضرت علی جیسا دوسرا جوان نہیں اور ذوالفقار جیسی دوسری تلوار نہیں ۔

شیر خدا و صفدر میدان و بحر جود — جان بخش در نماز و جهان سوز در وغا
دیباچهٔ مروت و سلطان معرفت — لشکرکش فتوت و سردار اتقیا
فردا که هر کسی به شفیعی زنند دست — مائیم و دست و دامن معصوم مرتضی
پیغمبر آفتاب منیر است در جهان — وینان ستارگان بزرگند و مقتدا
یا رب به نسل طاهر اولاد فاطمه — یا رب بخون پاک شهیدان کربلا
یا رب بصدق سینهٔ پیران راستر — یا رب آب دیدهٔ مردان آشنا
دلهای خسته را از کرم مرهمی فرست — ای نام اعظمت در گنجینهٔ شفا
گر خلق تکیه بر عمل خویشتن کنند — ما را بس است رحمت و فضل تو متکا
یا رب خلاف امر تو بسیار کرده‌ایم — امید هست از کرمت عفو ما مضا
چشم گناهگار بود بر خطای خویش — ما را عنایت کرمت چشم بر عطا
یا رب بلطف خویش گناهان ما بپوش — روزی که رازها فتد از پرده بر ملا
همواره از تو لطف خداوندی آمده است — وز ما چنانکه در خور ما فعل ناسزا
عدل است اگر عقوبت ما بیگنه کنی — لطف است اگر کشی قلم عفو بر خطا
گر تقویت کنی ز ملک بگذرد بشر — ور تربیت کنی به ثریا رسد ثری

---

۵۱ اتقیا میں قرآنی تلمیح ہے، خدا نے حضور صلعم کی ذات کے بارے میں فرمایا ہے کہ ... اور دنیا میں سراجاً منیرا
یعنی روشن چراغ (آفتاب) بنا کر بھیجا ۵۲ مضمون حدیث کا ترجمہ ہے، حضور صلعم کا ارشاد ہے
اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی میرے صحابی ستاروں کی طرح ہیں جس کی پیروی
کرو گے ہدایت پاؤ گے ۵۳ تکیہ گاہ۔ سہارا ۵۴ جو کچھ گزرا ۵۵ سات ستارے ملے ہوئے
جو بہت بلندی پر ہیں۔ پروین ۵۶ خاک

دلہائے دوستان تو خون میشود ز خوف — باز از کمال لطف تو دل میدہد رجا
یارب قبول کن بہ بزرگی و لطف خویش — کاں را کہ رد کنی نہ بود ہیچ ملتجا[1]
ما را تو دست گیر و حوالت مکن بخلق — الا[2] الیک حاجت درماندگاں فلا
کردی تو آنچہ شرط خداوندی تو بود — ما در خور تو ہیچ نکردیم ربنا[3]
سہل است اگر بچشم عنایت نظر کنی — اصلاح قلب[4] را چہ محل پیش کیمیا
اولے تر آنکہ ہم تو بگیری بلطف خویش — دستے[5] دگر ز ہیچ نیاید ز دست ما
کارے بہ منتہا نہ رسانیدہ در طلب — بردیم روزگار گرامی بہ منتہا
فی الجملہ دستہائے تہی بر تو داشتیم — خود دست جز تہی نتواں داشت بر خدا
یا دولتا[6] اگر بعنایت نظر کنی — واخجلتا اگر بعقوبت دہی جزا
اے نفس جہد کن کہ چو مرداں قدم زنی — وز پائے بستہ بدعا دست برکشا
پیدا بود کہ بندہ بکوشش کجا رسد — بالائے ہر سرے قلمے رفتہ از قضا
کس را بخیر و طاعت خویش اعتماد نیست — آں بے بصر کجا کہ کند تکیہ بر عصا
اے پائے بستہ عمر تو در رہگذار سیل — بدیں امل[7] چہ بیش نہی مرگ در قفا
تا روز اولت چہ نوشتست بر جبیں — زیرا کہ در ازل ہمہ سعدا اند و اشقیا
در کوہ و دشت ہر سبعے[8] صوفیے بدے — گر ہیچ سود مند بدے صوف بے صفا

---

۱ ٹھکانا، جائے پناہ، امیدگاہ ۲ ترجمہ۔ عاجزوں کی حاجت تیرے سوا کسی کیجانب نہیں مصرعہ میں تعقید ہے ورنہ عربی الفاظ کی ترتیب اس طرح ہے، فلا حاجۃ الا الیک ۳ (اسے) ہمارے پروردگار ۴ کھوٹا، ناسرہ، نیز دل ۵ عمل، کام ۶ خوشا نصیب ۷ امید آرزو ۸ سبع درندہ پھاڑ کھانے والا جانور

پہلوئے تن ضعیف کند پشت دل قوی — صید بچہ در ریاض ریاضت کند چرا
گر بر وجود عاشق صادق زنند تیغ — گوید بکش کہ مال سبیل ست و جاں فدا
ما را بہ نوشدارۓ دشمن امید نیست — ور دست دوست گر ہمہ زہر ست مرحبا
چوں شادمانی و غم دنیا مقیم نیست — فرعون کامران[1] و ایوب مبتلا
امثال ما بہ تنگی و سختی بمردہ اند — تا خود چہ لا[2] تقیم تشریف[1] اولیا
غم نیست زخم خوردۂ راہ خدا اے — دردے چہ خوش بود کہ حبیبش کند دوا
ما بین آسمان و زمیں جائے عیش نیست — یک دانہ چوں جہد ز میان دو آسیا
عمرت برفت و چارہ کارے نساختی — اکنوں کہ چارہ نیست بہ بیچارگی بیا
کردار نیک ہے بدبقیاست قرین تست — آں اختیار کن کہ تواں دیدنش لقا
تا ہیچ دانہ نفشانی بجز کرم — تا ہیچ دانہ نستانی بجز بقا
نا اہل را نصیحت سعدی چنانکہ ہست — گفتیم اگر بسمع تفاوت کند عمے[2]
گوئی کدام سنگ دل ایں پند نشنود — بر کوہ خواں کہ باز بگوشت آیدت صدا

دیگر

با مراداں کہ تفاوت نکند لیل و نہار — خوش بود دامن صحرا و تماشائے بہار
صوفی از صومعہ[3] گو خیمہ بزن در گلزار — وقت آں نیست کہ در خانہ نشینی بیکار
کوہ و دریا و درختاں ہمہ در تسبیح اند — نہ ہمہ مستمعاں[4] فہم کنند ایں اسرار
بلبلاں وقت گل آمد کہ بنالند ز شوق — نہ کم از بلبل مستی تو بنال اے ہشیار
آفرینش ہمہ تنبیہ خداوند دلست — دل ندارد کہ ندارد بخداوند اقرار
ایں ہمہ نقش عجب بر در و دیوار وجود — ہر کہ فکرت نکند نقش بود بر دیوار

[1] خلعت [2] اندھاپن، نابینائی [3] خانقاہ [4] سننے والے

خبرت هست که مرغان چمن می‌گویند — که آخر ای خفته سر از بالش غفلت بردار

هر که امروز نبیند اثر قدرت او — غالب آنست که فردا نبیند دیدار

تا کی آخر چو بنفشه سر غفلت در پیش — حیف باشد که تو در خوابی و نرگس بیدار

که تواند که دهد میوهٔ رنگین از چوب — یا که داند که برآرد گل صد برگ از خار

وقت آنست که داماد[۱] گل از حجلهٔ غیب — بدر آید که درختان همه کردند نثار

آدمی زاده اگر در طرب آید نه عجب — سرو در باغ برقص آمده و بید و چنار

باش تا غنچهٔ سیراب دهن باز کند — بامدادان چو سر نافهٔ آهوی تتار

مژدگانی[۳] که گل از غنچه برون می‌آید — صد هزار اقچه بریزند عروسان[۲] بهار

باد گیسوی عروسان چمن شانه کند — بوی نسرین و قرنفل برود در اقطار

ژاله بر لاله فرود آمده هنگام سحر — راست چون عارض گلبوی عرق کرده یار

باد بوی سمن آورد و گل و سنبل و بید — در دکان بچه رونق بگشاید عطار

خیری و خطمی و نیلوفر و بستان افروز — نقشهائی که در و خیره بماند ابصار

ارغوان[۴] ریخته بر درگه خضرای چمن — همچنانست که بر تختهٔ دیبا دینار

این هنوز اول آذار جهان افروز است — باش تا خیمه زند دولت نیسان[۵] و ایار[۶]

شاخها دختر دوشیزهٔ باغند هنوز — باش تا حامله گردند بالوان اثمار

عقل حیران شود از خوشهٔ زرین عنب — وهم عاجز شود از حقهٔ یاقوت انار

بندهای رطب از نخل فرود آویزند — نقشبندان قضا و قدر شیرین کار

---

۱ دولہا نوشہ۔ ۲ عروس۔ ۳ وہ انعام جو مژدہ رساں کو دیا جاتا ہے ۴ ایک سرخ پھول ۱۲
۵ عبرانی سال کا ساتواں مہینہ جو ماہ اپریل کے مطابق ہوتا ہے یہ بہار کا موسم ہوتا ہے اس مہینہ کی بارش بھی اسی نام سے موسوم ہے ۶ ایک رومی مہینہ تقریباً مئی یا جیٹھ یہ بھی بہار کا مہینہ ہے

تا نه تاریک شود سایهٔ انبوه درخت　　زیر هر برگ چراغی بنهد از گلنار
سیب را هر طرفی داده طبیعت رنگی　　هم بدان گونه که گلگونه کند روی نگار
شکل امرود تو گویی که ز شیرینی و لطف　　کوزهٔ چند نباتست معلق بر بار
حشو[۱] انجیر چو حلواگر صانع که همی　　حب خشخاش کند در عسل و شهد بکار
آب در پای ترنج و به و بادام روان　　همچو در زیر درختان بهشتی انهار
گو نظر باز کن و خلعت نارنج ببین　　ای که باور نکنی فی الشجر الاخضر نار[۲]
پاک و بی عیب خدایی که به تقدیر عزیز[۳]　　ماه و خورشید مسخر کند و لیل و نهار
پادشاهی نه به دستور[۴] کند یا گنجور[۵]　　نقشبندی نه به شنگرف کند یا زنگار
چشمه از سنگ برون آرد و باران از میغ　　انگبین از مگس نحل[۶] و در از دریا بار
گر چه بسیار بگفتیم درین باب سخن　　اندکی بیش نگفتیم هنوز از بسیار
تا قیامت سخن اندر کرم و رحمت او　　همه گویند یکی گفته نیاید ز هزار
آن که باشد که نبندد کمر طاعت او　　جای آنست که کافر بگشاید زنار
نعمت بار خدایا ز عدد بیرون ست　　شکر انعام تو هرگز نکند شکرگزار
این همه پرده که بر کردهٔ ما می پوشی　　گر به تقصیر بگیری نگذاری دیار
ناامید از در لطف تو کجا شاید رفت　　تاب قهر تو نداریم خدایا زنهار
فعلهایی که ز ما دیدی و نپسندیدی　　بخداوندی خود پرده بپوش ای ستار
سعدیا راست روان گوی سعادت بردند　　راستی کن که به منزل نرسد کج رفتار

---

۱ بھری بھرائی ۲ سبز درخت میں آگ ہوتی ہے (اقتباس قرآن) ۳ زبردست قدرت رکھنے ۴ وزیر ۵ خزانچی ۶ شہد کی مکھی

حیف از عمرِ گرانمایہ کہ در لہو برفت
یارب از ہرچہ خطا رفت ہزار استغفار

دردِ پنہاں بتو گویم کہ خداوندِ منی
تا نگویم کہ تو خود مطلعی بر اسرار

## مرثیۂ خلیفۂ بغداد

آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں
بر زوالِ ملکِ مستعصم[1] امیر المومنیں

اے محمد گر قیامت می برآری سر ز خاک
سر برآور وین قیامت درمیانِ خلق بیں

نازنینانِ حرم را خونِ خلقِ نازنیں
زآستاں بگذشت و ما را خونِ چشم از آستیں

زینہار از دورِ گیتی و انقلابِ روزگار
در خیالِ کس نگشتے کانچناں گردد چنیں

دیدہ بردار اے کہ دیدی شوکتِ بیت الحرام
قیصرانِ روم سر بر خاک و خاقاں بر زمیں

خونِ فرزندانِ عمِ مصطفیٰ[2] شد ریختہ
ہم براں خاکے کہ سلطاناں نہادندے جبیں

وہ کہ گر بر خونِ آں پاکاں فرود آید مگس
تا قیامت تلخ گردد در دہانش انگبیں

بعد ازیں آسائش از دنیا نباید چشم داشت
قیر[3] در انگشتری ناید چو برخیزد نگیں

دجلہ خونابست زیں پس گر نہد سر در نشیب
خاکِ نخلستانِ بطحا را کند خوں در عجیں[4]

روئے دریا درہم آمد زیں حدیثِ[5] ہولناک
میتواں دانست بر رویش ز موج افتادہ چیں

نوحہ لائق نیست بر خاکِ شہیداں زانکہ ہست
کمتریں دولت مر ایشاں را بہشتِ بریں

لیکن از روئے مسلمانی و راہِ مرحمت
مہرباں را دل بسوزد در فراقِ نازنیں

باش تا فردا کہ بینی روزِ داد و رستخیز
کز لحد با روئے خوں آلودہ برخیزد دفیں

---

۱ المستعصم باللہ خلفائے عباسیہ کا آخری فرمانروا ۲ رسول اللہ صلعم کے چچا حضرت عباس جنکی اولاد اس طرح قتل ہوئی ۳ چیڑ ایک چمکنے والا سیاہ روغن جو نگینہ کے نیچے لگایا جاتا ہے ۴ خمیر شدہ شی یا آٹا خمیر ۵ واقعہ

در زمین خاکِ قدمِ شان توتیای چشمِ تو | روزِ محشر خونِ شان گلگونهٔ رخسارِ عین[۱]
تا لبِ محشر ز جرح اگر در خاک و خون غلطد چه باک | روحِ پاک اندر جوارِ لطفِ ربّ العالمین
تکیه بر دنیا نشاید کرد و دل بر وی نهاد | کاسمان گاهی بمهرست ای برادر گاه کین
چرخِ گردون با زمین گوئی دو سنگِ آسیاست | درمیانِ هر دو روز و شب دلِ مردم طحین[۲]
زورِ بازوی شجاعت بر نیاید با اجل | چون قضا آید نماند قوتِ رای رزین[۳]
تیغِ هندی بر نیاید روزِ هیجا[۴] از نیام | شیرمردی را که باشد مرگ پنهان در کمین
تجربت بفزاید همت آنجا که برگردید بخت | حمله آوردن چه سود آن را که برگردید زین
گر کسانند از پئی مردار[۵] دنیا جنگ جوی | ای برادر گر خردمندی چو سیمرغان نشین
ملکِ دنیا را چه قیمت حاجت ایست از خدای | کو نگهدارد بسایه ملکِ ایمان و یقین
یارب این رکنِ مسلمانی بمان آباد دار | در پناهِ شاهِ عادل پیشوای ملک و دین
خسروِ صاحبقران غوثِ زمان بوبکر سعد | آنکه اخلاقش پسندیدست و اوصافش گزین
مصلحت بود اختیارِ رای روشن بینِ او | زیردستان را سخن گفتن نشاید جز چنین
لاجرم در بحر و برش داعیانِ[۶] دولت اند | کای هزاران آفرین بر جانت از جان آفرین

روزگارت باسعادت باد و سعدی مدح گوی
رایتت منصور و بخت یار و اقبالت قرین

---

۱ حور عین یعنی زنانِ بہشت ۲ آٹا، آرد ۳ محکم، مضبوط، اگر اٹھا ہو ۴ لڑائی، جنگ ۵ حدیث میں آیا ہے کہ دنیا مردار ہے اور اسکے چاہنے والے کتے ۶ دعا کرنے والے۔ دعاگوئے اقبال

خوش است عمر دریغا کہ جاودانی نیست      پس اعتماد بر این پنج روز فانی نیست
درخت قد صنوبر خرام انسان را      مدام رونق نوبادۂ جوانی نیست
گلی است خرم و خندان و تازہ خوشبوی      ولی امید ثباتش چنانکہ دانی نیست
دوام پرورش اندر کنار مادر دہر      طمع مکن کہ در او بوی کامرانی نیست
مباش غرّہ و غافل چو میش سر در پیش      کہ در طبیعت این گرگ گلہ بانی نیست
چہ حاجت است عیان را باستماع و بیان      کہ بیوفائی دور فلک نہانی نیست
کدام باد بہاری وزید در آفاق      کہ باز در عقبش آفت خزانی نیست
اگر ممالک روی زمین بدست آری      بہائے دولت یک روزہ زندگانی نیست
دل ای رفیق درین کاروانسرائے مبند      کہ خانہ ساختن آئین کاروانی نیست
اگر جہان ہمہ کام است و دشمن اندر پی      بدوستی[1] کہ جہان جائے کامرانی نیست
چو بت پرست بصورت[2] چنان شدی مشغول      کہ دیگرت خبر از لذت معانی[3] نیست
جہان وسعت براند دوستان خدای      کہ پائے بند غنا را جز این جہانی نیست
نگاہدار زبان تا بدوزخت[4] نبرد      کہ از زبان بتر اندر جہان زیانی نیست
عمل بیار و علم بر مکش کہ مردان را      رہی سلیم تر از کوئے بے نشانی نیست
طریق حق روی و ہر کجا کہ خواہی باش      کہ کنج خلوت صاحبدلان مکانی نیست
کفِ نیاز بدرگاہِ بے نیاز برآر      کہ کار مرد خدا جز خدای خوانی نیست
مخور بحیلۂ دربان کار و تخم کایشان را      امید خرمن اقبال آن جہانی نیست
مکن کہ حیف بود دوست بر خود آزردن      علی الخصوص مر آن دوست را کہ ثانی نیست

---

۱ بائے قسمیہ ۲ ظاہر ۳ حقیقت ۴ موکل دوزخ ۔

چه سود ریزش باران وعظ بر سر خلق
که مرد را بارادت¹ صدف دهانی نیست

زمین به تیغ بلاغت گرفتی اے سعدی
سپاس دار که جز فیض آسمانی نیست

بدین صفت که در آفاق صیت² شعر تو رفت
نرفت دجله که آبش بدین روانی نیست

نه هر که دعوئے زور آوری کند با ما
بسر برد که سعادت به پهلوانی نیست

ولے بخواجۂ عطار گو ستائش مشک
مکن که بوئے خوش از مشتری نهانی نیست

# غزلیات سعدی

اے یار ناگزیر که دل در هوائے توست
جان نیز اگر قبول کنی هم فدائے توست

غوغائے عارفان و تمنائے عاشقان
حرص بهشت نیست که شوق لقائے توست

گر تاج می نهی غرض ما قبول توست
ور تیغ می زنی طلب ما رضائے توست

گر بنده می نوازی و گر بند می کنی
زجر³ و نواخت هر چه کنی رائے رائے توست

هر جا که روی زنده دلے بر زمین تو
هر جا که دست غمزده بر دعائے توست

تنها نه من بقید تو درمانده ام اسیر
کز هر طرف شکسته دلے مبتلائے توست

قومے هوائے نعمت دنیا همی کنند
قومے هوائے عقبیٰ و ما را هوائے توست

قوت⁴ روان شیفتگان التفات تو
آرام جان زنده دلان مرحبائے توست

گر ما مقصریم⁵ تو دریائے رحمتی
جرمے که میرود بامید عطائے توست

شاید که در حساب نیاید گناه ما
آنجا که فضل و رحمت بے انتهائے توست

---

۱ یعنی طالب عبادت ۲ آوازہ، شہرہ، ذکر خیر ۳ سرزنش، جھڑکی، تنبیہ ۴ غذائے روح ۵ تقصیر کرنے والا، قصور کرنے والا، گنہگار

کس را بقائے دائم و عہد مقیم نیست | جاوید پادشاہی دائم بقائے تست
ہر جا کہ پادشاہی و صدری و سروری ست | موقوف آستان درِ کبریائے تست
سعدی ثنائے تو نتواند بشرح گفت | خاموشی از ثنائے تو حدِّ ثنائے تست

---

دیدار یار غائب دانی چہ ذوق دارد | ابرے کہ در بیاباں بر تشنہ ببارد
اے بوئے آشنائی دانستم از کجائی | پیغام وصل جاناں پیوند روح دارد
سودائے عشق پختن عقلم نمی پسندد | فرمان عقل بردن عشقم نمی گذارد
باشد کہ خود برحمت یاد آوری تو ما را | ورنہ کدام قاصد پیغام ما گذارد
ہم عارفان عاشق دانند حال مسکین | گر عارفے بنالد یا عاشقے بزارد
پائی کہ برنیاید در ہر دری بسنگ عشقے | گو نیم جاں ندارد تا دل نمی سپارد
مشغول عشق جاناں گر عاشقی ست صادق | در روز تیر باراں باید کہ سر نخارد
بیحاصل ست ما را اوقات زندگانی | الا دمے کہ یارے با ہمدمے برآرد
زہرم چو نوش دارو از دست یار شیریں | بر دل خوش ست نیشم نوشم نمی گذارد

دانی چرا نشیند سعدی بکنج خلوت
کز دست خوبرویاں بیرون شدن نیارد

---

رفتی و نمی شوی فراموش | می آئی و می روم من از ہوش
سحریست کمان ابرو داشت | پیوستہ کشیدہ تا بنا گوش
پایت بگذار تا ببوسم | چوں دست نمی رسد در آغوش
جوراز قبلت مقام عدل ست | نیش سخنت مقابل نوش

بیهوده نبود که در بهاران — گویند به عندلیب مخروش
دوشم از غم دلی که می‌نهفتم — باد سحری ببرد سرپوش
آن سیل که دوش تا کمر بود — امشب بگذشت خواهد از دوش
شهری متحدثان حسنت — الا متحیران[2] خاموش
بنشین که هزار فتنه برخاست — از حلقۂ عارفان[1] مدهوش
آتش که تو می‌کنی محال است — کاین دیگ فرو نشیند از جوش
بلبل که به دست شاهد افتاد — یاران چمن کند فراموش
اے خواجه برو به هرچه داری — یارے بخر و به هیچ مفروش
گر توبه دهد کسے ز عشقت — از من بنیوش پند منیوش
سعدی همه روز پند مردم — می‌گوید و خود نمی‌کند گوش

---

خداوندے چنین بخشنده داریم — که با چندین گنه امید داریم
گر بگشاید درے کان در ببندد — بیا تا هم درین درگه بزاریم
خدایا گر بخوانی ور برانی — جز آنجاست درے دیگر نداریم
سرافرازیم اگر بر بنده بخشی — وگرنه از گنه سر بر نداریم
ز شبنم خاک ما را آفریدی — چگونه شکر این نعمت گذاریم
تو بخشیدی روان و عقل و امکان — وگرنه ما همان مشتی غباریم
تو با ما روز و شب در خلوت و ما — شب و روزے بغفلت میگذاریم

---

[1] ذکر و فکر کرنے والے [2] جن پر حیرت کا عالم طاری ہے ۔

نگوئیم خدمت آوردیم و طاعت  
که از تقصیر خدمت شرمساریم

مبادا آن روز کز درگاہ لطفت  
بدست ناامیدی تن بسپاریم

خداوندا بلطفت با صلاح آر  
که مسکین و پریشان روزگاریم

ز درویشان کمینه انکار ما را  
گر از خاصان حضرت برکناریم

ندانم دیدنش را خود صفت چیست  
بجز آن کز سماعش بیقراریم

شرابی در ازل در داد ما را  
هنوز از تاب آن مے در خماریم

چو عقل اندر نمی‌گنجید سعدی  
بیا امر بشیدائی برآریم

عشقبازی چیست سر در پائے جانان باختن  
با سر اندر کوئے دلبر عشق نتوان باختن

آتشم در جان گرفت از عود خلوت سوختن  
توبه کارم توبه کار از عشق پنهان باختن

اسپ در میدان رسوائی جهانم مردوار  
بیش ازین در خانه نتوان گوی چوگان باختن

پاکبازان طریقت را صفت دانی که چیست  
بر بساط نرد عشق اول بود جان باختن

زاهدی بر باد الا مال و منصب دادن است  
عاشقی در شهد الا کفر و ایمان باختن

بر کفی جام شریعت بر کفی سندان عشق  
هر هوسناکی نداند جام و سندان باختن

سعدیا صاحبدلان شطرنج وحدت باختند  
رو تماشا کن که نتوانی چو ایشان باختن

---

سله درستی نیکی سے سننا سے نہائی۔ اہرن جس پر لوہار رکھ کر کوٹتے ہیں

ای سرو حدیقهٔ[1] معانی | جانی و لطیفهٔ جهانی
پیش تو به اتفاق مردن | خوشتر که پس از تو زندگانی
چشمان تو سحر اولین اند | تو فتنهٔ آخر الزمانی
چون اسم تو در میانه آید | گویی که بچشم در میانی
آن را که تو از سفر بیائی | حالت نبود بار معانی
از آمدنت اگر بیارند | من جان بدهم به مژدگانی
دفع غم دل نمی توان کرد | الا به امید شادمانی
گر صورت خویشتن ببینی | حیران جمال خود بمانی
گر وصل کنی لطیف باشد | در وقت بهار مهربانی
سعدی خط سبز دوست دارد | پیرامن خد[2] ارغوانی

این پیر نگر که همچنانش
از یاد نمی رود جوانی

بسیار سفر باید تا پخته شود خامی | صوفی نشود صافی تا درنکشد جامی
گر پیر مناجاتی ور رند خراباتی | هر کس قلمی رفته است بر وی بسرانجامی
فردا که خلائق را دیوان جزا باشد | هر کس عملی دارد ما گوشهٔ گمنامی
ای بلبل اگر نالی من با تو هم آوازم | تو عشق گلی داری من عشق گل اندامی
سروی به لب جوئی گویند چه خوش باشد | آنان که ندیدستند سروی به لب بامی
روزی سر من بینی قربان سر کویش | وین عید نمی باشد الا بهر ایامی

---

[1] باغ [2] رخسار

اے در دلِ ریش من حسرت چو رواں در تن  آخر ز دعا گوئے یاد آر بہ دشنامے
باشد کہ تو خود روزے از ما خبرے پرسی  ور نہ کہ برد ہیہات از ما بتو پیغامے
گرچہ شب مشتاقاں تاریک بود اما  نومید نشاید بود از روشنی بامے
سعدی بلب دریا دُر دانہ کجا یابی  در کام نہنگاں رو گر میطلبی کامے

# شاہنامۂ فردوسی

## نبردِ رستم با سہراب

باوردگہ رفت و نیزہ گرفت  ہمی ماند از گفت ما در شگفت
یکے تنگ میداں فرو ساختند  بکوتاہ نیزہ ہمی باختند
نماند ایچ بر نیزہ بند و سناں  بچپ باز بردند ہر دو عناں
بہ شمشیر ہندی در آویختند  ہمیں ز آہن آتش فرو ریختند
بزخم اندروں تیغ شد ریز ریز  چہ زخمے کہ پیدا کند رستخیز
گرفتند ازاں پس عمود گراں  ہمی کوفتند آں بریں ایں برآں
ز نیرو عمود اندر آمد بخم  چماں بادپایاں و گرداں دژم
ز اسپاں فرو ریخت برگستواں  زرہ پارہ شد بر میانِ گواں
فرو ماند اسپ و دلاور ز کار  یکے را نہ بُد دست و بازو بکار
تن از خوئے پر آب و دہاں پُر ز خاک  زباں گشتہ از تشنگی چاک چاک

۱؎ میدانِ جنگ ۲؎ قیامت حشر ۳؎ گرز ۴؎ پاکھر ۵؎ پسینہ عرق (آہن از معدولہ) ۶؎ پھٹنا چیرنا ۱۲

یک از دگر ایستاده دور — پُر از درد باب و پُر از رنج پور
بدل گفت رستم که هرگز نهنگ — ندیدم که آید بدینسان بجنگ
مرا خوار شد جنگ دیو سپید — ز مردی شد امروز دل ناامید
ز دست یکی نامبرده جوان — نه گردے نه نام آورے از مهان
بسیری رسانیدم از روزگار — دو لشکر نظاره بدین کارزار
چو آسوده شد بارهٔ هر دو مرد — ز آورد و جنگ و ز ننگ و نبرد
بزه بر نهادند هر دو کمان — یکی ما [illegible] گر [illegible]
زره بود و خفتان و ببر بیان — ز پیکان نیامد بر ایشان زیان
همه تیر باران نمودند سخت — تو گوئی ز [illegible]
غمی شد دل هر دو از یکدگر — گرفتند هر دو دوال کمر
تهمتن اگر دست بردے بسنگ — بکندے سر سنگ را روز جنگ
بزور آن زمین کوه برداشتے — گران سنگ را موم پنداشتے
کمربند سهراب را چنگ کرد — که از زین بگیرد [illegible]
میان جوان را نبد آگهی — بماند از هنر دست رستم تهی
فرو داشت دست از کمربند او — شگفتی فرو ماند از بند او
دو شیر اوژن از جنگ سیر آمدند — تبه گشته و خسته دیر آمدند
دگر باره سهراب گرز گران — ز زین بر کشید و بیفشرد ران
بزد گرز و آورد کتفش بدرد — بپیچید و درد از دلیری بخورد

---

۱ تجربہ کار ۔ الطرف ۲ موقع جنگ کا ایک لباس جلتہ ۳ شیر ببر کی کھال کا جلتہ جو رستم کا خاص لباس تھا ۴ تسمہ ۵ سہراب کی کمر کو خبر بھی نہ ہوئی۔

بخندید سهراب و گفت ای سوار
به زخم دلیران نهٔ پایدار

به زیر اندرت رخش گویی خر است
دو دست سوار از همه بتّر است

مرا رحمت آید همی بر تو دل
که از خون آغشته گشتست گل

بدو گفت رستم که شد تیره روز
چو پیدا کند تیغ گیتی فروز

بکشتی بگیریم فردا پگاه
ببینیم تا بر که گرید سپاه

برفتند و روی هوا تیره گشت
ز سهراب گردون همی خیره گشت

تو گفتی ز جنگش سرشته است آسمان را
نیاساید از تاختن یک زمان

دگر باره زیر اندرش آهن است
شگفتی [illegible] روئین تن است

شب تیره آمد سوی لشکرش
میان سوده از تیغ تیز آهن برش

## کشتی گرفتن رستم و سهراب و رہائی یافتن رستم از چنگ او

چو خورشید رخشان بگسترد پر
سیه زاغ پران فرو برد سر

تهمتن بپوشید ببر بیان
نشست از بر ژنده پیل ژیان

بیامد بدان دشت آوردگاه
نهاده به سر بر ز آهن کلاه

وز آن روی سهراب با انجمن
ببزم اندرون دل نهاده به رود

بهومان چنین گفت کان شیر مرد
که با من همی گردد اندر نبرد

---

لہ آلودہ لت پت ، ٢ہ میراں: عاجز ہو کر پھنکار یا رنے والا اژدہا ، پہلوان کا چہرہ گرمی سے ،
٣ہ ساز بجانے والا

ز بالائے من نیست بالاش کم — بہ رزم اندروں دل ندارد دژم[۱]
بر و کتف و یالش[۲] بمانند من — تو گوئی کہ دانندہ برزد رسن
ز پائے و رکیبش[۳] ہمی مہر من — بجنبد بشرم آورد چہر من
نشانہائے مادر بیابم ہمی — بدل نیز لختے بتابم[۴] ہمی
گمانے برم من کہ او رستم است — کہ چوں او بنبردہ بہ گیتی کم است
نباید کہ من با پدر جنگ جو — شوم خیرہ رو اندر آرم برو
ز دادار گردم بسے شرمناک — سیہ رو گردم از سر تیرہ خاک
نباشد امید سرائے دگر — نباید کہ رزم آورم با پدر
بدو گفت ہوماں کہ در کارزار — رسیدست رستم بمن چند بار
بدیں رخش ماند ہمی رخش او — ولیکن ندارد پے و بخش[۵] او
بپوشید سہراب خفتان رزم — سرش پر ز رزم و دلش پر ز بزم
بیامد خروشاں بداں دشت جنگ — بچنگ اندروں گرزۂ گاو رنگ
ز رستم بپرسید خنداں دو لب — تو گفتی کہ با او بہم بود شب
کہ شب چوں بدی روز چوں خاستی — ز پیکار دل بر چہ آراستی
ز کف بفگن ایں تیر و شمشیر کیں — بزن جنگ بیداد را بر زمیں
نشینیم ہر دو پیادہ بہم — بہ مے تازہ داریم روئے دژم[۶]

---

۱ افسردہ بہت ہارا ہوا ۲ یال ترکی میں گردن کو کہتے ہیں ۳ رکیب، رکاب کا ۴ بازو تیغہ دل میں ابھی کچھ ہمت کی کشش باقی ہے ۵ نقش قدم یعنی جو چیز پامال ہو کر ... ہو جائے نشان پیچھے قدم کا نشان ہے
۶ غمگین

به پیش جهاندار پیمان کنیم　　دل از جنگ جستن پشیمان کنیم
همان تا کسی دیگر آید به رزم　　تو با من بساز و بیارای بزم
دل من همی بر تو مهر آورد　　همی آب شرمم به چهر آورد
همانا که داری ز گردان نژاد　　کنی پیش من گوهر خویش یاد
ز نامم تو گر دم بسی جستجو　　بگفتند با من تو با من بگو
ز من نام پنهان نباید کرد　　چو گشتی تو با من کنون هم نبرد
مگر پور دستان سام یلی　　گزین نامور رستم زابلی
بدو گفت رستم که ای نامجوی　　نبودیم هرگز چنین گفتگوی
ز کشتی گرفتن سخن بود دوش　　نگیرم فریب تو زین در مکوش
بدو گفت سهراب کای مرد پیر　　چرا نیست پند منت جایگیر
مرا آرزو بد که در بسترت　　برآید به هنگام هوش از برت
اگر هوش تو زیر دست منست　　بفرمان یزدان به آرم رواست
ز اسپان جنگی فرود آمدند　　هشیوار با گبر و خود آمدند
ببستند بر سنگ اسپ نبرد　　برفتند هر دو روان پر ز درد
چو شیران به کشتی برآویختند　　ز تنها خوی و خون همی ریختند
بزد دست سهراب چون پیل مست　　چو شیر دمنده ز جا در بجست

---

۱ اصل۔ نسب ۲ خاندان۔ ذات ۳ نام و نسب ۴ رستم کے باپ زال کا لقب ۵ منتخب پسندیدہ ۶ جوش مارنے والا۔ بپھرنے والا۔ غضبناک۔

کمربند رستم گرفت و کشید — زمین را تو گفتی ز هم بر درید
بزد دست سهراب چون پیل مست — برآوردش از جای و بنهاد پست
یکی نعره بر زد پر از خشم و کین — بزد [illegible] شیر را بر زمین
نشست از بر سینهٔ پیلتن — پر از خاک چنگال و روی و دهن
بکردار شیری که بر گور نر — زند چنگ و گور اندر آید بسر
یکی خنجر آبگون برکشید — همی خواست از تن سرش را برید
نگه کرد رستم بآواز گفت — که این راز باید گشاد از نهفت
به سهراب گفت ای یل شیرگیر — کمند افگن و گرزدار و شمشیرگیر
دگرگونه‌تر باشد آیین ما — جز این باشد آرایش دین ما
کسی کو بکشتی نبرد آورد — سر مهتری زیر گرد آورد
نخستین که پشتش نهد بر زمین — نبرد سرش گرچه باشد بکین
اگر بار دیگرش زیر آورد — ز افگندنش نام شیر آورد
روا باشد از سر کند زو جدا — چنین گر بود رسم و آیین ما
بدین چاره از چنگ نر اژدها — همی خواست [illegible] از کشتن رها
دلیر جوان سر بگفتار پیر — بداد و ببود این سخن دلپذیر
یکی از دلیری دوم از زمان — سوم از جوانمردیش بی‌گمان
رها کردش از دست و آمد بدشت — چو شیری که بر پیش آهو گذشت

---

لہ آیین [illegible] دستور، قانون، رواج کی [illegible] ۔

همی کرد نخچیر[1] یادش نبود — از آن کس که با او نبرد آزمود
چو رستم ز چنگ وی آزاد گشت — بسان یکی کوه پولاد گشت
خرامان بشد سوی آب روان — چو جان رفته کو باز یابد روان
بخورد آب و روی و سر و تن بشست — به پیش جهان آفرین شد نخست
بزمزم بنالید بر بی نیاز — نیایش[2] همی کرد بر چاره ساز
شنیدم که رستم ز آغاز کار — چنان یافته نیرو ز پروردگار
که گر سنگ را او بسر بر شدی — همی هر دو پایش بدو در شدی
از آن زور پیوسته رنجور بود — دل او از آن آرزو دور بود
بنالید بر کردگار جهان — بزاری همی آرزو کرد آن
که لختی ز زورش ستاند همی — که رفتن به ره بر تواند همی
بدان سان که از پاک یزدان بخواست — ز نیروی آن کوه پیکر بکاست
چو باز آنچنان کار پیش آمدش — دل از بیم سهراب لختی آمدش
به یزدان بنالید کای کردگار — بدین[3] کار این بنده را پاس دار
همان زور خواهم کز آغاز کار — مرا دادی ای پاک پروردگار
بدو باز داد آنچنان کش بخواست — بیفزود در تن هر آنچش بکاست
وز آن آب خور شد بجای نبرد — پر اندیشه بودش دل و روی زرد
همی تاخت سهراب چون پیل مست — کمندی به بازو کمانی بدست

---

[1] شکار [2] تعریف، حمد و ثنا، دعا، التجا [3] بیشتر کہ زخمی شدہ اس مہم میں تیر چلا جا سکا لوٹا کر۔

گرازان و چون شیر غرّه زنان | سمندش جهان و جهان را کنان

بران گونه رستم چو او را بدید | عجب ماند و روی همی بنگرید

ز پیکارش اندازها برگرفت | غمین گشت و زو ماند اندر شگفت

چو سهراب باز آمد او را بدید | ز باد جوانی دلش بردمید

چو نزدیک تر شد بدو بنگرید | مر او را بدان فرّ و آن زور دید

چنین گفت کای رسته از جنگ شیر | چرا آمدی باز نزدم دلیر

چرا آمدی باز چشم بگوی | سوی راستی خود نداری تو روی

همانا که از جان تو سیر آمدی | که در جنگ شیران دلیر آمدی

دو بارت امان دادم از کارزار | به پیری ببخشیدم ای نامدار

چنین داد پاسخ بدو پیلتن | که ای نامور گرد لشکر شکن

بگویند زینگونه مردان مرد | همانا جوانی ترا غرّه کرد

ببینی کزین پیر مرد دلیر | چه آید برویت تو ای نرّه شیر

## کشته شدن سهراب بدست رستم

دگر باره اسپان ببستند سخت | بسر بر همی گشت بدخواه بخت

بکشتی گرفتن نهادند سر | گرفتند هر دو دوال کمر

---

لے نازو نخرے سے چلنے والا۔ اکڑنے والا۔ سے اچھل کود کرنے والا سے ہاتھوں سے دنیا کو کھونے والا
ھے جنگ تعاقب اور اگر باشناخت پڑھو تو تباہ حالی۔ خستہ حالی۔ دونوں صحیح اور مناسب معنی ہیں۔
لے جواب سے آمادہ ہوئے۔

غمیں گشت رُستم بیازید چنگ — گرفت آں سر و یال جنگی پلنگ
خم آورد پشتِ دلاور جواں — زمانہ بشر آمد نبودش تواں
زدش بر زمیں بر بکردار شیر — بدانست کو ہم نماند بزیر
سبک تیغ تیز از میاں برکشید — بر شیر بیدار دل بر درید
بپیچید ازاں پس یکے آہ کرد — ز نیک و بد اندیشہ کوتاہ کرد
بدو گفت کایں بر من از من رسید — زمانہ بدستِ تو دادم کلید
نشاں داد مادر مرا از پدر — ز مہر اندر آمد رُوانم بسر
ہمی جستمش تا ببینمش رو — چنیں جاں بدادم دریں آرزو
دریغا کہ رنجم بیامد ببر — ندیدم دریں ہیچ روے پدر
کنوں گر تو در آب ماہی شوی — و یا چوں شب اندر سیاہی شوی
دگر چوں ستارہ شوی بر سپہر — ببری ز روئے زمیں پاک مہر
بخواہد ہم از تو پدر کینِ من — چو بیند کہ خشت است بالینِ من
ازاں نامداران گردن کشاں — کسے ہم برد سوے رُستم نشاں
کہ سہراب کشتہ است و افگندہ خوار — ہمی خواست کردن ترا خواستار
چو بشنید رُستم سرش خیرہ گشت — جہاں پیش چشم اندرش تیرہ گشت
ہمی بے تن و تاب و بے توش گشت — بیفتاد از پاے و بیہوش گشت
بپرسید ازاں پس کہ آمد بہوش — بدو گفت با نالہ و با خروش

---

لے: تن بوڑھا ہو چکا تھا اس پر سکت نہ رہی تھی سمجھتا تھا کہ کہیں اُٹھ نہ پڑے کہ فوراً اُلٹے پہلو
سے [illegible] دیکھا [illegible] حوالہ کرنا [illegible] اسکا سر کھچ گیا [illegible] طاقت
توانائی

بگو تا چه داری ز رستم نشان ‌ ‌ ‌ ‌ که گم باد نامش ز گردنکشان
که رستم منم گم مماناد نام ‌ ‌ ‌ ‌ نشیناد بر ماتمم پور سام
بزد نعره و در خون آمد بجوش ‌ ‌ ‌ ‌ همی کند موی و همی زد خروش

چو سهراب رستم بدانسان بدید ‌ ‌ ‌ ‌ بیفتاد و هوش از سرش بر پرید
بدو گفت گر زانکه رستم توئی ‌ ‌ ‌ ‌ بکشتی مرا خیره بر بدخوئی
ز هر گونه بودم ترا رهنمای ‌ ‌ ‌ ‌ نجنبید یک ذره مهرت ز جای
کنون بند بگشای از جوشنم ‌ ‌ ‌ ‌ برهنه ببین این تن روشنم
ببازو ببین مهرهٔ خود نگر ‌ ‌ ‌ ‌ ببین تا چه دید این پسر از پدر
چو برخاست آواز کوس از درم ‌ ‌ ‌ ‌ بیامد پر از خون دو رخ مادرم
همی جانش از رفتن من بخست ‌ ‌ ‌ ‌ یکی مهره بر بازوی من ببست
مرا گفت کاین از پدر یادگار ‌ ‌ ‌ ‌ بدار و ببین تا کی آید بکار
کنون کارگر شد که بیکار گشت ‌ ‌ ‌ ‌ پسر پیش چشم پدر خوار گشت
چو بگشاد خفتان و آن مهره دید ‌ ‌ ‌ ‌ همه جامه بر خویشتن بر درید
همی گفت کای کشته بر دست من ‌ ‌ ‌ ‌ دلیر و ستوده بهر انجمن
همی ریخت خون و همی کند موی ‌ ‌ ‌ ‌ سرش پر ز خاک و پر از آب روی
بدو گفت سهراب کین بدتریست ‌ ‌ ‌ ‌ به آب دو دیده نباید گریست
ازین خویشتن کشتن اکنون چه سود ‌ ‌ ‌ ‌ چنین رفت و این بودنی کار بود

---

لہ یعنی کھسوٹ کر بال نوچتا تھا اور چیختا چلاتا تھا۔ سلہ زرہ جنگی لباس سلہ اپنی جان ہلاک کرنا خودکشی سلہ شدنی امر مقدر من اللہ۔

یکی روز را داده بودم نوید — بسی کردم آگه ز مهر و امید
بگفتم اگر زنده بینمش چه به — به گیتی نشانم سپه تا چه بد
چو دانستم آسیب پهلو نامور — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] نشانی که من دیده ام — همه به خیال تو در دیده ام
جز آن بود [illegible] آمد — [illegible] بازماندی [illegible] آمد
چو گفتم ز گفتار او نا امید — [illegible]
نشانی که بد داده مادر ترا — [illegible]
چنینم نوشته [illegible] خبر — [illegible]
[illegible] — [illegible]

## آگاهی یافتن مادر سهراب از کشته شدنش

به مادر خبر شد که سهراب گرد — ز تیغ پدر خسته گشت و بمرد
خروشید و جوشید و جامه درید — به زاری بر آن کودک نارسید
برآورد بانگ و غریو و خروش — زمان تا زمان زو همی رفت هوش
فرو برد ناخن دو دیده بکند — برآورد بالا در آتش فکند
روان گشت از بن دو گلبرگ خون — زمان تا زمان اندر آمد نگون

---

لہ یہ چھوڑ دو۔ باقی [illegible] تہمینہ کو خبر [illegible] [illegible] پہونچا [illegible]
[illegible]

همه خاک تیره بسر بر فگند — بدندان ز بازوی خود گوشت کند
بسر بر فگند آتش و بر فروخت — همی موی مشکین بآتش بسوخت
همی گفت کای جان مادر کنون — کجائی سرشته بخاک و بخون
غریب و اسیر و نژند و نزار — بخاک اندرون آن تن نامدار
دو چشمم بره بود گفتم مگر — ز سهراب و رستم بیابم خبر
چه دانستم ای پور کاید خبر — که رستم بخنجر دریدت جگر
دریغش نیامد ازان روی تو — ازان برز و بالا و بازوی تو
وز آن گردگاهش نیامد دریغ — شکم بر دریدش به بُرّنده تیغ
بپرورده بودم تنت را بناز — بروز درخشنده و شبان دراز
کنون آن بخون اندرون غرقه گشت — کفن بر تن پاک تو خرقه گشت
کنون من کرا گیرم اندر کنار — که خواهد بُدن مر مرا غمگسار
کرا گویم این درد و تیمار خویش — کرا خوانم اکنون بجای تو پیش
پدر جستی ای گرد لشکر پناه — بجای پدر گورت آمد براه
از امید نومید گشتی تو زار — بخفتی بخاک اندرون زار و خوار
از آن پیش کو دشنه را برکشید — جگرگاه سیمین تو بر درید
چرا آن نشانی که مادرت داد — ندادی بدو بر نکردیش یاد
نشان داده بُد از پدر مادرت — نه بپرسید نامد همی باورت
کنون مادرت ماند بی تو اسیر — پر از درد و تیمار و سوخته و دلگیر

۱؎ چو سر بخون سرگشته که تد و تا ۔ کہ تکمیش ۔ پیچ و تاب

چرا نامدم با تو اندر سفر　　سر گشتی گردان گیتی سمر[1]
مرا رستم از دور بشناختی　　ترا با من ای پور بنواختی
بینداختی تیغ آن سرفراز　　بکردی جگرگاهت ای پور باز
همی گفت و می خست[2] و میکند موی　　همی زد کف دست بر خود بروی
همی گفت مادرت بیچاره گشت　　بخنجر جگرگاه تو پاره گشت
بیفتاد بر خاک چون مرده گشت　　تو گفتی همی خونش افسرده گشت
بهوش آمد و باز نالش گرفت　　بران پور کشته سگالش[3] گرفت
سر اسپ او را به بر درگرفت　　بمانده جهانی بدو در شگفت
گهی بوسه زد بر سرش گه برش　　ز خون زیر سمش همی راند جوی
بپوشید پس جامهٔ نیلگون　　همان نیلگون غرق گشته بخون
بروز و بشب مویه[4] کرد و گریست　　پس از مرگ سهراب سالی بزیست
سرانجام هم در غم او بمرد　　روانش بشد سوی سهراب گرد

---

[1] شہرہ۔ افسانہ [2] رونا پیٹنا [3] اندیشہ۔ خیال۔ منصوبہ [4] گریہ وزاری۔ بکا۔ نوحہ

# رباعیات حکیم عمر خیام

گر می نخوری طعنه مزن مستان را | بنیاد مکن تو حیله و دستان را
تو غره بدان مشو که می می‌نخوری | صد لقمه خوری که می غلام است آن را

---

چون [illegible] آخر [illegible] را | کرده [illegible] را
[illegible] | [illegible] را

---

مرد آن نبود که خلق خواند او را | [illegible] او را
رندے [illegible] | رندان همه [illegible] دست دارند او را

---

[illegible] را | [illegible] را
[illegible] | [illegible] عالم را

---

با اهل [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

---

ای خواجه [illegible] کام [illegible] را | [illegible] را

ما راست رویم و لیک تو کج بینی — در چارهٔ دیده کن رها کن ما را

---

روزی که بدست بر نهم جام شراب — وز غایت خرمی شوم مست و خراب
صد معجزه پیدا کنم اندر هر باب — زین نظم چو آتش و صفائی چو آب

---

ای دل تو ز اندیشهٔ احوال مطلب — وز گردش دوران سر و سامان مطلب
در آن طلبی هر چه ترا فرو دل گردد — اندر بساند و هیچ دران مطلب

---

در مدرسه و صومعه[۱] و دیر و کنشت — ترسنده ز دوزخ اند و جویای بهشت
آن کس که ز اسرار خدا باخبر است — زین تخم نه اندر دل خود هیچ نکشت

---

دریاب که از روح جدا خواهی رفت — در پردهٔ اسرار خدا خواهی رفت
می خور که ندانی ز کجا آمده‌ای — خوش باش ندانی که کجا خواهی رفت

---

من بنده عاصیم رضای تو کجاست — تاریک دلم نور و صفای تو کجاست
ما را تو بهشت اگر بطاعت بخشی — این مزد بود لطف و عطای تو کجاست

---

امروز ترا دسترس فردا نیست — واندیشهٔ فردات بجز سودا نیست

[۱] عبادت خانه

ضائع مکن این دم ار دلت شیدا نیست — کین باقی عمر را بها پیدا نیست

---

سرّ از همه ناکسان نهان باید داشت — راز از همه ابلهان نهان باید داشت
بنگر که بجان مردمان می چه کنی — چشم از همه مردمان نهان باید داشت

---

هر دل که درو مهر و محبت بسرشت — گر ساکن مسجد است ور اهل کنشت
در دفتر عشق نام هر کس که نوشت — آزاد ز دوزخ است و فارغ ز بهشت

---

[illegible] ان چه زیبا چه زشت — زان گه که عاشقان چه دوزخ چه بهشت
پوشیدن بیدلان چه اطلس چه پلاس — زیر سر عاشقان چه بالین چه خشت

---

بسیار بگشتیم به در و دشت — اندر همه آفاق بگشتیم بگشت
از کس نشنیدیم که آمد زین راه — راهی که برفت راهرو باز نه گشت

---

بسیار بگشتیم بگرد در و دشت — یک کار من از گشت همی نیک نه گشت
در ناخوشی زمانه بار ... عمرم — گر خوش نگذشت یک دمی خوش بگذشت

---

هر سبزه که بر کنار جوئی رسته است — گوئی ز لب فرشته خوئی رسته است

---

لـــ تو را [illegible]

پا بر سر سبزہ بخواری ننہی　　کاں سبزہ ز خاک لالہ روئے رستہ است

---

آں بہ کہ دریں زمانہ کم گیری دوست　　با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست
آں کس کہ بجملگی ترا تکیہ بدوست　　چوں چشم خرد باز کنی دشمنت اوست

---

چندیں غم مال و حسرت دنیا چیست　　ہرگز دیدی کسے کہ جاوید بزیست
ایں یک نفسے کہ در تنت عاریت است　　با عاریتی عاریتے باید زیست

---

چوں مردن تو مردن یکبارگی است　　یکبار بمیر ایں چہ بیچارگی است
خونے و نجاستے و مشتے رگ و پوست　　درکار نبود ایں چہ غمخوارگی است

---

ہشدار کہ روزگار شور انگیز است　　ایمن منشیں کہ تیغ دوراں تیز است
در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد　　زنہار فرو مبر کہ زہر آمیز است

---

با دشمن و دوست فعل نیکو نیکوست　　بد کے کند آنکہ نیکیش اندر خوست
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو　　با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

---

اے دل چو نصیب تو ہمہ خوں شدن است　　احوال تو ہر لحظہ دگرگوں شدن است

---

لہ در خطوط اجمیری مغز: دامن گیرست مرا۔

ای جان تو دریں تنم چه کار آمده    چوں عاقبت کار تو بیروں شدن است

---

بتخانه و کعبه خانۂ بندگی است    ناقوس زدن ترانۂ بندگی است
محراب و کلیسا و تسبیح و صلیب    حقا که همه نشانۂ بندگی است

---

گل گفت به از لقاے من نیست    چندیں ستم گلاب گیرانے چیست
بلبل بزبان حال با او می گفت    یک روز که خندید که سالے نگریست

---

بیگانه اگر وفا کند خویش من است    ور خویش جفا کند بد اندیش من است
گر زہر موافقت کند تریاق است    ور نوش مخالفت کند نیش من است

---

یارب تو کریمی و کریمی کرم است    عاصی ز چہ رو برون ز باغ ارم است
با طاعتم ار ببخشی آں نیست کرم    با معصیتم اگر ببخشی کرم است

---

شادی مطلب که حاصل عمر دمے است    ہر ذرہ ز خاک کیقبادے و جمے است
احوال جہان و اصل ایں عمر که ہست    خوابے و خیالے و فریبے و دمے است

---

ہیہات که ایں جسم مجسم ہیچ است    ویں دائرہ و سقف مقرنس ہیچ است
دریاب که در کشاکش موت و حیات    وابستہ یک دم ایم و آں ہم ہیچ است

---

تمت بالخیر